ما شاء الله لا قوة الا بالله

بعون الله المعین این کتاب ثبت وجوب تقلید ائمه مجتهدین ملقب به ذوالفقار المقلدین موسوم

تحفة المقلدين ۱۲۹۵ھ

باہتمام حاجی محمد عبدالرحمن عفا عنہ ربہ السبحان بیت شاغ مبر محمد مصطفیٰ خان مغفور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۵ھ

۱۹۶۸ھ

۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف وشکر واسطے اللہ کے جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا سارے جہانکا ہی
بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا مُردے سے زندہ اور زندے سے مُردہ نکالنے والا
رنگارنگ کی قدرتیں دکھانیوالا کیا کیا صنعتیں ظہور میں لایا ہے ہجدہ ہزار عالم کو
خلعت وجود ایک حکم کُن سے پہنایا اور انسان ضعیف البنیان کو اشرف المخلوقات اور
خلیفہ اپنا بنایا اور ہر طرح کے درجات اور نعمتوں سے اوسکو سرفراز فرمایا اور انعام
یعنے بہائم کو واسطے دفع حاجات بنی آدم کے انعام کیا اور ہمارے لیے واسطے
رہنمائی صراط مستقیم کے چراغ ہدایت کا انبیاے کرام کو اکرام کیا اور فرشتے
احکام اور کلام لانیوالے اوپر بھیجے ایسے فرشتے جنکے بازو ہیں دو دو اور تین
تین اور چار چار وہ قادر مطلق اور خالق برحق دانائے اسرار خفی اور جلی ہی اوسکی
اداے حمد کا جو دعوی کرے محض بیعقلی ہی انسان کی کیا مجال جو ثنا خوانی مین

اوسکی زبان کھولے اور ایک لفظ بھی بولے تعریف اوسکی بے نہایت اور اوصاف
اوسکے بےنہایت اور ہزاران ہزار درود اور سلام اوس محمود پر کہ دین اونکا متین
اور شرع اونکی مبین رسالت اونکی ظاہر اور نبوت اونکی باہر اور معجزات اونکے
متواتر انعام اونکا عام اور ہدایت اونکی تام دوست اونکا منصور اور دشمن اونکا
مقہور جنکا نام نامی محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ
وذریاتہ واحبابہ اجمعین ٥ بعد اسکے خاکسار امیدوار مغفرت غفار محمد امیر علی
حنفی ولد مولوی امجد علی حنفی مدظلہ اللہ تعالی باشندۂ شہر بنارس کہ بسبب گردش
روزگار اور مٹ جانے دربار شہزادۂ عالی وقار میرزا ضیاء الدین محمود بخت بہادر
عرف میرزا بلاقی مرحوم مغفور کے چندسال سے وطن مالوف کو چھوڑ کر ضلع
راج شاہی رامپور بوالیہ مین مسکن گزین ہوا ہی خدمت برادران دینی مین جو
فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت رکھتے ہین عرض کرتا ہی کہ فقیر بعد حفظ قرآن مجید
اور تحصیل علوم دینی کے سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین دیار بنگالہ مین آیا اور اس دیار کے اکثر
ملکونکی سیر کی پس یہان کے مسلمانون مین چند فرقے ایسے دیکھے کہ جنکے عقائد
اور اعمال کے سبب سے اگر اونکو خارجی کہیے تو بجا ہی یا رافضی کہیے تو روا ہی اور
اونکی کتابون کو بھی جو دیکھا تو اوسمین سراسر مکر و فریب ہی نظر آیا اور بالکل
دغا اور جھوٹھ سے بھرا ہوا پایا حتی کہ کسی نے چند اوراق لکھے
اور زور و مکر سے مولانا اسمعیل دہلوی کے نام زد کیے اور چھپوائے کسی نے
اور کسی دنیادار عالم کا نام لکھدیا ہی کسی نے چندسوال وجواب خلاف صواب
چند عالم اور چند کتاب بد دیانت کے نام لکھ کے طیار کیے تو بیچارے دیہات کے رہنے والے

جو علم سے بہرہ نہین رکھتے ہین صرف بنگلہ خوانی پر اوقات گذارتے ہین دین محمدی
اور تقلید امامان دین پر مضبوط ہین بھٹک کے شیوۂ بد المذہبونکا اختیار کرین بفضلہٖ
ایک کتاب سیف المومنین بنگلہ زبان مین شائع ہوئی ہی مصنف اوسکا علم دین سے
محض عاری ہی یہانتک کہ یہ بھی نہین جانتا کہ علماے دین سے تمسخر کرنے مین
کیا گناہ و عذاب ہی چند علماے دیندار کی شان مین کیا کیا بدزبانی اور تمسخر
کیا ہی اور مقلدین دین کو بیدین قرار دیا ہی نعوذ باللہ منہ اگرچہ علماے دیندار
والاتبار کے اکثر رسائل اور کتب معتبرہ بحث اثبات تقلید مین اظہر من الشمس اس ہو رہے
ہین لیکن اونکے مضامین متین فہم مین کم علم گانون کے رہنے والون کے کب
آسکتے ہین اور وہ اون کتابون کو کہان پاتے ہین بالفرض اگر کہین سے دستیاب
بھی ہوئین تو بھی بباعث عدم استطاعت علم و فقدان استعداد فہم اون لوگونکو
اوسکی دید مفید نہین ہوتی ہی اونکے واسطے تو مثل حلواے بے دود کے مسائل کا
ہونا چاہیے کہ بے مشقت و بلا دقت حلق سے اوتر جاوے اور فائدہ بخشے اسواسطے
اس نادان ہیچمدان کی خواہش ہوئی اور چند احبابون نے بھی آمادہ اور مستعد
کیا کہ ایک سالا اردو زبان مین ایسا لکھنا چاہیے کہ مفید عام ہووے اور برادران
دینی ذی علم اور بیعلم کو بھی اونکے پڑھنے اور سننے سے فائدہ تام ہووے اور واسطے
دفع فساد مفسدین دین کے بھی حجت مالا کلام ہووے اگرچہ اس کمترین خلائق کو
اتنی استعداد اور قدرت کہان کہ اپنے نام کو زمرۂ مصنفین مین داخل کرے
لیکن بپاس خاطر محبان دین کے یہ رسالہ بحث تقلید ائمۂ اربعہ اور انحصار اجتہاد
مذاہب اربعہ مین لکھا اور اوسکو ایک التماس و چند فصلون اور ایک خاتمے پر مرتب

کرتے تمام اسکا الحبل المتین للمقلدین ملقب بہ ذوالفقار المقلدین رکھا تاکہ مفسدان
دین کی گردن کشی کیواسطے مثل ذوالفقار سید الابرار کے ہووے اور امید ناظرین
والا تمکین سے یہ ہی کہ جو غلطی سہو خطا سے واقع ہوئی ہو اوسکو دامن عطا سے چھپا دین اور
زبان طعن و تشنیع دراز نفرما دین اوسکی اصلاح فرما دین اور قلم انصاف سے اوسکو
بنا دین **بیت** چھپا دین عیب کو میرے جو ہو خطا سے ظہور * کہ جملہ نفس جہانمین
خطا سے ہین معمور * واللہ المستعان وعلیہ التکلان لہ **التماس** برادران دین اور
مقلدین ائمہ مجتہدین کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ اس رسالے مین جو لوگ کہ غیر مقلد
ہین اور تقلید اماموں دین کو شرک کہتے ہین اون کو مین نے لامذہب ملقب کر کے
لکھا ہی اور چونکہ اکثر ہمارے برادران دین اونکے عقائد سے واقفیت کما حقہ نہین رکھتے
ہین لہذا مجھکو ضرور ہوا کہ پہلے چند اونکے عقائد لکھکے واقف کر دون تو کہ ہر مومن
مقلد اون کے عقائد سے واقف ہو کے اگر لائق آفرین ہو تو آفرین کرے نہین تو
نفرین لامذہب کا اول عقیدہ یہ ہی کہ جو چیز اجماع سے ثابت ہوتی ہی تو جبتک
وہ اجماع مطابق نص صریح قرآن کے ثابت نہو تو وہ اجماع مثل اجماع کفار کے ہی
نعوذ باللہ منہا دوسرا عقیدہ یہ ہی کہ جس چیز کے حلال وحرام ہونے مین اختلاف
ہو تو اوسمین اختیار ہی کہ جب چاہے حلال جانکے کھالیوین اور جب چاہے ترک کرین
تیسرا عقیدہ یہ ہی کہ قیاس بدعت وضلالت ہی نعوذ باللہ منہا چوتھا عقیدہ یہ ہی
کہ اپنی کتاب یا بات سکو سچ کرنے کے واسطے جہانتک ہوسکے جھوٹے حوالے کتاب کے
دینے کو درست جانتے ہین پانچوان عقیدہ یہ ہی کہ سوا اپنی جماعت کے لوگون کے
تمام مومنین کو مشرک جانکر نہ کسی کا سلام لین گے اور نہ کسیکو سلام مسنون کرینگے

چھٹا عقیدہ یہ ہی کہ گنہگار مسلمان کو کافر مطلق جانکر نہ اوسکے پیچھے نماز پڑھینگے
نہ اوسکو اپنے پیچھے نماز پڑھنے دینگے اور اگر وہ بیچارہ مرجاوے تو نہ اونکو غسل اور
نہ کفن دینگے اور نہ نماز جنازہ پڑھینگے کافرون کی طرح مٹی مین گاڑ دینگے —
ساتوان عقیدہ یہ ہی کہ قرآن مجید کو معجزہ مستمرہ نہین جانتے ہین آٹھوان عقیدہ
یہ ہی کہ ہر شخص اپنے اپنے قیاس کے مطابق قرآن مجید اور حدیث شریف سے
مسئلہ نکال کر عمل کرسکتا ہی بلکہ بعضے جمعے کی نماز کو عید کی نماز پر قیاس کرکے دوپہر
کے پہلے پڑھ لیتے ہین اور زانی کو حد زنا کے عوض ایک جھاڑو مار کر کفایت کرتے
ہین نوان عقیدہ یہ ہی کہ بیت اللہ کے تمام عالمونکو بدعتی اور خلاف شرع جانتے ہین
دسوان عقیدہ یہ ہی کہ مدینے منورہ کی زیارت کرنیوالون کو قبر پرست جانتے ہین
اور علم فقہ اور تفاسیر قرآن مجید کو ایک افسانہ سمجھتے ہین گیارھوان عقیدہ یہ ہی کہ مولوی
سید احمد صاحب جو مرید مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے تھے اونکو ہنوز زندہ جانتے ہین
او سمجھتے ہین کہ وہ پھر ظاہر ہونگے اور جہاد کرین گے خدا بچاوے ایسے عقائد باطلہ سے
کتاب اعتصام السنۃ جو عبد اللہ عرف جھاؤ میان ساکن مئو کی تصنیف ہی اور
فرقہ وہابیہ لا مذہب والون کے نزدیک بہت معتمد و مستند ہی اور کانپور مین بتصحیح
مولوی شکر اللہ ساکن اعظم گڈہ چھپی ہی اوسمین اکثر مسائل خلاف شریعت اور عقائد
مخالف جمہور اہل سنت وجماعت مرقوم ہین مشتے نمونہ از خروارے واسطے اطلاع
وعبرت ناظرین اہل انصاف کے بہ نشان صفحہ کتاب مذکور ہوتے ہین اجماع وقیاس کا
انکار کیا ہی اور اوسکو بوم فراز کے ساتھ تشبیہ دی ہی صفحہ ۶ سطر اول یعنی قرآن شریف
اور حدیث روشن تر ہی مانند سورج چوتھے آسمان کے دوپہر مین اور دوسرا یعنی قیاس

اور اجماع مانند الّو بھاگنے والے کے ہی انتہیٰ صفحہ ۸ اور اسیطرح کافر ہوے محبت
مذاہب اربعہ مین کہ ٹھہرالیا اوسکو مولویون نے اور تصنیف کیا واسطے تائید مذہب کے کتابین
عقل کی اور وہ کتابین فقہ اور اصول کی ہین جیسے توضیح اور وقایہ اور تلویح اور ہدایہ
صفحہ ۸ کلام اللہ اور کلام رسول یقینی ہی اور مضمرات اور نوادر و نہایہ و محیط و خلاصہ داخل کرین
گھر عذاب کے طرف اسواسطے کہ کلام آدمیون کا عقلی ہی انتہیٰ جملہ مقلدین ائمہ مجتہدین اور
تمام اتباع اور معتقدین اولیاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بہتر فرقون ناری مین
شمار کیا ہی صفحہ ۶۹ مین لکھا ہی اور اسیطرح مذاہب اربعہ جیسے حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ
و حنبلیہ اور غیر اسکا جیسے قادریہ اور مجددیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ بد اور بدعت ہی
نہین ہی سنت اور نسبت کرنا اسکی طرف کھینچ لیجاویگا بہتر مذہب کی طرف اسواسطے کہ
یہ سب زائد ہین ایک پر اسواسطے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب دوزخ مین ہون گے ایک نہین اور وہ ایک مرد ہی کہ جنگل مارے ساتھ رسی
قرآن صحیح کے اور حدیث صحیح کے انتہیٰ صحابہ کرام علیہم السلام پر طعن و افترا کیا ہی حضرت
علی مرتضیٰ یا امیر معاویہ یا حضرت عائشہ صدیقہ کو مصداق آیہ کریمہ وَمَن يَقْتُلْ
مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الآیہ اور حدیث قتال المسلم کفر کا ٹھہرایا ہی صفحہ ۶۹
مین لکھا ہی اس حدیث مین برائی ہی راسے شخص کی کہ مقابلہ کرے ساتھ اوسکے کلام
رسول مقبول کو اسواسطے کہ بیشک ہر نبی معصوم ہین اور غیر انھون کے معصوم نہین ہی
اور لینا قول و فعل انھون کا رحمت کا ہی یا غضب کا سنت ہی واسطے امت انھون کے
اور قول و فعل امت کا انھون کے نہین سنت کسی کے واسطے جیسے جنگ صفین
اور جنگ معاویہ اور علی کا اور جنگ جمل در جنگ علی اور عائشہ کا اور قتل عثمان کا او

حسنین کا اور گالی عباس کی ماں کو اور کینہ فاطمہ کا ابو بکر صدیق کو اور کینہ عمر کا علی کے
ساتھ اور سواے اسکے بہت قصے ہین کہ چاہیے بہت سا دفتر فرمایا اللہ تعالیٰ نے
جسنے قتل کیا مومن کو جان بوجھکر پھر بدلا اوسکا جہنم ہی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے قتل کرنا مسلمان کا کفر ہی اور گالی دینا اوسکا فسق ہی روایت کیا اس حدیث کو
ترمذی نے اور کینہ زائد تین دن سے بد ہی انتہی بلفظہ نماز تراویح کو بدعت سیئہ عمریہ
لکھا ہی اور حضرت عمر کو مبتدع ضال ناری ٹھہرایا ہی معاذ اللہ من ہذہ الکفریات صفحہ ۲
مین لکھا ہی اور سوا اسکے اور کہتے ہین بدعت مانند نماز معکوس ورد تراویح کے اور
نہ پڑھا اسکو ابو بکر نے اور کہا اسکو عمر نے بدعت اور نہ پڑھا عثمان و علی نے مگر
جیسا کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعت اشتکاف مین انتہی پھر صفحہ ۹
مین لکھا ہی بدعت گمراہی ہی اور ہر گمراہی دوزخ مین ہی یعنی ہر بدعتی دوزخی ہی اور
بدعت اوسے کہتے ہین کہ جو زمانہ رسول اللہ مین نہو مصداق اسکا قول عمر کا ہی
تراویح مین نعم البدعۃ بری بدعت ہی تراویح روایت کیا اسکو بخاری نے انتہی بلفظہ
صفحہ ۱۶ مین ہی نہ ثابت ہوا استنجا پتھر اور پانی کا واسطے پیشاب مرد اور عورت کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رہتے ابن عباس ہمیشہ پیشاب کرتے جگہہ پیشاب کرنے
رسول خدا صلعم کے جب تک جیتے رہے انتہی بلفظہ صفحہ ۶۵ مین ہی اور قول و رکینہ اولا
قیاس کا یہ کہ پہلے جسنے قیاس کیا ابلیس تھا اور صفحہ ۹ مین ہی و بارہ امام اونمین سے
امام باقر و جعفر و موسی و کاظم وغیرہ ہین انکے تابعدار دونکو شیعہ کہتے ہین مقابل
سنی کے (سچ لکھا) انمین اور اونمین اتنا فرق ہی جیسے مثل مشہور کہ سگ زرد برادر
شغال کیونکہ ان دونون مین اب کفر و شرک اور بدعت اور زنا اور غصب وغیرہ کثرت

سے ہی نام کو اسلام مین داخل ہین (یہان تک کہ کہا) اور یہ سب امام کسیکا مذہب نہ رکھتے تھے سواے اَطِیعُوا اللهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ کے پھران سب تابعداروں کو چاہیے کہ یہ بھی کسیکا مذہب نہ رکھین لامذہب ہوں بموجب قول سعدی شیرازی کے الناس علی دین ملوکھم سب لوگ اپنے دین بادشاہوں پر ہووین اور یہ مذہب رکھنا بدعت ہی مصداق اوسکا یہ حدیث صحیح نسائی مین ہی کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار صفحہ ۹ مین اور جو یہ آیا ہی کہ تہتر فرقے دوزخ مین جاوینگے اور ایک بہشت مین اور وہ جسپر رسول اللہ صلعم تھے اور اونکے سب صحابی تھے اور جو ان دونون کے بعد اوسپر جو قائم رہیگا پھران چار مذہبون مین سے ایک کو جب لوگے تو ایک ہی بموجب فرمان رسول مقبول کے بہشتی ہی اور باقی دوزخی اور اسیطرح سے شیخ سید مغل پٹھان کو بھی فرض کرلو اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ وغیرہ کو ایسے ہی جان لو الخ صفحہ ۱۳۸ جسنے خاص کیا اکٹھا کرنا نماز دن کا عرفات مین پس اوس شخص سے خطا ہی خطاؤن سے اسواسطے کہ بیشک رسول اللہ صلعم نے اکٹھا کیا نمازونکو سب جگہہ انتہی صفحہ ۱۳۹ بیشک وقت جمعہ کا داخل ہوتا ہی آگے دوپہر کے فقط اور اسیطرح کے بہت عقیدے اونکے ہین ہین نے صرف چند لکھ دیے تاکہ ناواقف لوگ واقف ہوجاوین اور اوس جماعت کے لوگون سے پرہیز کرین اور اونکی صحبت مین بیٹھنا اوٹھنا یکبارگی ترک کرین اور اللہ تعالے سے دعاے خیر میرے اور جمیع مقلدین کے واسطے مانگین اور کہین رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

فصل پہلی مذہب اور ملت کے لغوی معنی کے بیان مین جاننا چاہیے

ای برادران دین پیرو سُنن سید المرسلین کہ لغت کی کتابون مین جو بڑی
بڑی کتابین ہین مثل قاموس اور منتہی الارب اور صراح اور منتخب اللغات اور
کشف اللغات اور غیاث اللغات اور جہانگیری مین ملت کے معنی کیش اور کیش
کے معنی مذہب اور مذہب کے معنی راہ پس ملت اور مذہب کے ایک ہی معنی ہوئے اور
مذہب کے معنی جو راہ ہی تو وہ راہ جو دین اور شریعت کی طرف پہونچاوے نہ
مطلق راہ جسکے معنی عربی مین طریق اور فارسی مین راہ اور ہندی مین رستا
اور بنگلہ مین پتہ ہی پس جب معلوم ہوا کہ ملت اور مذہب کے معنی راہ دین کے ہین
اور آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر ابتک سیکڑون دین کے راستے ہوئے ہین
کوئی حق اور کوئی باطل مگر ہر شخص اپنے خیال کے موافق ایک راہ دین پہ چلتا ہی خواہ
حق ہو یا باطل چنانچہ یہودی نصاری مجوسی زردشتی صابی محمدی خارجی
رافضی جبریہ قدریہ معتزلہ وغیر ذالک لیکن جو جس راستے پر چلتا ہی اور جس
طریق یعنے راہ دین پر ہوتا ہی اوس طریق و راہ دین کا نام چلنے والے کو بتانا ضرور
لازم ہوتا ہی اور وہ اوسی طریق کی طرف منسوب ہوتا ہی جیسے ابراہیمی عیسائی محمدی
وغیرہا بیان اوسکا فصل آئندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی

فصل دوسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے بیان مین اس فصل مین یہ بیان ہی
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت استفسار کفار عرب کے اپنی ملت یعنی راہ
دین کو بیان فرمایا ہی جانو تم ای محبان دین کہ مین نے فصل اول مین لکھدیا ہی جو
شخص جس ملت یعنے راہ پر چلتا ہی اوسکو اوس راہ کا نام بتانا ضرور ہی کیونکہ
یہ حکم قرآن سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ سورہ بقرہ کے پندرہوین رکوع مین فرمایا ہی کہ

اللہ تعالی نے وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ اور کہا اونھون نے کہ ہو جاؤ تم یہودی یا
نصاریٰ تا کہ راہ پاؤ تم حکم ہوا کہو اے محمد کہ مین پیروی کرتا ہون ابراہیم کی جو ایکطرف
خدا کی سیدھی راہ پہ چلنے والا تھا اور نہ تھا مشرکون مین سے فائدہ یہ آیت
اوسوقت نازل ہوئی تھی جسوقت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
نبوت کا دعویٰ کیا تو اوسوقت کے یہود اور نصاریٰ اور کفار عرب سب ملکر آئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون سے کہا کہ ہو تم یہودی یا نصرانی راہ
پاؤ تم اوسکے جواب مین حکم رب نازل ہوا کہ کہدو اے محمد کہ میرا ملت ابراہیمی ہی
اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ کا ملت ابراہیمی تھا اور دوسری جگہہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران مین قُلْ صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سچ کہا اللہ نے پس تابعداری کرو ملت ابراہیم کی کہ وہ چلنے والے تھے سیدھی
راہ کے نہین تھے مشرکون مین سے اور اسیطرح تیسری جگہہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ ترجمہ پھر وحی اوتاری ہمنے
طرف تمہارے کہ تابعداری کرو ملت ابراہیم کی اور فرمایا مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ
یعنے ہدایت کیا اللہ تعالیٰ نے تمکو ملت باپ تمہارے ابراہیم کا اور حضرت یوسف
علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
وَإِسْحَاقَ ترجمہ اور پیروی کی مینے ملت اپنے باپون ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق
کی ان آیتون سے بخوبی واضح ہوتا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملت

ابراہیم کی اتباع واختیار کرنیکا حکم ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملت ابراہیمی پر تھے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خود صاحب دین اور شریعت جدید کے تھے اونکی اطاعت تو عین اطاعت آلٰہی اور اونکی محبت تو عین محبت خدا تعالےٰ کی ہی چنانچہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جو تابعداری کرے رسول کی پس تحقیق تابعداری کی اوسنے خدا سے عز وجل کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ترجمہ بیشک جو لوگ بیعت کرتے ہین تمسے ای محمدؐ سواے اسکے نہین کہ بیعت کرتے ہین ساتھ اللہ کے اسیطرح بہت آیات قرآنی سے صریح ثابت ہوتا ہی کہ نبی آخر الزمان ذی شانؐ کی اطاعت وفرمان برداری کرنا بعینہ اطاعت کرنا خدا تعالیٰ کا ہی کہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل واکرم جمیع انبیاے کرام سے تھے اور اونکی امت کے لوگون کا سب انبیا کی امت سے بلند مرتبہ ہونا بھی صاف ظاہر ہی حاجت بیان کی نہین ہی پس باوجود ایسے صاحب مرتبے ہونیکے بھی رسول اللہؐ کو حکم اتباع ملت ابراہیمی کا ہوا اور اس اتباع سے کچھ فرق آپ کی شان وشوکت وعظمت مین نہین آیا اور آیت وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ[لہ] اور کسی نبی کی شان مین نازل نہین ہوئی ہی اور یہی دین قیامت تک جاری رہیگا یہ بھی اظہر ہی پس ان ادلہ سے نکتہ بینون اور روشن دلون کو صاف ظاہر ہوگا کہ نسبت کرنا اپنے دین یا ذاتکو طرف کسی ملت کے واسطے دور کرنے خیالات باطلہ مفسدین دین کے واجب بلکہ فرض ہی تاکہ تہمت گمراہی سے بچے جیسا کہ رسول اللہؐ نے حکم خدا سے اپنی ذاتکو طرف ملت ابراہیمی کی نسبت فرمایا اور

لہ اور نہین بھیجا اوسنے تمکو مگر رحمت واسطے تمام عالم کے ۱۲

وجہ اسکی تیسری فصل مین بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ
اقتدا اور اتباع کرنا کسی نبی کا بلکہ اپنے باپ دادا کا امور موافق شرع مین وجب اور
سنت انبیاے کرام علیہم السلام ہی اور اس تقلید و اتباع سے یہ نہین لازم آتا
کہ اپنی شریعت یا اپنے نبی کی شریعت کا متبع اور پیرو نرہے فقط

فصل تیسری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب ابراہیمی اختیار کرنیکی وجہ کے بیان مین

جانو تم اے بھائیو کہ محمد مصطفے احمد مجتبیٰ جو خاتم النبیین رسول رب العالمین ہادی
دین متین ہین اونکی عظمت اور شان نا پایان ہی اللہ تعالی کا تمام انبیا اور رسولونکو
حکم ہوا تھا کہ تمھارے عہد مین اگر وہ رسول آخر الزمان ہوے تو تم سب اوسپر ایمان
لاتا اور اوسکی مدد کرنا جیسا کہ آیہ کریمہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الآیہ مین
مفصل اسکا حال بیان ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران مین قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ترجمہ کہدو اے
محمد اپنی امت اور تمام انبیا کی امتونکو کہ اگر چاہتے ہو تم کہ دوست رکھو تم اللہ تعالی کو
پس لازم ہی تم پر کہ تابعداری کرو میری تا کہ خدائے تعالی دوست رکھے تمکو اور معاف
کرے تمکو تمھارے گناہ فائدہ اس آیہ شریفہ سے علو مرتبہ رسول مقبول کا
کیسا ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص آپکو دوست جانے اور اونکی تابعداری کرے
اوسکو خدائے تعالی دوست رکھیگا اور گناہ بھی اوسکے معاف کردیگا ایسے خاتم النبیین
کو جو اتباع ملت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے اختیار کرنیکا حکم ہوا اوسکی وجہ تو تمام
و کمال بیان نہین ہوسکتی ہی کیونکہ اوسکے ادراک اور فہم کی سمجھ ایسے انسان

ضعیف البنیان کی طاقت کہان لیکن کچھ مختصر بیان کرتا ہون تا کہ مطلب ولی
و مدعا سے اصلی میرا نکل آوے جس زمانے مین بعث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہوا یعنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوے اوسوقت مین قوم یہود اور نصاری
اور مشرکین عرب بہت سے تھے بلکہ بجز انکے دوسری قوم وہان نہ تھی اور یہود یونکو دعوی
اسبات کا تھا کہ ہملوگ امت موسی علیہ السلام کے ہین اور راہ حق کے چلنے والے
ہین اور نصرانیونکو دعوی یہ تھا کہ ہملوگ امت عیسی علیہ السلام کے اور سیدھے
راستے کے چلنے والے ہین اور مشرکین عربکا یہ زعم تھا کہ ہم ہی لوگ اچھے طریقے پر ہین
اور ہر ایک فرقہ یہ کہتا تھا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہماری ملت پر تھے طریقہ محمدی پر نہ تھے
چنانچہ خداتعالی نے اونکے قول کا رد فرمایا ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا
ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین یعنے نہ تھا ابراہیم
یہودی اور نہ نصرانی ولیکن تھا مائل ایکطرف خدا کے تابعدار اور نہ تھا مشرکون سے
اور یہودی باوجود ہونے امت موسی ع اور قبول کرنے کتاب توارات کے
اپنی کتاب کے برخلاف ہوئے عقیدے اور عمل مین کیونکہ عزیر ع کو ابن اللہ کہتے
تھے اور برخلاف کتاب عمل کرتے تھے اور نصاری بھی اوسیطرح سے اپنی کتاب
کے برعکس کام کرتے اور عیسی ع کو ابن اللہ کہتے اور یہی عقیدہ رکھتے اور مشرکین عرب
لات اور منات اور عزی وغیرہا بتون کو خدا کا شریک اور کارپرواز جانتے تھے نعوذ باللہ
منہا پس جب حبیب خدا محبوب بارگاہ کبریا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دعوی
پیغمبری کا بلند کیا اور سبکو راہ حق اور دین حق پر چلانے لگے اوسوقت اون بد اعتقادون
کو نہایت الم ہوا اور آفت جان پر اونکی آئی تب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہا کہ تمھارا کون طریقہ اور کون رستا ہی یہود یا نصاری ہو جاؤ تم تو ہدایت
پاؤ تم بجواب سوال اون بد اعتقادونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات
اور مسلمانونکو ملت ابراہیمی کا متبع فرمایا اگر خلاف اسکے رسول مقبول فرماتے تو اوسمین
قباحت عظیم لازم آتی وہ یہ ہی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ملت کی نسبت
طرف موسیٰ یا عیسیٰؑ کے کرتے تو وہ دونون فریق یعنے یہود و نصاری مانند
اپنے عقیدے کے جانتے اور اون دونون فریق کا عقیدہ شرک پہ مشتمل تھا
پس بلحاظ اتہام شرک کے وہ ملت اختیار نفرمایا اور ملت ابراہیمی اختیار فرمایا کیونکہ
ملت ابراہیمی مُبرا تہمت شرک سے تھا اور بالاتفاق سب ملتون سے زیادہ اوسمین
توحید کی تاکید تھی اور شائبۂ شرک اور میل الی غیر الحق سے نہایت پاک تھا **سوال**
اگر کوئی کہے کہ ان آیات مذکورہ سے تو معلوم ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پابند دین ابراہیمؑ کے تھے پس صاحب شریعت و دین جدید کیونکر ہوئے **جواب**
نہین نہین یہ تو صرف تمھاری سمجھ کا فتور ہی کیونکہ دین اور ہی ملت اور اور جو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متبع ملت ابراہیمی ہون اوسکا یہ مطلب نہین ہی
کہ مین دین اور شریعت ابراہیم کا تابع اور متبع ہون صرف اوس سے یہی مطلب
تھا کہ ہم اوسی راہ پر چلتے اور چلاتے ہین جسپر ابراہیم علیہ السلام چلتے تھے اور وہ
تمھارے سب کے نزدیک خلیل اللہؑ اور بڑے موحد اور حنیف تھے کیونکہ ابراہیم
علیہ السلام کو یہودی اور نصرانی بھی موحد و حنیف مانتے تھے اور اس اتباع ملت
ابراہیمی سے عدم اتباع ملت اور پیغمبرون کا بھی نہین خیال کرنا چاہیے کیونکہ
اصول دین یعنے اعتقاد توحید اور رسالت و ایمان قیامت و دوزخ و جنت و ملائکہ

کتب آلہی وغیرہا سب پیغمبرون کے دین مین برابر ہی کسی مین اختلاف نہین
لاکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین سوا ملت ابراہیمی کے اور ملتین شرک
و بدعت کے ساتھ متہم و مشتبہ ہوگئی تھین اسواسطے دین اسلام کو ملت ابراہیمی کی
طرف منسوب کیا اور کسی ملت کی جانب نسوب نفرمایا لیکن یہود و نصارئے
اس باریک بات کو نہ سمجھ سکے اور خیال باطل اس امر کا کیا کہ شاید یہ نبی صرف
ابراہیم نبی کو مانتے ہین اور کسی نبی کو نہین مانتے پھر اون لوگون نے سوال
اس امر کا کیا کہ کیا آپ صرف ابراہیمؑ ہی کو مانتے ہین اور اونھین پر ایمان لاتے
ہین سوائے اونکے اور انبیائے سلف کو نہین مانتے بجواب اس سوال کے یہ
آیت نازل ہوئی قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ × ترجمہ کہہ تو ای محمدؐ
کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اوسپر جو اوتارا اللہ نے مجھپر اور اوسپر جو اوتارا
گئے اوپر ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد اونکی کے اور ایمان لایا
ساتھ اوسکے جو دیے گئے ہین موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے نبیون کو رب اونکے سے
جدائی نہین کرتے ہم درمیان ایک کے اونمین سے اور ہم واسطے اوسی اللہ تعالی کے
گردن رکھنے والے ہین × جب یہ جواب رسول مقبولؐ نے بحکم خداوند کریم کے دیا
تب تو یہود اور نصارئے بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ یہ نئی بات سُننے مین آئی
جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین یہ عجب ہی کہ ایمان سب پر لاتے ہین اور
اتباع ملت ابراہیم کی کرتے ہین یہ بات نہین ہوسکتی حالانکہ رسول مقبولؐ نے

یہ جواب بحکم خداوند تعالی دیا لیکن یہودیون اور نصرانیونکا دل بغض اور عداوت
اور غلبہ حسد و حرص سے لبالب تھا اور وے مثل چکنے گھڑے کے ہو رہے تھے
اونکے واسطے کلام رسول انام صحیح نہین ٹھیرا فائدہ پس جب آیت قرآن سے
صریح ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبع ملت ابراہیمی تھے اور اس
اتباع کی وجہ سوائے بہتان اور تہمت شرک اور کفر سے بچنے کی اور کوئی دوسری
وجہ معلوم نہین ہوتی مگر تھی مغزان یہود و نصاری کہان اس باریک
باتکو پہونچ سکتے ہین اسی طرح سے وہابی لامذہبی لوگ مقلدین دین کے
لوگون سے پوچھتے ہین کہ تمھارا کیا ملت اور کیا مذہب ہی وے بیچارے جب
بتاتے ہین کہ ہمارا مذہب حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہی اگر کسی نے کہا کہ ہم
حنفی ہین تو وے پوچھتے ہین کہ اور سبکو کیسا جانتے ہو تب وہ غریب کہتا ہی
کہ ہان ہم اون لوگون کو بھی امام برحق اور ہادی دین جانتے ہین اور بدل
وجان مانتے ہین لیکن اون مسائل اور احکام پر چلتے ہین کہ جنکو ہمارے امام
ہمام امام اعظم علیہ الرحمہ نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے مطابق اصول
عربیہ اور قواعد شرعیہ کے استنباط کیا ہی اس لیے کہ مسائل فقہیہ مختلفہ مین
ہم اپنے امام اعظم کی رائے کو صواب پر بظن غالب جانتے ہین اور دوسرے
امامون کا صواب پر ہونا محتمل و موہوم ہی اسیواسطے ہملوگ اپنی نسبت طرف
ابو حنیفہ کے کرتے ہین اور حنفی کہلاتے ہین تب وے لوگ ہنستے ہین اور کہتے ہین
یہ بات غیر ممکن ہی کہ مانو سبکو اور چلو ایک کے قول پر یہ کیسا ماننا صرف زبانی
مانتے ہو اور بہت تعجب کرتے ہین جیسا تعجب کیا تھا یہود اور نصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے کلام سے آمدم برسر مطلب یہ جملہ مثل جملہ معترضہ کے تھا ور نہ میرا مطلب
یہ ہی کہ آیات مذکورہ سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایمان سب پیغمبرون پر لاوے اور
سبکو برحق جانے لیکن زمانے کے لوگون کے برے عقیدے سے اور موضع
تہمت سے اپنے کو بچا کر کے جو راہ کہ مبرا ہو شرک اور کفر اور بدعت و ضلالت سے اوسکی
اتباع کرے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ملت کو طرف اتباع ملت
ابراہیمی کی نسبت کیا باوجودیکہ آپکو کچھ احتیاج اتباع کی نہ تھی کیونکہ آپ تو صاحب
وحی کے تھے اور ہمیشہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور آپ مطابق وحی کے کام فرماتے
تھے اور جسکا کام مطابق وحی کے ہوا وسکو اتباع دوسری ملت کی کیا ضرور مگر واسطے
دفع تہمت مفسدین دین کے البتہ ضرورت ہوئی کہ ایک ملت کی اون ملتون مین سے
اتباع کرین جو سابق مین تھین اور ملت محمدی سب ملتون سے ملت ابراہیمی
کے ساتھ اصول دین اور قواعد کلیہ شرعیہ مین زیادہ تر مطابقت رکھتی تھی
جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے بیشک نزدیک تر آدمیونکا ابراہیم کے ساتھ وہ لوگ ہین جنھون
نے پیروی کی ابراہیم کی اور یہ نبی اور مسلمان یعنی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان
ملت ابراہیم ؑ کے ساتھ نہایت مناسبت اور قربت رکھتے ہین تا کوئی مفسد ایسا
نہ کہے کہ یہ مذہب اختراعی ہی خلاف اصول مذاہب انبیائے سابق کے ورنہ باعث
فساد عظیم ہوتا پس جانو تم اے مومنین مقلدین کہ امت محمدیہ سے جن مسلمانون کو
علم و فہم تحقیق و تدقیق آیات قرآنیہ اور تصحیح و تنقید احادیث نبویہ کا نہو اور قوت و
استعداد استخراج و استنباط مسائل شرعیہ کا مطابق اصول عربیہ اور قواعد شرعیہ

نہ رکھتے ہون اونپر اتباع و تقلید ایک کی ائمہ اربعہ مجتہدین سے واجب و لازم ہی فرمایا
اللہ تعالیٰ نے فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی پوچھو تم
اہل علم سے اگر تم نہین جانتے اور تمام علماء متقدمین و متاخرین اس اتباع کو واجب
کہتے آئے ہین باقی رہی یہ بات کہ ان مذہبون کی ابتدا بعد قرن اول و ثانی سے کیون
ہوئی اور کسواسطے صرف چار ہی مذہب پہ انحصار رہا اسکی وجہ اور دلیل ہم آگے
بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ وھو حسبی و نعم الوکیل و نعم المولیٰ و نعم النصیر ۝

فصل چوتھی وجہ مذہب ہونیکے بیانمین

جانو تم ای برادران دین کہ اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنات کو پیدا کیا ہی واسطے
عبادت کرنے کے اور معرفت احکام آلہی کے اور جمیع اشیا کو پیدا کیا ہی واسطے
حاجت روائی اونکی کے اور یہی جان اور بنی آدم کو جو واسطے ادائے عبادت اور
معرفت احکام آلہی کے پیدا کیا ہی یہ آیت قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہی فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ستائیسوین پارہ سورۂ ذاریات مین وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ یعنے نہین پیدا کیا مین نے جنات اور انسان کو مگر واسطے
ادا کرنے عبادت کے چونکہ اس جہان کا نام عالم اسباب ہی اور اسمین جو چیز ظہور
پاتی ہی اوسکے واسطے ایک سبب بھی ضروری ہی چنانچہ واسطے پیدایش حیوان
ناطق اور حیوان مطلق کے نر و مادہ کا باہم ہونا بہیئت خاص اور جہت پیدایش نباتات
کے تخم و زمین کا ہونا ایک سبب ضروری ہی اگرچہ وہ قادر مطلق خلاف وجہ فطری کے
بھی جب چاہے اور جہان چاہے ظہور اپنی قدرتکا دکھا سکتا ہی کیونکہ وہ خالق برحق
ہی اوسکو اختیار ہی جو چاہے سو کرے لیکن اکثر ظہور اوسکی قدرت کا ایک سبب کے

ساتھ ہوتا ہی پس جب انسان کو واسطے عبادت کے پیدا کیا تو واسطے سکھانے طریق عبادت و معرفت احکام آلہی کے اسی نوع انسان ضعیف البنیان سے انبیائ اور رسول خداوندکریم نے پیدا کیے اور آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لاکھون انبیا اور رسول پیدا ہوئے اور انکے ذریعے سے طریقے عبادت اور معرفت احکام آلہی کے عام وخاص کو معلوم ہوئے اور ہر نبی اپنی اپنی امتون کو دوسرے پیغمبرون کے آنے کی خبر دیتے رہے اور اونکی تصدیق کرنے کی ہدایت کرتے رہے اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے بلکہ سب نبیون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم انبیا ہونے کی خبر اپنی امتون کو سنادی تھی یہ بات صریح آیت قرآن سے ثابت ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے اٹھائیسوین پارہ سورہ صف مین واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰیۃ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ترجمہ جسوقت کہا عیسے ابن مریم نے اے بنی اسرائیل بیشک مین رسول اللہ کا ہون طرف تمہارے سچ جانتا ہون مین اوس چیز کو جو میرے آگے ہی یعنی کتاب توریت سے اور خوشخبری دینے والا ہون مین ساتھ ایک رسول کے جو آنے والے ہین پیچھے میرے نام اونکا احمد ہی پس جن یہودیون اور نصرانیون نے اپنے پیغمبر کو مانا اور اونکے حکم کے موافق کام کیا بے شک نجات پانے والے ہین اور جو لوگ برخلاف چلے البتہ وہ گمراہ ہونے والے ہین پس جب سے رسول مقبول خاتم النبیین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوسوقت سے رسولونکی پیدایش کا اختتام ہوا اور یعنی نعمت اور رحمت خداوند تعالی کو اپنے بندونپر دنیا مین بھیجنا منظور تھی

بذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کچھ سے دین چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے چھٹے پارہ سورۂ مائدہ
مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
ترجمہ آج کے دن کامل کر دیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا اور تمام کیا
مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کو فائدہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالی
نے سواے دین محمدی کے اور کوئی دین ایسا کامل نہین کیا تھا اور جو چیز کہ کامل
نہین ہوتی البتہ وہ ناقص ہی اور جو چیز کہ کامل ہی وہ ناقص نہین ہوتی ہی پس جب
دین محمدی کامل ہوا تب اوسمین کسی طرح کا نقصان ہونیکا گمان بھی نہین ہوسکتا ہی
کیونکہ اللہ تعالی جسکو کامل کہے اوسکو ناقص کون سمجھے اور یہ بات بھی مسلم الثبوت
ہی کہ یہی دین تاقیام قیامت باقی رہیگا اور ہادی دین یعنی رسول رب العالمین
بباعث ہونے بشر کے اس جہان فانی مین باقی نہین رہ سکتے اور دشمن دین
یعنی شیطان لعین کو مہلت زندگی ملی ہی قیامت تک تاکہ بہکاوے بندگان خدا کو
راہ راست سے اور وہ ایسا دشمن ہی کہ اوسکے مکر و فریب سے انسان کو بچنا محال ہی
اور اوسکے دغا و حیلے سے اپنی جان کو بچانا مشقت و دشوار کمال کسی طرح سے
آدمی وسوسۂ شیطانی سے بچ نہین سکتا ہی قال اللہ تعالی اِنَّ الشَّیْطَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ تحقیق شیطان آدمی کا دشمن ظاہر اور قوی ہی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ شیطان
انسان کے بدن مین مثل خون کے پھرتا ہی ایسے دشمن سے کون بچ سکتا ہی
مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی پس ضرور ہوا کہ ایسے دشمن سے بچانے کی ترکیب
اور دین کے قیامت تک جاری رہنے کی ترتیب اور قواعد بقاے دین و ایمان کے

اللہ تعالیٰ رسول مقبول کو بتاوے تاکہ وہ اپنی امت کو بتادین اور وہ ایسا قاعدہ ہو کہ اوسپر چلنے سے شیطان بہکا نہ سکے اور جو شخص اوسپر چلے کبھی شیطان اوسپر غالب نہوئے اوس قاعدۂ کلیہ کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچوین پارہ سورۂ نساءمین ق

مَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ترجمہ جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی اوسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانونکی راہ کے خلاف سو ہم اوسکو حوالے کرینگے اوسی طرف جو اوسنے پکڑی اور ڈالینگے اوسکو دوزخ مین اور وہ بہت بُری جگہ مین پہونچیگا **فائدہ** اس آیۂ متبرکہ مین اللہ تعالیٰ نے دو جماعت کا حکم بیان فرمایا جماعت اول کفار اور جماعت دوم جمیع مومنین اور اون دونون جماعت کو دو کی تابعداری کا حکم ہوا ایک تابعداری رسول اللہ بعد ظاہر ہونے معجزے کے اور دوسری تابعداری جمیع مومنین نوع اول صرف کفار کے واسطے ہی کہ جب کفار طالب معجزہ کرین اور رسول اللہ اپنا معجزہ دکھاوین اوسوقت اگر وہ کفار منحرف ہون تو قطعی جہنمی ہوے دوسری اتباع مومنین جمیع مومنین کو یعنے جب جو شخص مطابق فرمان رسول اللہ کے ایمان خدا اور رسول پر لایا تب اوسوقت اوسپر اتباع جمیع مسلمین کی فرض ہوئی جو کام سب مومنین کرینگے وہ کام اوسکو بھی کرنا لازم اور واجب ہوگا اگر نکریگا تو گنہگار سخت ہوگا کیونکہ فرمان ذی شان خداوند کریم سے اتباع رسول اور اتباع مومنین صریح ثابت ہوئی پس اتباع اول تو حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک باقی ہی اور بعد وفات آنحضرت کے آپ کی احادیث کا اتباع کرنا تاقیام قیامت باقی ہی اور اتباع دوم تاقیامت باقی رہیگا کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قید حیات مین نہوئے تو اظہار معجزہ کس سے ہوگا لیکن بقاے مومنین تا نفخ صور ضرور
ہی اسواسطے اتباع بھی اونکی ہر مومن پر ضرور ہوئی مگر یہ اتباع صرف دینیات مین ہی
نہ کہ دنیاوی امور مین اور اسی آیت کی تائید اور جمیع مومنین کی اتباع کی تاکید مین
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یجتمع امتي علی الضلالۃ ويد اللہ علی
الجماعۃ ومن شذ شذ في النار صحیح ترمذی مین آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ نہین جمع ہوگی امت میری اوپر گمراہی کے اور ہاتھ خدا کا اوپر جماعت
کے ہی اور جو شخص نکلا جماعت سے پس ڈالا گیا وہ جہنم مین اس حدیث سے کمال
تاکید اتباع جماعت اور خوبی اجماع امت ثابت ہوتی ہی کہ جو شخص پیروی جماعت
نکلیگا وہ جہنم مین پڑیگا مطابق فرمان خدا و رسول کے پس جب یہ بات ثابت ہوئی
حدیث اور آیت قرآن سے کہ بعد اتباع نبی اتباع جماعت مومنین فرض ہی تو لازم
ہوا جمیع مومنین کو کہ اتباع جماعت کی کرین اور اسوقت جمیع علماے عرب وعجم
وروم وشام وبلخ وبخارا و ہندوستان نے اجماع اوپر اس چار مذہب کے کیا ہی اور اسکو
سبیل المومنین جانا ہی اور خلاف کو اسکے متبع غیر سبیل المومنین ٹھہرایا ہی اب جو
خلاف اسکے کریگا حکم خدا و رسول کا برخلاف کرنیوالا ہوگا یہ قاعدہ کلیہ شر شیطان
سے محفوظ رہنے کا واسطے جمیع انسان کے خدا و رسول نے بتادیا جو اس قاعدے
کو دریافت کرکے اس راہ پر چلیگا وہ البتہ راہ پاویگا اور شر شیطان سے بھی امن
مین رہیگا اور جو اسپر نہ چلیگا بیشک وہ بہکنے والا راہ راست سے ہوگا اب دوسرا
قاعدہ جو پیروی اجماع امت کیواسطے ہی بیان کرتا ہون انشاء اللہ تعالے
جاننا چاہیے کہ یہ امت مرحومہ سب انبیا کی امتون سے افضل ہی اور اس امت کے

علما سواے بہتری دین اور بقاے اسلام کے کسی بُری بات پر اتفاق نہین کرینگے
کیونکہ اللہ اور اللہ کے رسول نے اس امت کے عام لوگون کی اور خاص لوگون کی
اور خاص الخاص کی اور اخص لوگونکی تعریف کی ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسرے
پارہ سورہ بقرہ مین وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۵ ترجمہ اور اسی طرح سے
کیا ہمنے تمکو امت درمیانی بہتر تاکہ ہو تم سب گواہ واسطے آدمیون کے جب
جھٹلاوین وہ اپنے پیغمبرون کو اور ہووے تمپر گواہ میرا رسول فائدہ یہ آیت
اس امت کے تمام لوگون کی تعریف مین اللہ جل شانہ نے نازل فرمائی اس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ خدا نے اس امت کو تمام امتون سے افضل کیا ہی کیونکہ یہ امت
اور انبیاؤنکی طرف سے اونکی رسالت اور احکام رسانی کی گواہی دیگی جب قیامت
کے میدان مین سب انبیا مع اونکی امتون کے طلب کیے جاوینگے اور استفسار ہوگا
ای نبیون تمنے میرے احکام اپنی امت کو سُنا دیے تھے یا نہین اور اونکو طرف اسلام کے
بلایا تھا یا نہین او سدم سب جواب دینگے کہ خداوندا تو بہتر دانا اور بینا ہی ہمنے مطابق
تیرے حکم کے سبکو حکم تیرا پہونچا دیا تھا بعد اوسکے اونکی امتون سے سوال ہوگا کہ
کسواسطے تمنے اپنے پیغمبرونکا کہنا نہ مانا حکم ہوگا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ یعنے کیا نہین
آیا تھا تمکو کوئی ڈرانیوالا وہ لوگ سب جواب دینگے مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ
یعنے نہین آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانیوالا اور ہمکو اونھون نے
احکام الٰہی نہین پہونچائے ورنہ ہم ضرور ایمان لاتے او سدم اونکے نبیون سے گواہ
طلب ہونگے تب تمام انبیا کہینگے کہ خداوندا ہم کسکو اپنا گواہ ٹھہرائین جو ہماری امت کی

اون لوگون نے تو ہمکو جھوٹا کہا اوسوقت حکم ہوگا کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو ہمارے
حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گواہ ٹھہراؤ وہ سچی گواہی دیگی پھر
تمام انبیا علیہم السلام امت محمدی کو اپنا گواہ مانینگے اور یہ سب گواہی دینگے کہ
ہان خداوندا سچ ہی کہ انہیون نے تیرے احکام کو اپنی اپنی امت پر بالکل پہونچایا
ہی پھیر وہ سوال کرینگے کہ تم لوگ کسطرح سے جانتے ہو اور گواہی دیتے ہو کہ تم ہمسے
بہت پیچھے دنیا مین پیدا ہوئے تھے وہ کہین گے کہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور خدائے تعالی نے اپنے قرآن مجید مین تمھارے احوال بیان فرمائے
تھے اسواسطے ہم جانتے ہین اوسدم اونکی صداقت کے واسطے محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے گواہی طلب ہوگی آپ فرماوینگے کہ ہان مین نے اونکے اخبار
واحوال اور تیرے احکام اپنی امت کو سنا دیے تھے بعد اس گواہی کے وہ نبی سب
مواخذے سے نجات پاوینگے سبحان اللہ کیا مرتبہ عظیم اس امت مرحومہ کا ہوا کہ
احکم الحاکمین انکو سچا اور عادل وثقہ جانتا ہی اور واسطے گواہی کے سب انبیا کی طرف سے
مقرر فرماتا ہی اگر یہ لوگ اچھے اور سچے نہوتے تو کیون گواہی کے واسطے مقرر ہوتے کی
بشارت اللہ تعالی دیتا اور اس سے بھی زیادہ فضیلت اور بزرگی دوسری آیت
سے ثابت ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے چوتھے پارہ سورہ آل عمران مین کُنْتُمْ
خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ترجمہ ہو تم بہتر سب امتون سے ظاہر کیے گئے
واسطے ہدایت لوگون کے حکم کرتے ہو اچھی بات کا اور منع کرتے ہو بری بات سے

اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب تو البتہ اونکی بہتری تھی بعض اونمین سے ایمان والے اور اکثر بیحکم ہین **فائدہ** اس آیۂ شریفہ سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ اس امت کو اللہ تعالی نے سب انبیا کی امتون سے افضل اور اکمل پیدا کیا کسواسطے کہ انکا کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی اور اس امت کے سب لوگ گمراہ ہونے والے نہین ہین جیسے کہ یہود اور نصاریٰ ہوئے کیونکہ جب اللہ تعالی نے ان لوگونکو خیر الامۃ فرمایا ہی تو خیر سے شر کی بات کسطرح ہوگی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا یجتمع امتی او قال امۃ محمد علی الضلالۃ الخ یہ حدیث شریف گویا آیۂ مذکورہ کی تفسیر مین واقع ہوئی ہی پس اس آیت اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ اجماع اس امت کا کبھی بری بات پر نہین ہوگا جب اجماع ہوگا تو بہتر بات پر ہوگا کیونکہ یہ امت تو خیر الامۃ ہی اگر اس امت سے بری بات پر اجماع ہونیوالا ہوتا تو اللہ تعالی کہ دانائے خفی و آشکارا ہی اس امت کو خیر امت نفرماتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ حدیث نفرماتے آدم سے لیکر عیسیٰ تک کے نبیون کی امتونکو خدا نے خیر الامۃ نہین فرمایا بسبب اسکے کہ انکا اجماع بری بات پر بھی ہوگا اور یہ بڑا فضل خدائے عزوجل کا ہی کہ اس امت کو ایسی بزرگی بخشی پس اگر اب کوئی اس امت کو برا سمجھے تو وہ منکر فرمان خدا اور رسول اللہ کا ہوا پناہ دے ہمکو خدائے تعالی ایسے شخصون سے اور اسی آیت اور حدیث کی دلیل سے اجماع اس امت کا حجت قرار دیا گیا ہی کہ جس بات پر اس امت کے اکثر لوگ متفق ہونگے وہ بات قبول کرنا واجب بلکہ فرض ہوجائیگا لیکن یہ تو تعریف اس امت کے عام لوگون کی تھی اب خاص لوگون کی تعریف بیان کرتا ہون اگر چاہے خدا وند تعالی

فصل پانچوین اس امت کے خاص لوگونکی تعریف مین

واضح ہو کہ جو آیات اور احادیث فصل سابق مین لکھی گئین اوسمین تعریف وفضیلت اس امت کی عام وخاص تمام لوگون کی تھی اب وہ آیات واحادیث لکھے جاتے ہین کہ جنمین خاص اس امت کے عالمونکی تعریف ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے پارہ سورۂ آل عمران مین + شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۤئِمًاۢ بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ترجمہ گواہی دی اللہ نے کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اوسی اللہ کے اور فرشتون نے اور علم والون نے اوس حال مین کہ قائم ہین ساتھ عدل اور انصاف کے کوئی معبود نہین ہی مگر وہی اللہ زبردست حکمت والا فائدہ اس آیۂ متبرکہ مین اللہ تعالیٰ نے صاحب علم کو اپنی ذات پاک اور فرشتون کے ساتھ اپنی وحدانیت کی گواہی دینے مین شریک کیا ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح سے اللہ تعالےٰ عالم الغیب والشہادۃ حق بات کو جانتا ہی اور اوسکا اظہار کرتا ہی اسیطرح علما اوسیکے فیض وحکم سے امر حق جانتے ہین اور اوسکو ظاہر کرتے ہین اور جسطرح فرشتے حکم خدا بجالاتے ہین اور اللہ کو واحد جانتے ہین اور برخلاف حکم خدا نہین کرتے ہین اوسی طرح سے عالم لوگ بھی خدائتعالیٰ کو واحد لاشریک لہ جانتے ہین پس جب عالم بزرگی مین مثل فرشتون کے ہوئے تو جسطرح سے فرشتے خطا سے پاک ہین اوسیطرح سے اکثر عالم لوگ بھی خطاے عمد سے پاک ہونگے اور جسطرح ملائکہ بجالانے مین احکام جزئی وکلی خداوند کریم کے سرگرم رہتے ہین ویسے ہی عالم بھی اجراے احکام شرع شریف اور امور دین کے اجرا مین مستعد رہتے ہین اور جسطرح ملائکہ کو خداوند عالم علم احکام لوح محفوظ سے بتدریج عنایت فرماتا ہی

اوسی طرح اپنے بندون علم والونکو بھی اپنی کتاب مستطاب سے علم احکام اپنی
کا بخوبی عطا فرماتا ہی اور جسطرح فرشتے بعض احکام رب العالمین کو بذریعۂ الہام آلہی
دریافت کرتے ہین اوسیطرح علماے دین کے دل بھی الہام آلہی سے اثر پذیر
ہوتے ہین کہ وہ اوسکے مطابق عمل مین لاتے ہین اور سواے اسکے اور بھی آیات
سے عالمونکی تعریف ثابت ہوتی ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے بائیسوین پارہ سورۂ
فاطر مین اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ ترجمہ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے
ہین اللہ تعالی سے تمام بندون مین سے عالم لوگ فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ
عالم لوگ خدا سے نہایت ڈرتے ہین اور جو خدا سے ڈرتا ہی وہ کبھی نافرمانی پر کمر
نہین باندھتا ہی اس آیت اور آیت سابقہ سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ تمام امت محمدی سے
حق تعالی نے عالم کو بہترین امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنایا ہی اسی سبب سے
فرمایا ہی العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے عالم وارث نبی کے ہین پس جب عالم وارث
نبی کے ہوے تو جس طرح سے اتباع و اطاعت رسول کو وسیلہ نجات اخروی
جمیع مومنین جانتے ہین اوسی طرح سے آپ کے وارثونکی بھی اتباع و اطاعت مین
سعی و کوشش کرنا واجب اور لازم ہی اگر کسیکا عقیدہ خلاف اسکے ہو وہ مومن کامل
نہین خدا اوسکے عقیدے کو کامل کرے آمین اور بھی واسطے بیان فضیلت اور علو مدارج
علماکے فرمایا ہی علماء امتي کانبیاء بني اسرائیل یعنے حضرت کی امت کے
عالم ایسے بزرگ اور بہتر ہین جیسے کہ بنی اسرائیل کے نبی بزرگ تھے اور بھی فرمایا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابي امامۃ الباهلي قال ذکر لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدهما عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ترجمہ
روایت ہی ابی امامہ باہلی رضؓ سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دو شخصونکا کہ ایک اونکا عابد اور دوسرا اونکا عالم تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہی جیسے میری بزرگی تمھارے کمتر پر آیت اور حدیث
مذکورہ سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب انبیا کی
امتون سے بہتر اور اس امت کے عالم مانند نبی اگلی امتون کے ہین یعنی ہدایت
خلق اور تجدید و اشاعت امور و احکام دین مین جب عالم مانند نبی کے ہوے
تو جاہلون کو اونکی اطاعت اور پیروی اونکی ضرور ہی جیسی سب امت کو پیروی
نبی کی واجب ہی ویسی ہی اس امت کے عام لوگو نپر عالم کی تابعداری کرنا واجب
ہوئی کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ الآیہ یعنی اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول
کی اور صاحبان امر کی تم مین سے مراد اولی الامر سے علماے دین اور حکام
مسلمین ہین جیسا کہ مفسرین نے بیان فرمایا ہی اور جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی بزرگی عابد پر مثل بزرگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہی اونے امتی پر پس اب جو اسکے خلاف کریگا وہ خدا اور رسول کے حکم سے
خلاف کرنے والون مین داخل ہوگا کیونکہ حدیث صحیح سے ثابت ہوا کہ عالم مثل
پیغمبر اور وارث علوم پیغمبر کے ہین لیکن صریح یہ نہین معلوم ہوا کہ کس علم کے عالم کی یہ
سب فضیلت ہی چونکہ اس جہان مین اکثر علوم ہین اسواسطے لازم ہوا کہ جس علم
کے عالم کی یہ فضیلت صریح آیت اور حدیث سے ثابت ہوئی اوسکا بیان کرون تاکہ

شک و شبہ جمیع مومنین کے دل سے نکل جاوے اور لامذہب کہ علم فقہ اور اوسکے
عالمون کو برا کہتے ہین اونکا بھی پردہ غفلت اوٹھ جاوے لہذا اوسکا بیان فصل آئندہ
مین کرتا ہون انشاء اللہ تعالیٰ

فصل چھٹی فقہ کے عالمون کی تعریف کے بیان مین

جانو ای برادران دین کہ اس جہان مین دو قسم کے علم ہین ایک منقول دوسرا معقول
علم منقول چند علم ہین علم قرآن اور علم حدیث اور علم تفسیر اور علم معانی اور بیان
اور علم کلام یعنی عقائد اور علم فقہ اور علم صرف اور علم نحو اور علم اصول فقہ اور علم اصول
حدیث اور علم تصوف وغیر ذلک ان سب علوم کو مجملاً علم دین اور تفقہ فی الدین کہتے
ہین اور یہ سب علم مثل ارکان علم دین کے ہین کہ عالم علم دین کو ان سب کے سیکھنے
کی ضرورت ہی اور جسکو یہ سب علوم نہین وہ فقیہ اور عالم اور وارث نبی کا نہین
کیونکہ پورا وارث علم نبی وہ عالم ہی جسکو سب علم نبی سے حصہ ملا ہو کیونکہ وارث
اپنے مورث کے جمیع ترکے سے حصہ پاتا ہی اور ایسے ہی علم معقولات مین بھی چند
علم ہین چنانچہ علم منطق اور علم ریاضی اور علم ہندسہ اور علم فلسفہ اور علم ہیئت اور
علم ابدان وغیر ذلک اسکے ذکر سے ہمکو کچھ غرض نہین اب ہم علم فقہ دین جسکا ذکر
اوپر ہو چکا اوسکے عالم کی تعریف آیت قرآنی سے بیان کرتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے
پارہ گیارہ سورہ توبہ مین وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ
إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ترجمہ نچاہیے مومنون کو کہ جاوین
سب جہاد مین کسواسطے نہین جاتی ہر فرقے سے ایک جماعت تو سیکھین

وہ احکام دین اور فقیہ ہووین دین مین اور تو ڈراوین اپنی قوم کو جب پھر آوین اونکی
طرف شاید وہ بچتے رہین فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ علم فقہ سیکھنا فرض ہی
جیسا کہ جہاد کرنا فرض ہی بلکہ اوس سے زیادہ فرضیت مین ہی کیونکہ جہاد فرض کفایہ ہی
اور علم فقہ دین بقدر ضرورت فرض عین جمیع مومنین پر واجب ہی اور جہاد سے زیادتی اور
شوکت اسلام کی ہوتی ہی اور فقہ سے رونق ایمان اور ہدایت اہل اسلام ہوتی ہی اور جہاد کی فرضیت
کے واسطے وقت خاص اور جاے خاص اور قوم خاص درسوا اسکے اور شرائط ہین اور علم
فقہ کے سیکھنے کے واسطے یہ کچھ شرط نہین بلکہ تمام مومنین پر بقدر حاجت فرض ہی اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی و ابن ماجۃ
روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک فقیہ سخت
زیادہ ہی شیطان پر ہزار عابد سے روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خصلتان لا یجتمعان فی المنافق حسن الخلق و التفقہ فی الدین
رواہ الترمذی ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو خصلتین ہین کہ نہین جمع ہوتی ہین منافق مین ایک نیک خلق ہونا دوسری
فقیہ ہونا دین مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عن معاویۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ
خیرا یفقہہ فی الدین و انما انا قاسم و اللہ یعطی متفق علیہ روایت ہی
معاویہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ

کرتا ہی اوسکو فقیہ فے الدین کر دیتا ہی اور سوا اسکے نہین کہ مین بانٹنے والا ہون اور اللہ
دیتا ہی یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل الفقيه
فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استُغنِیَ عنہ اغنی نفسہٗ رواہ رزین روایت ہی
علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص وہ ہی جو
فقیہ ہی دین مین اگر احتیاج لائی جاوے اوسکے پاس تو فائدہ پہونچاوے اور اگر
بے پروائی کی جاوے اوس سے تو بے پروا کرے اپنی جان کو روایت کیا اسکو
رزین نے یعنی اگر اوس فقیہ سے مسئلہ پوچھا جاوے تو بتلاتا ہی اور خلق کو فائدہ
دیتا ہی — اور اگر نہ پوچھے اوس سے کوئی تو نہین جاتا ہی وہ اورون کے دروازے پر
خوشامد کیواسطے فائدہ ان حدیثون سے چند باتین نکلتی ہین اول یہ کہ شیطان
جو انسان کا دشمن ہی وہ ہزار عابد سے اتنا نہین ڈرتا ہی جیسا ایک عالم دین سے
ڈرتا ہی اور جس سے شیطان دبے اور ڈرے اوسکی بزرگی خدا خوب جانتا ہی اور یہ بزرگی
بسبب فقہ کے حاصل ہوتی ہی دوسری یہ بات ہی کہ منافق کو فقہ حاصل نہین ہوتی ہی
اور وہ فقیہ نہین ہوتا ہی پس جو عالم فقہ دین سے محروم ہی وہ بھی منافق ہی تیسری
یہ بات ہی کہ جسکے ساتھ خدا تعالی ارادہ نیکی کا کرتا ہی اوسکو فقیہ کر دیتا ہی اور اوس پر خاص
عنایت ہوتی ہی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی فقیہ کا اور فقہ کا پس ان دلیلون سے ثابت ہوا
کہ جمیع مومنین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل و اکمل ہین تمام امتون سے اور اومین سے
بہترین عالم ہین اور عالمون سے بزرگترین وہ ہین جو فقیہ ہین پس جمیع مومنین کی
اتباع مین اتباع علماے فقہ افضل و اکمل اور اونکی اطاعت کرنا لازم اور واجب ہی کہ

اونکے ذریعے سے راہ دین ملنے والی ہی کیونکہ وہ راہ دین اور راہ مرضی آلہی کے
بتانے والے ہین اور تمام اہل اسلام کو راہ دین و مرضی آلہی مطلوب ہی اور پنج وقتہ
نماز مین خدا تعالی سے راہ مستقیم کی ہدایت طلب کرتے ہین اور جب خدا کے فضل سے
راہ مستقیم ملی تو کیا چیز باقی رہی یہ عین فضل خدا ہی کہ ہمکو راہ راست پانیکا طریقہ بتا دیا ہی
اب جو لوگ علم فقہ کو ٹیکہ اور کوئی ہیکہ کہتے ہین اور کلمہ اہانت علمائے فقہ کی شان مین
زبان سے نکالتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ ہم پیرو سنت رسول اللہؐ ہین اونسے
کہنا چاہیے کہ یہ آیات منقولہ اور احادیث مذکورہ فرمان خدا اور حکم رسول اللہ کا ہی یا
نہین اگر ہی تو پھر تم کیون خلاف اوسکے کرتے ہو اور اگر نہین ہی تو کیون اوسکو
قرآن اور حدیث مین پڑھتے ہو اور سمجھتے ہو اور کلمۂ اہانت شان مین فقہا اور علمائے
فقہ کی جو کہتے ہو کس دلیل آیت حدیث سے کہتے ہو ذرا بیان تو کرو اور جو اپنی عقل
سے کہتے ہو تو **شعر** پائے استدلالیان چوبی بود ✤ پائے چوبین سخت بے تمکین
بود ✤ ہم تو کہتے ہین کہ جسکی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اوسکو جو بُرا
سمجھے اور بُرا کہے وہ دین سے باہر ہی مسئلۂ فقہ یون ہی کہ اہانۃ العلم والعالم کفر
یعنی بُرا جاننا اور بُرا کہنا علم اور عالم کو کفر ہی بعد اس بیان کے اب ہمکو ضرور ہوا کہ
خاص الخاص عالمون کی تعریف بیان کرین یعنی جنکی تعریف رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی زبان معجز بیان سے فرمائی تہا کہ ناواقف آدمیون کو واقفیت
حاصل ہو جائے اور مطابق فرمان عالی شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کرین

حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

فصل ساتوین خاص الخاص عالمون کی مجمل تعریف کے بیان مین

خاص الخاص عالمون کی مجمل تعریف سنو اے برادران دین پیرو سنت رسول رب العالمین

خاص الخاص وہ عالم ہین کہ رسول خدا مقبول بارگاہ کبریا نے اپنی زبان معجز بیان سے تعریف انکی صراحةً فرمائی ہو یا مجملاً یا اشارةً چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن ابی سعید الخدری رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیبًا وعمل فی سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة فقال رجل یا رسول اللہ ان هذا الیوم لکثیر من الناس فقال وسیکون فی قرون بعدی رواہ الترمذی

روایت ہی ابو سعید خدری رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن مین رہے لوگ اوسکے فتنہ وشر سے داخل ہوگا جنت مین تب کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیشک یہ بات آج کل بہت لوگون مین ہی فرمایا اور قریب ہی کہ ہوگی یہ بات میرے بعد کے زمانون مین روایت کیا اسکو ترمذی نے فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے زمانے کی تعریف کی ہی یعنی زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد ایسے لوگون کے ہونیکا کیا سبب ہی جواب اصل سبب اسکا خدا جانتا ہی ظاہر مین کئی وجہ بہتری کی معلوم ہوتی ہین اول یہ کہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بعض احکام دین اتمام کو نہین پہنچے تھے بلکہ احکام جدید حسب ضرورت نازل ہوا کرتے تھے اور بعض احکام قدیم منسوخ ہوتے تھے اور جب آیہ الیوم اکملت لکم الآیة نازل ہوئی اوسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند روز بقید حیات رہے اور تا زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دیار وجوار مین اسلام جاری نہین ہوا تھا بعد زمانے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شائع ہوا دوسری یہ کہ قرآن مجید جو معجزہ مستمرہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتب اور مجتمع ساتھ اس
ہیئت کے نہین ہوا تھا بعد اونکے ہوا اگر اس ہیئت پر مجتمع نہوتا تو کوئی شخص ایک
لفظ بھی صحیح نہین پڑھ سکتا اور دین مین کمال فساد ہوتا تیسری یہ ہی کہ احادیث رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مجتمع نہین ہوئین تھین اور ناسخ و منسوخ ہر شخص کو معلوم
نہ تھا جسکو جو حدیث یاد تھی وہ اوسی پر عمل کرتا تھا اور نہ ناسخ کو منسوخ اور منسوخ کو
ناسخ جانتا تھا بعد زمان پیغمبر آخر الزمان کے وہ احادیث بھی مجتمع ہوئین صحیح اور غیر
صحیح اور ناسخ اور منسوخ سے فرق ہوا اگر یہ نہوتا تو بہت سے احکام مین اختلاف ہو جاتا
اور لوگ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت جانتے اور حرام اور حلال اور مستحب اور
مباح اور مندوب مین فرق نہین کر سکتے چوتھی ان مذاہب مجتہدین اربعہ کا تقرر
پاتا اگر یہ مذاہب اربعہ تقرر نہ پاتے تو آدمی کو دین اور شریعت پر ٹھیک چلنا دشوار
ہوتا بلکہ مثل یہود و نصاری کے گمراہ ہو جاتے پانچوین بہت سی سنتون کا رواج
پانا جیسے تراویح با جماعت اور اوسمین قرآن کی قرات اور سماعت اور جہاد کی کثرت
اسیطرح سے اکثر امور شرعی کا رواج بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمال
ہوا ہی ان سب وجھون سے وہ تعریف جو آپ نے اپنے زمانے کے بعد کی کی ہی
صحیح اور صریح ہوتی ہی اور اس حدیث مین جو لفظ امن الناس بوا ثقه کا ہی اوس سے
اماموں دین کی تعریف معلوم ہوتی ہی کیونکہ اس امت کے لوگ جیسے اماموں دین
کے مشورے سے امن مین ہین کسی کے مشورے مین ایسا امن نہوگا بعد اسکے پھر
اون حدیثون کا بیان کرتا ہون کہ خاص بخاص عالم کی شان مین واقع ہوئی ہے

چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن مسعود عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم
قال اقتدوا بالذین من بعدي من اصحابي ابي بكر وعمر واهتدوا بهدي عمار
وتمسكوا بعهد ابن ام عبد وفي رواية حذيفة ما حدثكم ابن مسعود فصدقوه
بدل وتمسكوا بعهد ام عبد رواه الترمذي روایت ہی ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے وہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ میرے بعد خلیفہ ہونگے میرے اصحاب سے
کہ وہ دو شخص ابی بکرؓ اور عمرؓ ہین اور چلو تم ساتھ خصلت اور راہ عمار بن یاسرؓ کے اور چنگل
مارو ساتھ قول ابن ام عبد کے یعنی ابن مسعودؓ کے اور حذیفہؓ کی روایت مین ہی کہ
جو کچھ حدیث و روایت کرے ابن مسعودؓ امور دین مین سے پس تم سچ جانو اوسکو
بدلے وتمسكوا بعهد ام عبد کے **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عبد اللہ
ابن مسعودؓ کی روایت امور دین مین بہت معتبر و لائق عمل ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسپر چنگل مارنے کو فرمایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن علي قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو كنت مؤمرا احدا من غير مشورة لامرت
عليهم ابن ام عبد رواه الترمذي وابن ماجة روایت ہی علی بن ابی طالبؓ سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر اور حاکم کرنے والا بغیر مشورے کے
تو البتہ سردار کرتا مین اونپر ابن ام عبد کو یعنی ابن مسعودؓ کو روایت کیا اسکو ترمذی او
ابن ماجہ نے اس حدیث سے بھی تعریف ابن مسعودؓ کی ثابت ہوتی ہی اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الجنة تشتاق الی ثلثة علي وعمار وسلمان رواه الترمذي انس رضی اللہ عنہ

سے روایت ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مشتاق ہی تین شخصونکی
علیؓ اور عمارؓ اور سلمانؓ کی روایت کیا اسکو ترمذی نے ان حدیثون مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف نام لیکر اپنے زمانے کے صحابیون کی تعریف کی ہی سوال
اگر کوئی کہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت تھے صرف چند صحابی کے نام
لیکر جو تعریف فرمائی اس سے کیا بات ثابت ہوتی ہی جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمام اصحابون کی تعریف کی ہی بلکہ فرمایا ہی اصحابي کالنجوم فبايّهم اقتديتم
اهتديتم یعنی اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین پس جسکی تابعداری کروگے
راہ ہدایت کی پاؤگے تم لیکن ان چند اصحابونکو جو بعض امور مین مستثنے فرمایا ہی سبب
اسکا یہ ہی کہ یہ صحابہؓ ان امور مذکورہ سے مناسبت اور خصوصیت اور شغل و علم و عمل
زیادہ رکھتے تھے توکہ لوگ انکے اقوال اور افعال پر بے خطر چلین اور جو یہ صحابہؓ
فرماوین اوسکو بدل وجان مانین اور پیروی اوسکی کرین سوال پس تم اون
لوگون کا مذہب کیون نہین اختیار کرتے جواب یہ اصحاب کبار زمانے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین تھے اور مطابق اپنے اپنے علم و روایت کے فرمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے تھے اور جب رسول اللہ نے انتقال فرمایا تو یہ لوگ جہاد کفار
مین ایسے مشغول ہوئے کہ اونکو فرصت ضبط و استخراج مسائل فرعیہ جزئیہ کی قرآن
وحدیث سے مطابق اصول و قواعد عربیہ کے نہ ملی پس تقرر مذہب کسطرح سے ہوتا اگر
تقرر مذہب اون لوگون سے ہوتا تو لوگ اوسی مذہب کی طرف منسوب ہوتے چونکہ
تدوین مسائل فقہیہ اور تقرر مذہب ان اصحاب کبار سے نہین ہوا اور جن مجتہدین سے
مذہب تقرر پایا ہی وہ بھی انھین اصحاب کبار موصوفینؓ کی روایات اور اقوال اور احکام

اور قتادون سے ماخوذ اور مستفاد ہین پس درحقیقت ہم مقلدین تابع اور پیرو فرمان
خداتعالی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال معتمدہ صحابۂ کبار رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے ہین اور ان اہل مذہب کی تعریف مین دو قسم کی احادیث وارد ہین ایک
اجمالی دوسری تفصیلی ان دونون کو دو فصل آیندہ مین لکھتا ہون انشاء اللہ تعالے

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ

فصل آٹھوین اہل مذہب کی تعریف معنوی و اجمالی حدیثونکے بیانمین

جانو تم اے برادران دین کہ اس فصل مین اون حدیثون کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بطور معجزہ اپنے بعد کے عالمونکی جو اہل مذہب ہونگے خبر دی اور تعریف
اونکی فرمائی اور مطابق اوسکے ظہور مین آیا عن ابی ھریرۃ رضی قال کنا جلوسا عند النبي
صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت سورۃ الجمعۃ فلما نزلت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ قالو من ھو يا رسول اللہ قال و فينا سلمان الفارسي قال فوضع
النبي صلی اللہ علیہ وسلم يده على سلمان ثم قال لو كان الايمان عند الثريا
لناله رجال من ھؤلاء متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا کہ تھے ہم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ناگاہ اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری یہ آیت
وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا الخ (ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ اوس جماعت مین سے کہ
بھیجا خداوند تعالی نے پیغمبر کو طرف اونکے اور وہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی
ساتھ جماعت اصحاب رضی کے کہا اصحابون رضی نے کہ کون ہے وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی
یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ رضی نے کہ تھے درمیان ہمارے سلمان فارسی پس رکھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا سلمان پر پھر فرمایا اگر ہوتا ایمان

نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے اوسکو پاتے اوسکو کتنے شخص اس گروہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلا ہذہ الاٰیۃ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ قالوا یا رسول اللہ من ہٰؤلاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ہذا وقومہ ولو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس رواہ الترمذی روایت کرتے ہین ابوہریرہؓ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت وان تتولوا الخ یعنی اگر منہ پھیرو تم ایمان لانے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بدلے گا خداتعالی ایک اور گروہ کو سواے تمھارے پھر نہونگے مانند تمھارے عرض کیا اصحابؓ نے یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر روگردانی کرین ہم تو ہمارے بدلے اور بجاے ہمارے وہ لائے جاوین پھر وہ نہووین مثل ہمارے پس حضرت نے ہاتھ اپنا مارا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہین اور قوم اسکی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنی ساتوین آسمان پر تو اوسکو لیتے لوگ فارس کے نقل کیا اس حدیث کو ترمذی نے **فائدہ** ان دونون حدیثون سے صاف ظاہر ہی کہ رسول خدا محبوب بارگاہ کبریا نے تفسیر آیت قرآن مجید مین افضل ہونا مردمان فارس کا اور نہایت درجے کا عالم ہونا کہ اونسے بڑھ کے کوئی نہو بیان فرمایا اور بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد فارس مین بجز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جنکا نام نعمان بن ثابت ہے کوئی شخص عالم وفقیہ ومحدث قرآن وحدیث کا جاننے والا مثل ابوحنیفہ کے یا اونسے زیادہ بالاتفاق ثابت نہین ہوا پس مصداق

اس تفسیر وحدیث کے حضرت امام ابی حنیفہؒ ٹھیرے پس مطابق حدیث مذکور کے
امام ابوحنیفہؒ کی تعریف قرآن شریف وحدیث سے ثابت ہوتی ہی اور جسکی تعریف
قرآن مجید سے ثابت ہوا ایسے شخص پر جو کوئی زبان طعن کی کھولے یا کلمۂ اہانت
اونکی شان مین کہے اوسکو زیادہ ہم کیا کہین بجز اسکے کہ اوسنے قرآن وحدیث کو
سچّا نجانا اور قرآن شریف تو ہمارا بلکہ تمام اہل اسلام کا رکن دین اور ایمان ہی اور
حدیث مذکور جو تعریف مین اہل فارس کے واقع ہوئی وہ حدیث تفسیر آیت قرآن
کی ہی اسمین کسی مسلمان کو شک نہین رہا یہ امر کہ اگر کوئی کہے کہ حدیث کے تو بہت
اقسام ہین نہین معلوم یہ حدیثین کس قسم کی ہین تو ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث کسی قسم کی
ہو لیکن صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ترمذی جو صحاح ستہ مین ہین لکھی ہی اور ان
کتابون مین جس قسم کی حدیثین ہین سب علما کے نزدیک صحیح ہین ہمکو حاجت زیادہ
بیان کی نہین **سوال** ان حدیثون مین تو تعریف اشخاص فارس کی ہی نہ فرد
تعریف شخص واحد کی کسطرح ہو سکتی ہی **جواب** اکثر لفظ جمع کا واسطے تعظیم
کے واحد کیواسطے آتا ہی اگرچہ وہ واحد حقیقی ہو دلیل اوسکی آیات قرآن موجود ہین
کہ اللہ تعالی نے اپنی ذات جامع الصفات کو اکثر جا ساتھ صیغۂ جمع کے فرمایا ہی حالانکہ
وہ وحدہ لاشریک ہی چھبیسوین پارہ سورۂ ق مین فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور پارہ تیس سورۂ قدر مین اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور پارہ
بارہ سورۂ یوسف مین اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
اسیطرح سے بہت جگہ صیغۂ جمع کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنی ذات کو بیان فرمایا
اور حدیثون مین بھی اکثر جگہ ایسا ہی واقع ہوا ہی صیغۂ جمع کا واسطے تعظیم واحد کے

لانا درست ہی اس قاعدے سے صاحب علم واقف ہین سب علم کیا جا تین اور یہ
قاعدہ سب بانون مین مروج ہی خواہ عربی خواہ فارسی خواہ ہندی وغیرہ پھر اگر
کوئی سوال کرے کہ امام اہل مذہب تو چار ہوئے ہین اور سب اہل فارس نہین ہین اور
اہل فارس مین بہت عالم ہوئے ہین تم جو حدیث مذکور سے امام ابو حنیفہ کو مصداق
اسکا ٹھیراتے ہو اسکی کیا دلیل ہی **جواب** اسکا اسطرح پر ہی کہ اولاد فارس
مین مثل ابو حنیفہ کے کوئی دوسرا عالم دیندار نہین ہوا اور اونکے علم اور زہد
اور تقوے پر اتفاق علما اور اجماع ہوا علاوہ اسکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بالتصریح امام ابو حنیفہ کا نام بھی لیکر تعریف فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ وہ شخص ہمارے
دین کا چراغ ہوگا اسواسطے ہم تعریف حدیث مذکور کی طرف امام ابو حنیفہ کے
راجع کرتے ہین بیان اون حدیثون کا جنمین تعریف ابو حنیفہ کی صریح ثابت ہی
فصل آیندہ مین بیان کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو نعم الوکیل

فصل نوین تعریف تفصیلی اہل مذہب کے بیان مین

اے برادران دین واضح ہو کہ اس فصل مین اون حدیثون کا ذکر کرتا ہون جس سے
تعریف امام ابو حنیفہ کی صریح ثابت ہوتی ہی مسند خوارزمی جو ایک مشہور
کتاب حدیث کی ہی اوسمین بہت سی حدیثین سند طویل کے ساتھ تعریف مین امام
ابو حنیفہ کو فی رح کے لکھی ہین اگر سب حدیثین مع سند اوسکے لکھون تو یہ کتاب
بہت بڑی ہو جاوے اور میرا ارادہ ہی کہ مختصر ہو اسواسطے ایک حدیث کی سند
لکھتا ہون اور سب حدیثون مین صرف اوسکے راوی ہی کے نام لکھ دونگا چنانچہ

[margin notes:] احمد و ... / ... / ... / ... / کوئی ان فضیلت اور منقبت مین شریک نہوا بدر ... کی ... الواقف

کہا مصنف کتاب مسند خوارزمی نے اخبرنا الصدر الکبیر شرف الدین احمد بن موئید بن موفق بن احمد المکی قال الشیخ الزاھد محمد بن اسحق السراجی الخوارزمی انا ابو جعفر عمر بن احمد الکراسی انا الامام ابو الفضل محمد بن حسن ناصحی ثنا ابو محمد ن الحسن بن محمد حدثنا ابو سہیل عبد الحمید بن محمد ن الطوافی ثنا ابی ثنا ابو القاسم یونس بن طاہر البصری حدثنا ابو یوسف احمد بن محمد ن الواعظ فی رباط ابراھیم بن ادھم ثنا ابو عبد اللہ محمد بن نصیر الوراق قال انا عبد اللہ المامون بن احمد بن خالد ثنا ابو علی بن احمد بن علی ن الحنفی ثنا فضل بن موسی السیستانی عن محمد بن عمرو عن ابی سنبلۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی رجل یقال لہ ابو حنیفۃ ھو سراج امتی یوم القیمۃ **ترجمہ** کہا مصنف نے خبر دی مجھکو صدر الکبیر شرف الدین احمد بن موئید بن موفق بن احمد مکی نے اوسنے کہا کہ کہا شیخ زاہد محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی نے اوسنے کہا خبر دی مجھکو ابو جعفر عمر بن احمد کراسی نے اوسنے کہا خبر دی مجھکو امام ابو الفضل محمد بن ناصحی نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو محمد حسن بن محمد نے اوسنے کہا کہ حدیث کی ہمسے ابو سہیل عبد الحمید بن محمد طوافی نے اوسنے کہا کہ حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو القاسم یونس طاہر البصری نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو یوسف احمد بن محمد واعظ نے ابراہیم بن ادہم کی رباط مین اوسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبد اللہ محمد بن نصیر وراق نے اوسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ مامون بن احمد بن خالد نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے

ابو علی بن احمد بن علی حنفی نے اوسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی سیستانی
نے اوسنے سُنا محمد بن عمرو سے اوسنے سُنا ابن سلمہ سے اوسنے سُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے اوسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ ہوگا میری امت مین
ایک شخص اوسکو لوگ کہین گے ابو حنیفہ وہ میری امت کا چراغ ہی قیامت کے دن
جانو تم ای بھائیو کہ جیسا اس حدیث کو مصنف نے سند متصل سے بیان کیا ہی اسیطرح سے
مصنف نے ابو حنیفہ کی تعریف مین کوئی حدیث روایت نہین کی مگر اسیطرح
سند متصل کے ساتھ اب ہم ذکر سند متصل کو بخیال بڑھ جانے کتاب کے ترک
کر کے صرف حدیث کو لکھ دیتے ہین عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان في امتي رجل و في الحديث القصري يكون في
امتي رجل اسمه النعمان كنيته ابو حنيفة هو سراج امتي هو سراج امتي هو سراج
امتي روایت ہی ابو ہریرہ سے اوںھوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ
بیشک ہوگا میری امت مین ایک شخص قصری کی روایت مین ہی کہ میری امت مین ایک شخص ہوگا
کہ اوسکا نام نعمان ہوگا اور اوسکی کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہی میری امت کا چراغ ہی میری امت کا
چراغ ہی وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سياتي من
بعدي رجل يقال له النعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة يحيى الله الدين
و سنتي على يديه یہ روایت ہی انس بن مالک سے اوسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ آویگا بعد میرے ایک شخص اوسکو نعمان بن ثابت
کہا جاویگا اور اوسکی کنیت ابو حنیفہ ہوگی بے شک زندہ کریگا اللہ تعالی دین اور میری
سنت اوسکے ہاتھ سے وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سیظهر من بعدی رجل یعرف بابی حنیفة یحیی الله سنتی علی یدیه

روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ بعد میرے ظاہر ہوا ایک مرد کہ معروف ہوگا بنام ابوحنیفہ رح زندہ کریگا اللہ تعالی سنت میری کو اوسکے ہاتھ پر **فائدہ** ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رح ممدوح سید الابرار محبوب کردگار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین جسکی تعریف رسول مقبولؐ فرماوین اوس سے اور کون زیادہ بزرگی اور مرتبے مین ہوگا سواے اسکے ان حدیثون سے اور ایک بات ثابت ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیثین بطور معجزہ فرمائی ہین اور اوس شخص کو زندہ کرنے والا دین اور سنت کا کہا اور زندہ مردیکو کرتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارۃً فرمایا کہ میرے بعد دین اور سنت سست اور مردہ ہوجاوینگے یعنی لوگ اوسکی اشاعت و تحقیقات کیطرف متوجہ نہونگے بعد اوسکے محیی السنة والدین ابوحنیفہؒ کے ہاتھ پر زندہ ہووین گے اور تا قیامت زندہ و سلامت رہینگے حسب فرمان رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم یہی بات ظہور مین آئی کہ بعد انتقال فرمانے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار نابکار نے وقت پاکر قتال و جدال اور فساد بے بنیاد کرنا شروع کیا اور مٹانے دین رسول رب العالمین پر خوب مستعد ہوئے تب صحابہ کرام علیہم السلام واسطے اعلاے کلمۃ اللہ اور اجراے دین رسول اللہ اونکے مقابلے مین یکدل ہوکر عالی ہمتی کے ساتھ جہاد کفار نابکار مین مشغول ہوئے اور بافضال کردگار خوب کفار کو زیر کیا حتی کہ تمام عرب اور شام و روم اور ایران و توران مین اور سواے اسکے اور جزائر مین دین رسول خدا کو خوب روشن کیا اور بسبب ان امورات مہمہ ضروریہ کے جو باعث ابقاے دین تھے سواے ترتیب و جمع کرنے قرآن مجید کے

اور کوئی امور دین سے مثل ترتیب احادیث اور تعلیم اصول و مسائل جزئیۂ شرعیہ اور
تقرر مذہب نہو سکا بلکہ احادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جمع نہو سکیں تحقیق
چونکہ فرمان نبی آخر الزمان کا برحق سچا ہی لہذا بعد وفات صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم
کے اہل اسلام متفرق ہو گئے تہتر فرقون پر اور ہر فرقے کے لوگون نے مطابق اپنی اپنی
فہم کے دلیل قرآن اور حدیث سے لیکر ہر ایک نے ایک راہ نکالی کوئی قدریہ کوئی
جبریہ کوئی معتزلہ کوئی رافضیہ کوئی خارجیہ بن گئے غرض اسیطرح اور ہر ایک دعوی
حقیت کا کرنے لگا اور اپنے اپنے طریقے پر لوگون کو بلانے لگا اور ہر ایک اپنے کو
منسوب طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتا اور محمدی کہتا مگر ہر ایک کے
عقیدے مین اختلاف بھی بہت تھا اسواسطے ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن پیرو سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بجا لانے والے احکام خدا تعالی کے لوگ بہت کم تھے
اوسوقت مین سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم گویا مردہ ہو گئی تھی بعد اوسکے
محی السنۃ امام ابو حنیفہ رح نے اپنے ایکہزار شاگردون مین سے چالیس آدمی کو جو بڑے
عالم اور حدیث کے جاننے والے تھے چنکہ دین حق کے جاری کرنے مین مستعد
ہوئے اور مسائل دین قرآن مجید اور حدیث سے موافق اصول عربیہ اور قواعد شرعیہ کے
نکال کے لوگون کو بتانا شروع کیے اور طریق دینداری کے جاری کرنے مین سرگرم
رہے اپنی حیات تک بخوبی قواعد دین کو مستحکم کیا اور سنتون کو زندہ اور اصول
احادیث اور ماخذ مسائل فقہیہ کو بطور تحسین انجام کو پہونچایا یہان تک کہ امام شافعی
علیہ الرحمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف مین فرماتے ہین الفقہاء عیال
ابی حنیفۃ یعنی تمام فقہا اولاد ہین ابو حنیفہ کی یعنی امام ابی حنیفہ رح تمام

فقہا کے مقتدا ہین اور سب اونکے اتباع اور پیرو اسطرح سے بعد اونکے امام مالک اور
اونکے بعد امام شافعی اور اونکے بعد امام احمد حنبل علیہم الرحمہ بھی اجتہاد اور استحکام مسائل
دین مین اسی قاعدے پر چلے آئے لیکن چند مسائل جزئیہ مین بسبب اختلاف روایات
احادیث اور اصول کے اختلاف ہوگیا اور ان ائمہ اربعہ کے سواے اور فرقون مذکورہ
مین اختلاف فرائض اور واجبات اور کفر اور اسلام اور دین اور ایمان مین ہی اسی
سبب سے معلوم ہوا کہ وہ فرقے جو آپسمین مختلف ہین فرائض اور واجبات وغیرہ مین
وہ سب راہ راست پر نہین ہین مگر ائمہ اربعہ جو آپسمین متفق ہین اصول دین مین وہ
البتہ راہ صواب کے چلنے والے ہین جب یہ بات ثابت ہوچکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے امام ابو حنیفہ رح کو محیی السنۃ اور چراغ دین کا فرمایا ہی تو ہم لوگون کو پیروی
اونکی ضرور کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے آفتاب ہین اور صحابہ
مثل ستارے ونکے اور ابو حنیفہ مثل چراغ کے ہین اور جس زمانے مین کہ آفتاب
دین روشن تھا اور وہ زمانہ مثل روز روشن کے تھا اوس وقت روشنی دین مثل آفتاب
کے چمکتا تھا مگر جب آفتاب دین غروب ہوگیا اور تاریکی کفر نے گھیر لیا اوسوقت دین کے
تلاش کرنے والون نے ستارون کی روشنی سے دین کا راستا پایا جب تلک ستارے
(یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲)
بھی چہپ گئے اور تاریکی کفر کی پھیل گئی اوسوقت لوگونکو چراغ کی احتیاج ہوئی اور یہ
(یعنے صحابہ کرام ۱۲)
دستور ہی کہ ع قدر نعمت ہوتی ہی بعد از زوال ہ یعنی جبتک آدمی کو
(یعنے ذات ابو حنیفہ رح ۱۲)
بیماری نہو ہے تو تندرستی کی قدر اوسکو نہین ہوتی اور جب تک بھوکھ کی تکلیف
نہ اوٹھاوے تو کھانیکا مزہ نہین معلوم ہوتا پس چونکہ اون لوگونپر ایسی دو نعمت کبرا
یعنے زمانۂ رسول اللہ اور زمانۂ صحابہؓ کی قدر بخوبی کھلی تھی اسواسطے تقرر قواعد

واصول فقہ کی طرف متوجہ نہوئے بعد گذر جانے اوس زمانے کے جو مثل دو نعمت بڑی کے تھا سبکو تلاش دین کی کامل ہوئی اور بہت تلاش کے بعد چراغ دین ہاتھہ آیا تب یہ سمجھے کہ اسی چراغ کی روشنی سے راہ دین خوب پہچان لینا چاہیے بلکہ اوس راہ پر اول سے آخر تک ایک ڈوری مضبوط باندھنا چاہیے تاکہ پھر کبھی اس راہ سے گمراہ نہونے پاوین احیانا اگر کوئی گم بھی ہوجاوے تو بھی بذریعے اس ڈوری کے جو اندھیکو بھی راہ پر لیجانیوالی ہی دین پر پہونچا دیوے یہ سمجھ کر کتب فقہ اور کتب اصول فقہ اور احادیث اور احکام قرآن مجید چراغ کی روشنی مین دیکھہ دیکھکر جمع کیے اور ایک مذہب کی رسی دین کے راستے پر لگائی تاکہ جو آنکھہ والا ہوگا وہ ان کتابون کو دیکھکر اور جو اندھا ہوگا اس رسی کو پکڑ کر راہ دین پہ بے کھٹکے چلا جائیگا پس ہم لوگ ابتک اونھین احکام پر آنکھہ بند کیے بے کھٹکے چلے جاتے ہین اسلیے کہ ہمکو قرآن وحدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ راہ صراط مستقیم اور حق اور موصل الی اللہ ہے اب اگر کوئی اندھا[۵۱] کہے کہ ہمکو چراغ سے کیا کام اور اوس رسی سے کیا کام جو چراغ کی روشنی مین بندھی ہی ہم آفتاب کی روشنی سے یا ستارون کی روشنی سے راہ دین پر جاوینگے تو وہ احمق ہی یا نہین اسلیے کہ جسکی آنکھہ چراغ کی روشنی سے خیرہ ہووے اور چوندھاوے اوسکو آفتاب اور ستارون کی روشنی کیونکر نظر آوے اور ہمکی بصارت مین اسقدر قوت کہان ہی اندھیکو بغیر رسی پکڑے چلنے کی طاقت ہی نہین ہی یہ کہنا اوسکا صرف حماقت ہی جیسے آج کل جو لوگ کہتے ہین کہ ہم صرف محمد رسول اللہ کو مانتے ہین اور جسطرح حکم کرتے ہین ہم چلتے ہین حالانکہ یہ بھی یقین نہین کرسکتے کہ یہ کلام وحکم

[۵۰] یعنی جسکو قوت فہم مسائل دین قرآن وحدیث سے مطابق اصول کے نہووے وہ بمنزلہ اندھے کے ہی ۱۲

یعنے امام ابی حنیفہ کوفی رح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یا نہین اور اسکا کیا مطلب ہی وہ مجھو سے ہین یا نہین کیونکہ کہان کلام رسول کریم اور کہان یہ اسلیے کہ بلا واسطے بے تقلید نقاد ین حدیث کے یہ شخص کیونکر یقین کر سکتا ہی کہ یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور بے تقلید علماے مجتہدین کیونکر جان سکتا ہی کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہی اور کسطرح واجب التعمیل ہی آب جانو کہ حضرت رسول نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم او لادیا رس اور شہر کوفہ مین امام ابو حنیفہ پیدا ہوے جنکا نام نعمان بن ثابت اور کنیت اونکی ابو حنیفہ ہی اور مثل اونکے ورع اور تقوی اور علم او فضل مین کوئی نہ تھا اسواسطے کہ محیی السنۃ اور زینۃ الدنیا اور سراج امت کی بشارت جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اونپر صادق آئی اور وہ افضل و اعلم و افقہ علماے ہمعصر سے ہوے اور اونکے اجتہاد سے اصول دین قائم ہوے اور آفتاب ایمان روشن ہوا اور جمیع علماے عرب اور عجم نے اونکے اجتہاد اور مجتہد ہونے پر اجماع کیا اور چونکہ اجماع اس امت مرحومہ کا بسبب خیر امت ہونے کے اور بسبب فرمان واجب الاذعان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان اللہ لا یجمع امتی علی الضلالۃ کے لائق حجت اور واجب العمل ہی اسواسطے اونکے اجتہادی مسئلون پر جو قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے نکلے ہین عمل کرنا تمام علما نے ضرور و لازم جانا ہی کسی طرح کا شک نہین کیا کیونکہ قرآن اور حدیث سے وجوب[۹] اوسکا بخوبی ثابت کر چکا ہون اور مطابق قواعد اصول تارک واجب فاسق ہوتا ہی لا اصرار علی الصغیرۃ کبیرۃ یعنی ہٹ کرنے سے چھوٹے گناہ بڑے ہو جاتے ہین اور جب کبیرہ گناہ پر ہٹ کیے تو اکبر الکبائر ہو جاتا ہی پس اگر ان فرقون لا مذہبون کو فاسق و متبع غیر سبیل المومنین کہیے تو بجا ہی کیونکہ

[۹] یعنی اطاعت اللہ اور رسول اور اولی الامر کی

یہ تقلید کو بدعت سیئہ اور شرک کہکر ترک کرتے ہین اور جاہلون کو بہکاتے ہین اللہ تعالی
بچاوے ان فرقون سے کہ انکو اپنے دین کے بزرگون اور پیشواؤن کی کچھہ خبر نہین
صرف نفسانیت مین بھرے ہوے ہین مثل دھوبی کے کتے کے [51] نہ گھر کے نہ
نہ گھاٹ کے ہو رہے ہین خداوند کریم انکو نور ایمان سے مشرف کرکے راہ حق
عنایت کرے آمین آمین اب ہمکو اون حدیثون کا لکھنا ضرور ہوا کہ جسمین امام شافعی
اور امام مالک علیہما الرحمۃ کے ظہور ہونیکی رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے بشارت دی ہی
تاکہ مفسدین ایسا نکہین کہ صرف امام ابوحنیفہ کوفی رحمہ اللہ کی شان مین حدیث وارد ہی
اور کسیکی شان مین تو نہین پھر اونکو امام کیون جانتے ہو لہذا مشتے نمونہ از خروارے
ایک ایک حدیث جس سے بشارت امامون موصوفین کی معلوم ہوتی ہی لکھدیتا ہون اور
چونکہ وہ حدیثین بہت طول طویل ہین اسواسطے صرف آغاز حدیث لکھتا ہون اور جسکو
تمام حدیث دیکھنا منظور ہو وہ مشکوۃ شریف مین دیکھ لے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یوشک [52] ان یضرب الناس اکباد الابل الخ یہ حدیث امام مالک علیہ الرحمہ کی
تعریف مین واقع ہوئی ہی اور ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے [53] الناس تبع لقریش فی ہذا الشان مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم
تبع لکافرہم متفق علیہ یہ حدیث امام شافعی علیہ الرحمہ کی تعریف مین واقع ہوئی ہی
عاقلان نکتہ بین اور ماہران منصفین کو اسیقدر کافی ہی اور واسطے جاہلون ناانصافون کے
اگر دلیل مثل آفتاب ہو تو کیا فائدہ کیونکہ شپرک کب دیکھ سکتا ہی جمال آفتاب اور جب پردہ
تعصب سے چشم انصاف بند ہو جاوے تو علم کیا کام آوے بحکم کمثل الحمار یحمل اسفارا
علم کے فائدے سے محروم رہتے ہین بعد اسکے مجھکو لازم ہوا کہ دلائل انحصار مذاہب اربعہ

بھی ضرور لکھون تا کوئی یہ سوال نکرے کہ یہ مذاہب واسطے بقاے دین اور قیام سنت
رسول رب العالمین کے ہوے تو حصر صرف چار ہی پر کیون ہوا زیادہ اگر ہوتے یا ایک
ہی ہوتا تو بہتر ہوتا لاجرم واسطے دفع سوال سائل کے بیان انحصار مذاہب اربعہ کا
فصل آیندہ مین لکھتا ہون واللہ المستعان وعلیہ التکلان

فصل شدوین انحصار مذاہب اربعہ کے بیان مین

آگاہ ہوا ی برادران دین پیرو سنن سید المرسلین کہ حصر ہونا اس دین کا اوپر چار مذہب
کے اور جمع ہو جانا جمیع علماے عرب اور عجم کا اوپر انھین چار مذہب کے اور جاننا
راہ مستقیم انھین چار مذہب کو ایک سر ہی اسرار آلہی مین سے کہ وجہ اوسکی بیان
کرنا بہت دشوار ہی لیکن بظاہر عقل کے نزدیک حصر ہونا اس چار مذہب مین چار وجہ سے
معلوم ہوتا ہی ۔ وجہ اول یہ ہی کہ اس دین کا قیام تا قیامت ہی یہ سبھی جانتے ہین
لیکن اس دین کے عوام راہ چلنے والون کے واسطے کوئی آئین شامل جمیع مسائل جزئیہ
مطابق اصول کلیہ السیا زمانے مین جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے منضبط نہین ہوا تھا
کہ اوسپر عام و خاص عرب و عجم ہند و سندھ کے لوگ بلا وسواس چلین اور مسائل عبادات اور معاملات
کے اوس سے اخذ کر کے اپنے کام دین دنیا کے انجام کرین کلام آلہی جسکو قرآن مجید
کہتے ہین زیادہ کرے اللہ تعالی عظمت اوسکی کہ مصدر اور مخرج احکام اسلامی کا ہی وہ باوجود
اکمل اور اتم ہونیکے تمام و کمال صرف خاصونکی زبان پر تھا اور جو کچھ کہ لکھا گیا تھا
وہ بھی تمام و کمال مرتب نہین ہوا تھا اور اوسمین آیات ناسخ و منسوخ موجود تھین
ہر شخص کو علم و امتیاز ناسخ کا منسوخ سے نہ تھا اور احکام جدید قرآن و حدیث سے

نافذ ہوا کرتے تھے باقی رہے اقوال و افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو حدیث کہتے
ہین وہ بھی اکثر زبانی یاد تھے جس صحابہؓ نے جسقدر حضرت سے سُنا یا دیکھا اور سب
اپنے علم و فہم کے جسکو جو مطلب معلوم ہوا اوسنے اوسکی مطابق عمل کیا احادیث مین
ترتیب او تطبیق اور امتیاز ناسخ و منسوخ ہر ایک کو نہین معلوم ہوا اور نہ کوئی خواص سے
اوسکے ضبط قواعد ترتیب و تطبیق اور بیان تمام ناسخ و منسوخ کی طرف متوجہ ہوا اور
اوسوقت کے خاص و عام حسب الحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرائض اور سنتون کو بموجب
اپنے اپنے علم کے ادا کر لیتے اور واسطے اجراے احکام دین کے کمر حمیت باندھے رہتے اگر
ایسا نہین ہوتا تو تیئیس ۲۳ برس کے اندر عرب و عجم مین اسلام کسطرح جاری ہو جاتا
اور اسیطرح سے زمانۂ خلافت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہما مین بھی رہا لیکن امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے
اپنے زمانۂ خلافت مین بصد دقت و محنت و مشقت قرآن مجید کو جمع اور مرتب کیا اور
جناب حضرت علی مرتضیٰ اور چند صحابۂ کبار کو اوسکی ترتیب کے واسطے مقرر فرمایا اور ایک
ایک آیت پر دو دو گواہ صحابہ کرام سے لیے اور بعد مرتب ہونیکے اوسکی اشاعت اور
تعمیل کا حکم دیا اور مصاحف مختلفۂ ناقصہ کو چھین لیا سب سے جزاے اللہ تعالیٰ اونکو
نیک جزا کہ اونہون نے تمام قرآن مجید کو محفوظ و مرتب کر دیا کسی دشمن دین کو تصرف
و تحریف کی اوسمین گنجایش نرہی اور وعدۂ الٰہی وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ یعنی بیشک ہم
واسطے قرآن مجید کے نگہبان ہین اونکے ہاتھ سے پورا ہوا مگر کلام نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
جیسا تھا ویسا ہی رہا بعد اختتام خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جب شر و فساد شروع
ہونے لگا اور اصحاب بھی چند معدود باقی رہے اوسوقت علماے دیندار اور فضلاے کبار نے بقاے احکام و مسائل

دین کی تدبیر مین سرگرم ہوے اور اصول احکام دین کے ضبط و ربط کرنے مین بدل و جان
کوشش کرنے لگے اور احادیث مختلفۃ الروایات کو جا بجا سے تلاش کر کے لکھنے لگے
اور امتیاز صحیح اور غیر صحیح اور ناسخ و منسوخ اور استخراج مسائل جزئیہ تحریر فرمانے لگے
اور تجسس مین ایسے شخص کی کہ جسکے ہاتھ سے یہ امر کما ینبغی انجام پذیر ہو مستعد ہوے
اور اسبات کا بھی خیال کمال تھا کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن
مسعود خیر الناس قومی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیئ قوم تسبق
شھادۃ احدھم یمینہ و یمینہ شھادتہ ترجمہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب زمانے سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب
پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوے ہین یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہین کہ جو اون سے
ملے ہوے ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تین زمانے کے بعد وہ لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پہ شتابی
کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ بولنے والے ہین **فائدہ** اس حدیث شریف
مین تعین زمانہ خیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہی تا کہ کوئی خیر کو شر اور شر کو خیر
جان کر بہک نہ جاوے سبحان اللہ کیا ہی شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پہ
فرمائی پس زمانہ اول یعنی زمانہ صحابہ ایک سو بیس ۱۲۰ سال تک ہجرت سے اور ثانی یعنی زمانہ
تابعین ایک سو ستر ۱۷۰ اور زمانہ ثالث یعنی تبع تابعین دو سو بیس ۲۲۰ برس تک رہا پس بعد وفات
خلفاے راشدین رض کے علماے دیندار اور فضلاے کبار نے بصد تجسس و کمال تلاش
حسب بشارت نبی آخر الزمان کے سراج امت محیی سنت امام ابو حنیفہ کوفی رح کو جنکی پیدایش
سنہ ۸۰ ہجری مین اور وفات سنہ ۱۵۰ ہجری مین ہوئی ہی محقق اور مجتہد اور امام احکام دین
متین پایا اور مثل اونکے علم و فضل و ورع و تقوی مین دوسرا نظر نہین آیا چونکہ نام و کنیت

اونکی مطابق فرمان نبی آخر الزمان ؐ کے تھی لہذا اوسوقت سب نے بالاتفاق اونکو سراج امت اور محیی سنت قرار دیا اور اونکے اجتہاد پر سب متفق ہوے اور امام ممدوح نے بھی ایک ہزار شاگردون سے چالیس عالم زبردست جنکو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظ تھے اپنے اجتہاد مین شریک کر کے مسائل شرعیہ جزئیہ کو قرآن اور حدیث اور اجماع و قیاس سے استخراج و استنباط مطابق اصول شرعیہ کر کے جمیع مسائل عبادات و معاملات کو مجتمع کیا اور فرض و واجب و سنت و مندوب و حلال و حرام و مباح و مکروہ کی دریافت کے واسطے قواعد و اصول مقرر کیے اور دین محمدی کے راستے کو مضبوط کر کے اوسپر لوگونکو ہدایت کی اوسی راستے کا نام مذہب حنفی ہوا اور اوسیوقت سے مذہب حنفی نے رواج پایا اور امام ابو حنیفہ رح کے اصول و آئین کو باعث اونکے صحبت پانے چند صحابہ و تابعی ہونیکے اکثر باشندگان عرب و عجم و کل روم و شام اور ماوراء النہر اور ہند و سندھ نے قبول کیا بعد وفات پانے اونکے امام مالک علیہ الرحمہ جنکا نام ابو عبد اللہ بن انس بن مالک الاصبحی ہے وہ ۹۵ھ مین پیدا ہوے اور ۱۷۹ھ ہجری مین وفات پائی وہ علماے مدینہ مین سے تھے اوسوقت شہر مدینے مین مثل اونکے دوسرا عالم نہ تھا اور مضمون اوس حدیث شریف کا جو اوپر مذکور ہو چکی ہے اونکی شان مین صادق ہوا کہ اکثر لوگ واسطے تعلیم علم کے دور دور سے اونکے پاس جاتے اور مسائل پوچھتے تب اونہون نے مطابق اپنے اجتہاد کے مسائل بتانا شروع کیے اور قواعد دین بھی بتائے اور آئین دین بتایا لیکن ایسا آئین کہ اصول مین مطابق اصول امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ کے رہا لیکن مسائل فروع سنن و مستحبات اور مندوبات اور چند مسائل جزئی مین کہ جنکی دلیل نص صریح سے کسیکو ثابت نہین ہوئی اوسمین اختلاف ظاہر ہوا اور یہ اختلاف بحکم اختلاف العلماء رحمۃ موجب وسعت و دفع حرج امور دین مین،

اور یہ بات ممکن الوقوع ہی کہ جب کسی مسئلے کی دلیل نص سے ثابت نہو تو اوسپر قیاس
مجتہد درکار ہی اور قیاس ہر مجتہد یکسان نہین ہو سکتا بسبب مختلف ہونے
عقلون کے پس جب امام موصوف نے ایک آئینِ دینِ مقرر کیا تو مطابق حکم اللہ اور
قول فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس آئین پر ہدایت کرنے لگے جو اوس آئین پر
چلتے ہین وہی مالکی کہلاتے ہین اور جو راستا کہ دین محمدی کا امام مالک نے بتایا اوسیکا
نام مذہب مالکی ہی بعد امام مالک کے ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ۱۵۰ھ مین پیدا ہوے
اور ۲۰۴ھ دو سو چار مین وفات پائی یہ علماے قریش مین سے تھے بڑے صاحب علم
اور صاحب تقوی اپنے وقت کے یگانۂ آفاق اور علماے دین مین طاق تھے اور حدیث
شریف جو بشارت مین عالم قریش کے لکھی گئی اوسکے مصداق امام شافعی تھے
قریش مین مثل امام شافعی کے اوس زمانے مین دوسرا کوئی عالم نتھا اور بسبب بشارت
نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر آدمیون نے اونسے علم سیکھا اور اونھون نے
بھی قوانین دین محمدی کے واسطے مقرر کیے لیکن اونھی مسئلون مین جنمین کوئی
دلیل و نص نتھی اوسمین اجتہاد کیا اسی سبب سے اونکے اور امامون ممدوحین کے مسئلون مین
اکثر مین اتفاق اور بعض مین اختلاف واقع ہوا اور یہ اختلاف نہ موجب تکفیر نہ موجب
تضلیل کے ہوتے ہین بلکہ باعث رحمت الٰہی ہین اور جس راستے سے امام شافعی
دین محمدی ہدایت فرماتے ہین اوسی راستے کا نام مذہب شافعی ہی اور جو اوسپر چلتا ہی
وہ اپنے تئین شافعی کہتا ہی بعد امام شافعی علیہ الرحمہ کے ابو عبد اللہ احمد بن
حنبل ۱۶۴ھ ایک سو چونسٹھ ہجری مین پیدا ہوے اور ۲۴۱ھ دو سو اکتالیس ہجری
مین وفات پائی یہ بھی علم فقہ اور حدیث مین یکتا ہوے حدیث صحیح اور ضعیف کو

خوب پہچانتے تھے اور راویون کے ضعف اور قوت دریافت کرنے مین کوئی اونکے
ساتھ مثل اونکے نہین ہوسکتا تھا اور ایسے نامور ہوے حدیث کے فن مین کہ اکثر محدثین
آپ سے درس لینے لگے اور انہون نے بھی ایک آئین دین محمدی کے دریافت
کے واسطے بنایا اور اوسپر لوگون کو چلایا اور جس طریقے سے امام حنبل نے محمدی
دین مین لوگونکو چلایا ہی اوس طریقے کا نام حنبلی ہی اور جو اوس طریقے سے دین
محمدی پر چلتے ہین وہی حنبلی کہلاتے ہین * یہ چار امام موصوف قرون ثلثہ جو
خیر القرون ہی اوسی مین پیدا ہوے اور علم سیکھا اور قرآن و حدیث سے دین محمدی
کو جاری کیا جسوقت قرون ثلثہ تمام ہوے یعنی تبع تابعین بھی باقی نرہے اوس وقت سے
جمیع علمانے اتفاق اسبات پر کیا کہ جب زمانہ خیر القرون کا نرہا تو پھر کوئی دوسرا آئین
سوے ان آئینون کے جو مقرر ہوچکے ہین دین مین ہونا مناسب نہین ہی کیونکہ
جب خیر کا زمانہ ہی نرہا تو کسطرح بعد زمانۂ خیر والون سے خیر کی امید ہی اسی سبب سے
انحصار اسی چار ہی طریق پر ہوگیا اور اجماع اس خیر امت کے عالمون اور فاضلونکا
اسی پر ہوا اور ۲۰۰ سنہ دوسو بیس سے لیکر بارہ سو چورانوے تک یعنی ابتک کسی نے
دعوی اجتہاد کا نہین کیا اور نہ کسی نے کوئی راہ سوے اون چار راہون کے جو
خیر القرون مین چار ہوئی تھین جاری نہین کی اور اگر کسی گمراہ نے کوئی طریقہ
نکالا تو اوسپر عالمونکا اتفاق نہوا بلکہ بالاتفاق باطل قرار پایا پس ہملوگون کے
واسطے اجماع امت جو آیت اور حدیث سے مثل نص صریح کے ثابت ہوتا ہی جب
وہ اجماع ان چار مذہب کے انحصار پر پایا تو گویا نص صریح انحصار چارون مذہب پر
ہوا اور جو نص صریح سے انکار کرے وہ مردود ہی ہم پناہ دینے خدا تعالی ایسے شخصون سے

انحصار مذہب اربعہ کی دوسری وجہ کا بیان

ای برادران دین مقلدین انحصار مذاہب اربعہ کی ایک وجہ اوپر لکھی گئی جسکا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ جس زمانے اور جن لوگون کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اوسی زمانے مین اور اونہی لوگون سے ائمہ مجتہدین اربعہ قرار پائے جب وہ زمانہ اور وہ لوگ گذر گئے تو پھر اونہی کے مذہب پر حصر ہو گیا دوسری وجہ چار مذہب حصر ہونے کی یہ ہی بخاری اور مسلم مین آیا ہی عن انسٍ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزءٌ من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ بخاری اور مسلم مین حضرت انس رضؓ سے روایت ہی کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک خواب ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے اور عن ابی قتادۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان بخاری او مسلم مین قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اور اچھا خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ✤ **فائدہ** ان دونون حدیثون سے ثابت ہوا اگر نیک بندہ نیک خواب دیکھے تو وہ صحیح ہی کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی اور تہذیب المذاہب مین ایک حدیث مروی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا حضرت مین نے خواب دیکھا ہی کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک خیمہ کھڑا ہی اور چار طنابین اوسمین لگین ہین اور اون طنابون پر چار شخص نگہبان ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ خیمہ جو دیکھا تو نے وہ دین اسلام میرا ہی اور چار شخص نگہبان جو دیکھے وہ ظاہر ہونگے بعد میرے اور میرے دین کی نگہبانی کرینگے او صاحب مذہب ہونگے ✤

یہ ترجمہ اوس حدیث شریف کا ہی جو کتاب تہذیب المذاہب مین ابن عباس رض کی
روایت سے لکھی ہی ۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار مذہب قائم ہونے کی خبر پیشتر دی ہی چونکہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر بطریق معجزے کے تھا اور جیسا فرماتے ویسا ہی ظہور مین آتا پس یہی حدیث
انحصار مذہب کے واسطے بس کافی ہی اس سے زیادہ حاجت تلاش کی ضرورت
نہین ہی ۔ اور بھی روضۃ الفائق مین ایک مشائخ سے خواب دیکھنے کا قصہ لکھا ہی مضمون
اوسکا یہ ہی کہ ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ مین جنت مین گیا ہون اور کیا دیکھتا ہون
کہ ایک ستون سونے کا بیچ مین کھڑا ہی اور چار شخص اوسکو چار طرف سے کھینچے ہوے
ہین وہ کسی طرف جنبش نہین کرتا ہی مین نے کہا کہ کیا خوب ہوتا کہ یہ چارون ایک
طرف سے کھینچتے بعد اوسکے مین نے سوال کیا وہانکے فرشتون سے کہ یہ ستون کیا ہی
اور یہ لوگ کون ہین فرشتون نے جواب دیا کہ یہ ستون دین محمدی ہی اور چار شخص
چار امام حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین کہ ستون دین محمدی کو قائم کیے ہین پس یہ
خواب بھی مطابق فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ہوا اور اس سے بھی
انحصار چار مذہب کا برحق ہونا ثابت ہوتا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیث ست یہ بات بخوبی ثابت ہوئی کہ چار شخص دین کے خیمے کو قائم کرنے والے
ہونگے پس اسیقدر آنکھ والون کو کافی ہی اور اندھونکو دلیل روشن مثل آفتاب بھی
نہین سوجھتی ہی اوسے ہمکو کچھ کام نہین ۔ ۵۱

انحصار مذہب کی تیسری وجہ کا بیان

جانو اے برادران دین پیروی کرنے والے سنت سید المرسلین کے کہ رسول مقبول

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنکا وجود باجود نور علم و حکمت و معرفت الٰہی سے معمور تھا انکے اقوال و افعال کو ہم لوگ حدیث کہتے ہین اور اوسکو بدل و جان مانتے ہین اونہین احادیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ سید انام رسول علیہ السلام کے کل کام اوقات مختلفہ مین مختلف وضع پر ہوتے تھے لیکن اون مختلف وضعون کو بنظر غور دیکھنے سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ اختلافات امر شرعی ہین اکثر چار سے زائد نہین واقع ہوے ہین چنانچہ وقت تحریمہ کے ہاتھ باندھنے مین مختلف حدیثین وارد ہین کسی سے ناف کے نیچے کسی سے ناف کے اوپر کسی سے سینے پر کسی سے ارسال یعنی ہاتھ کا لٹکائے رکھنا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح سے رفع یدین کی حدیثین بھی مختلف ہین کسی سے صرف ایکبار اور کسی سے دوبار اور کسی سے تین بار اور کسی سے چار بار رفع یدین نماز مین ثابت ہوتا ہی غرض اسیطرح اکثر امور شرعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون سے چار وضع پر ثابت ہوتے ہین اور صرف چار ہی وضع پر جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع ہوا اس سے یہ بات دریافت ہوتی ہی کہ راہ رہت شرعی چار روش سے زیادہ نہین بس بلحاظ اسکے راہ دین یعنی مذہب کا انحصار چار ہی وضع پر ہوا تاکہ افعال جزئی و کلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہین چار مین دائر رہین نہ کوئی افعال سے چھوٹ جائے اور نہ ہر شخص پر ہر امر کا کرنا لازم آوے فقط

انحصار مذاہب اربعہ کی چوتھی وجہ کا بیان

واضح ہو اے برادران دین مقلدین ائمہ مجتہدین کہ حصر ہو جانا ان مذاہب کا اوپر چار کے اور مان لینا اوسکو جمیع علماء عرب و عجم کا اور لازم جاننا اور واجب گننا

ان چارون مذہب کا ایک سر ہی اسرار آلہی مین سے اور اسرار آلہی کا بیان انسان سے کہان ہو سکتا ہی چنانچہ مولانا شیخ احمد نے اپنی تفسیر احمدی مین ففھمنٰھا سلیمٰن + جو سترھوین پارہ سورہ انبیا کے پانچوین رکوع کی تیسری آیت ہی اوسکی تفسیر مین فرمایا ہی ہ والانصاف ان انحصار المذاهب فی الاربعة واتباعهم فضل الٰهی وقبولیة عند الله تعالیٰ لا مجال فیه للتوجیهات والادلة کما ان التمذهب للمجتهدین سر الٰهی ہ ترجمہ انصاف یہ ہی کہ منحصر ہونا مذاہب کا ان اربعہ مین اور انکی اتباع مین فضل آلہی ہی اور قبولیت اوسکی ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کے باین طور کہ نہین گنجایش اوسمین کسی توجیہات اور ادلہ کی جیسا کہ مذہب پکڑنا ائمہ مجتہدین کا سر آلہی ہی اور فرمایا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب انصاف مین ہ و بعد المأتین ظهر فیهم التمذهب للمجتهدین باعیانهم وقلّ من کان لا یعتمد علی مذهب مجتهد بعینه وکان هذا هو الواجب فی ذلک الزمان وبالجملة فتمذهب المجتهدین سر الله القاه الله تعالیٰ للعلماء وجمعهم علیه من حیث یشعرون او لا یشعرون ہ ترجمہ بعد دو سو برس کے ظاہر ہوا اونمین مذہب اختیار کرنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل تھے وہ شخص کہ نہ پکڑا اونھون نے مذہب مجتہد خاص کا اور تھا یہ مذہب پکڑنا مجتہد خاص کا واجب اوس زمانے مین اور حاصل کلام یہ ہی کہ مذہب پکڑنا مجتہدین خاص کا سر آلہی ہی کہ ڈال دیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے علما کے قلوب مین اور جمع کر دیا اللہ تعالیٰ نے علما کو اوسپر خواہ وہ جانتے والے تھے یا نہ جاننیوالے ہ پس ایسے مولانا ے موصوف نے صرف اسرار آلہی سے انحصار مذہب اربعہ کو فرمایا اور اسرار آلہی کا بیان تو بہت مشکل ہی لیکن دانایان غوامض حقیقت

اور ماہران رموز معرفت کی فہم اتم مین یہ بات بھی آسکتی ہی کہ اللہ جل شانہ نے
اس جہان کی آرایش اور زیبایش اور انجام کام کے واسطے جتنی چیزین پیدا کی ہین
اور جن چیزونکو اصل اصول اس جہان کا بنایا ہو وہ بھی سب چار ہی ہین چنانچہ جب
پروردگار جل جلالہ وجل شانہ کو اظہار اپنی قدرت کاملہ کا منظور ہوا تو اپنے نور احدیت سے
نور احمدی کو پیدا کر کے اوسکو چار ہی حصہ کیا اور حاملان عرش کو بھی چار ہی فرشتے
پیدا کیے اور واسطے انتظام عالم وسرانجام کار بنی آدم چار ہی فرشتے مقرب پیدا کیے
یعنی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام کو اگرچہ انکے فرمان بردار
لاکھون فرشتے ہین اور واسطے مہمانداری اور ضیافت اپنے خلیفہ یعنی آدم علیہ السلام
کے جو باغ اللہ جل شانہ نے بنایا یعنی جنت اوسکو بھی چار قسم کی نہرون اول نہر پانی
دوم دودھ سوم شراب چہارم شہد سے مزین کیا ہی اور جس جاے خاص کا آدم
علیہ السلام کو خلیفہ بنایا یعنی اس دنیا کا اوسکو بھی چار سمت پر یعنی پورب و پچھم اور
اوتر اور دکھن کے مرتب کیا اور واسطے اجراے کار دنیوی کے اس جہان مین پہلے چار ہی
دریا یعنی نیل اور فرات اور جیحون اور دجلہ کو جاری کیا اور جنکو اللہ تعالے نے
خلیفۃ الارض فرمایا یعنی آدم علیہ السلام اونکے جسم کو بھی چار عنصر یعنی آب و آتش و
خاک و باد سے مرکب کیا ہی اور انسان کے اکثر حوایج اور منفعتین جن اعضا سے متعلق
ہین وہ چار ہین دو ہاتھ اور دو پانون اور مواشی کا قیام چار پانونپر فرمایا اور کعبۃ اللہ
اور روضہ منورہ اور مسجد نبوی اور مسجد اقصی اور اکثر مساجد اور مکانون متبرکہ کے چار
گوشے ہوتے ہین اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بنات مطہرات تھین
اور حق تعالی نے چار قسم کی عبادتین اپنے بندونپر فرض کین نماز روزہ زکوۃ حج اور نماز ظہر

وعصر وعشا کی چار رکعتین مقرر کین اور قسم انسان کہ اکثر غذا کے سبب سے تندرست رہتا ہی اور قوت پاتا ہی اور باقی رہتا ہی اوسی جسم کے اندر چار خلط یعنی صفرا سودا بلغم خون پیدا ہوتا ہی اور جسوقت ابو البشر آدم علیہ السلام کو جنت مین خطاب اور عتاب ہوا اور جنت سے دنیا مین بھیجے گئے اوسوقت انکے ہمراہ چار چیزین یعنی حوا علیہا السلام اور شیطان لعین اور مور اور سانپ بھی اوتارے گئے اور واسطے ہدایت کرنے انسان کے چار ہی پیغمبر صاحب کتاب عظیم یعنی موسی اور داؤد اور عیسی اور محمد مصطفی صلوات اللہ علیہم اجمعین پیدا کیے گئے اور واسطے انتظام کرنے امور دینی اور دنیوی کے انسان کو چار کتابین یعنی توریت اور زبور اور انجیل اور فرقان مجید آسمان سے نازل فرمائین اور احمد مجتبی محمد مصطفی خاتم الانبیا ہین اور انہین کا دین قیامت تک جاری رہیگا انکے خلیفہ چار یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مقرر ہوے اور اسیطرح سے بعد انکے چار امام مجتہد یعنی امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالی نے پیدا کیا اور انکے ہاتھ سے واسطے حصول سعادت اور مرتبۂ ولایت کے چار چیزین دین محمدی مین یعنی شریعت طریقت حقیقت معرفت جاری ہوئین پس جیسے اللہ تعالی نے ان سب چیز کو چار ہی چار پر پیدا کیا اور اسمین کسیکو طاقت نہایت کی نہین کہ کہے کیون چار ہی پیدا کیے پانچ یا تین کیون نہین پیدا کین اوسیطرح مذہب چار امام کا جمیع علماے دین کے دلمین خدا نے ڈال دیا تاکہ وہ لوگ انہین چار پر حصر کرین اور پانچوین کو اجرا نہ کرین اور یہ انحصار جو چار مذہب پر ہوا یہ الہام الہی سے ہوا ہی کہ جمیع علما کے دلون مین اللہ جل شانہ نے

ڈال دیا ورنہ یہ نہین ممکن تھا کہ تمام علماء عرب و عجم ایک بات پر متفق ہون آپ کو
مولانا شاہ ولی اللہ اور مولانا شیخ احمد جو اولیاء کرام مین سے تھے فرماتے ہین
کہ یہ انحصار مذاہب اربعہ ایک سرہی اسرار الٰہی سے کہ بلا وجہ دلیل اسکو قبول کرنا چاہیے
یہ طاقت کسیکو نہین کہ دلیل اوسکی بیان کرے الا ما شاء اللہ پس ان توجیہات
مذکورہ سے انحصار مذہب اربعہ کی وجہ مثل آفتاب روشن کے ظاہر ہوتی ہے
لیکن جنکی آنکھ آفتاب کو بھی نہ دیکھ سکے انکی بینائی کی دوا اللہ جل شانہ کے سوا
کوئی نہین کر سکتا ایسے شخصون کے حق مین دعا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اونکو نور
ایمان عطا فرماوے کہ اوسکی روشنی سے راہ راست دیکھین اور دین محمدی پر قائم رہین
آمین بعد اسکے یہ بات بھی لکھنا ضرور ہوا کہ مقلدین مذاہب اربعہ کے لوگ جو اہل سنت
وجماعت سے ہین اور فرقہ اہل سنت وجماعت ناجی ہے اور سوائے اسکے اور
جتنے فرقے ہین سب ناری ہین سو اسبات کو فصل آئندہ مین لکھتے ہین اور مدد
خدا تعالےٰ سے چاہتے ہین توکلت علیہ وھو نعم الوکیل ؎

فصل گیارھوین مقلدین مذاہب اربعہ کے اہل سنت وجماعت فرقہ ناجی ہونے اور سوائے اہل سنت کے اور فرقے ناری ہونیکے بیان مین

جانو تم اور آگاہ ہو اے برادران دین کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
بطور معجزے کے فرمایا ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم لیاتین علی امتي کما اتی علی بني اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان
منهم من اتی امه علانیة لکان في امتي من یصنع ذالك وان بني اسرائیل

تفرقت علی ثنتين وسبعين ملة وتفرق امتي علی ثلث وسبعين ملة
كلهم في النار الا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما انا عليه
واصحابي رواه الترمذي وفي رواية احمد وابي داود عن معاوية ثنتان و
سبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة وانه سيخرج في امتي اقواما
تتجارى بهم تلك الاهواء كما يتجارى الكلب لصاحبه لا يبقى منه عرق ولا
مفصل الا دخله روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت میری کے ایک زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے
مطابق وبرابر مثل مطابقت ایک جوتی کے ساتھ دوسری جوتی کے یہان تک کہ
اگر اونمین سے کوئی آیا تھا اپنی مان پاس علانیہ یعنی زنا کیا اوس سے البتہ ہوگا
امت میری مین بھی وہ شخص کہ کرے یہ یعنی اپنی مان سے زنا کرے اور تحقیق بنی
اسرائیل متفرق ہوے اوپر بہتر فرقون کے اور متفرق ہوگی امت میری تہتر
فرقون پر سب وہ دوزخ مین ہونگے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کہ کون ہوگا وہ گروہ
اے رسول خدا کے فرمایا وہ جس راہ پر مین ہون اور میرے اصحاب روایت کیا اسکو
ترمذی نے اور روایت احمد اور ابوداؤد کی معاویہؓ سے یہ ہی کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے
اور ایک گروہ بیچ جنت کے اور جنتی وہ ہی جو پیرو جماعت ہو اور تحقیق نکلین گے امت
میری مین کئی قوم سرایت کرینگی یعنی اثر کرینگی اونمین خواہشین بر جیسا اثر کرتی ہی
ہڑک ہڑک والے کو نہین باقی رہتی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر داخل ہوتی ہی اوسمین
وہ بیماری جو باؤلے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہو
ہڑک ایک بیماری کا نام ہی جو باؤلے کتے کے کاٹنے کے زہر سے انسان کے بدن مین
پیدا ہوتی ہی فائدہ یہ حدیث شریف فرقہ ناری اور فرقہ جنتی کی بتانیوالی ہی که

اور اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور معجزے کے اون گروہون کا
ذکر فرمایا ہی جو بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے والے تھے اور حسب بشارت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر گروہ ناری امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین
ظاہر ہوئے تفصیل اون گروہون کی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ اور مظاہر الحق
مین جناب مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور مولوی قطب الدین صاحب نے
اسطرح سے لکھی ہی کہ فرقے ناری اول معتزلہ دوم شیعہ سوم خوارج چہارم
مرجئہ پنجم نجاریہ ششم جبریہ ہفتم قدریہ ہشتم ناجیہ نہم مشبہ پھر ان
فرقون مین بھی چند فرقے ہین چنانچہ معتزلہ مین بارہ فرقے ہین یعنے [4] ازرقیہ اور [5] اباضیہ
اور [6] ثعلبیہ اور [7] حازمیہ اور [8] خلفیہ اور [9] کوزیہ اور [10] کنزیہ اور [11] معطیہ اور [12] محکمیہ اور [13] منزجیہ
اور [14] میمونیہ اور [15] اخنسیہ اور شیعہ کے بھی بارہ فرقے ہین یعنی [16] علویہ [17] زیدیہ
[18] رافضیہ [19] زیدیہ [20] عباسیہ [21] زامیہ [22] نادمیہ [23] مناسخیہ [24] لاعنیہ [25] راجعیہ
[26] مرتفیہ [27] الحاقیہ. اور خوارج کے بھی بارہ فرقے ہین جیسے [28] متربصیہ [29] متزلقیہ
[30] واردیہ [31] حرقیہ [32] مخلوقیہ [33] عبریہ [34] تابیہ [35] زنادقیہ [36] لفظیہ [37] قبریہ [38] واقفیہ
[39] متولفیہ اور مرجیہ کے بھی بارہ فرقے ہین جنکے نام یہ ہین [40] تارکیہ [41] شائبیہ
[42] راجئیہ [43] شاکیہ [44] ہیمیہ [45] عملیہ [46] منصوصیہ [47] مستثنیہ [48] اثریہ [49] بدعیہ [50] مشبہیہ
[51] حشویہ اور جبریہ کے گیارہ فرقے ہین جنکے نام یہ ہین [52] مضطریہ [53] فعالیہ [54] معیبہ
[55] بحثیہ [56] بہتیہ [57] خوفیہ [58] کسلانیہ [59] حبیہ [60] فکریہ [61] جہمیہ [62] حسبیہ اور اسیطرح سے
قدریہ کے آٹھ فرقے ہین [63] احدیہ [64] ثنویہ [65] کیسانیہ [66] شیطانیہ [67] شریکیہ
[68] متلولفیہ [69] ناکسیہ [70] ہمیہ یہ سب ملکر بہتر فرقے ہوئے اور جو فرقہ جنتی ہی کہ

جسکی شان مین لفظ ما انا علیہ واصحابی کا وارد ہوا ایک حدیث مین اور دوسری حدیث مین اوسی فرقے کو فرقہ جماعت قرار دیا ہی اوس فرقے کا نام فرقہ سنت و جماعت ہی اور فرقہ سنت و جماعت کا تقلید و اتباع سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جماعت تمام صحابہ کرام اور فقہاے عظام اور مجتہدین علام کا کرتے ہین اور بجز فرقہ سنت و جماعت کے دوسرے فرقون مین عقائد اور اصول ایمان ایک دوسرے کے برخلاف ہین اور فرقہ سنت و جماعت جنتی کے عقائد اور اصول مین بالکل باہم اختلاف نہین ہی اور جو اختلاف بعض مسائل فروع مین پایا جاتا ہی وہ بسبب اختلاف روایات احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی پس گویا یہ ایمہ مجتہدین ایک درخت کی چار شاخین ہین کہ اصل سبکی ایک اور اوپر سے علیحدہ اور ثمرہ سبکا ایک اس فرقے کے سوا دوسرا فرقہ جنتی نہین اور بھی بمقتضاے دوسری حدیث کے اس فرقہ مقلدین کا جنتی ہونا صریح ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابن مسعودؓ اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ و ذلک ان الجنۃ لا یدخلھا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی اہل الشرک الا کالشعر البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعر السوداء فی جلد الثور الاحمر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتی لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے کہا قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قبضے مین محمدؐ کی جان ہی کہ میں امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ نفس مسلمان کے بہشت مین کوئی داخل ہوگا نہین اور تم

اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال سیاہ گاے کی کہال مین یا جیسے ایک سیاہ بال
لال بیل کی کہال مین **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جتنے جنتی ہونگے
اون سب مین آدہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہونگے اور باقی آدہے مین
سب انبیا کی امت کے لوگ ہونگے پس معلوم ہوا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت
مین سب امتون سے زیادہ ہوگی **سوال** حدیث سابق سے جسمین تہتر فرقون کا ذکر ہے
اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین بہتر گروہ دوزخی اور
ایک گروہ جنتی ہے اور اس حدیث سے تمام جنتیون مین نصف جنتی ہونا حضرت کی امت کا
ثابت ہوتا ہے پس مطابقت اس حدیث اور اوس حدیث کی کیونکر ہے **جواب** دونون حدیث کی مطابقت
یون ہو سکتی ہے کہ باعتبار گنتی فرقہ و جماعت کے دوزخی فرقے زیادہ ہونگے اور آدمیون کے
شمار سے جنتی جو ایک فرقہ ہے اوسمین آدمی سب بہتر فرقے ناری سے زیادہ ہونگے
پس ایک بڑی نشانی جنتی فرقے کی یہ میرے ہاتھ آئی کہ جس فرقے کے لوگ حضرت
کی امت سے تمام ملک مین بہت ہین وہی فرقہ جنتی ہے تو سوائے فرقۂ مقلدین کے کسی فرقے
کے آدمی انسے زیادہ نہین پس مطابق فرمان عالیشان رسول حق سبحانہٗ کے مناسب
ہے اون آدمیون کو جو فرقۂ دوزخی اور فرقۂ جنتی کو نہین پہچانتے وہ اسی قاعدہ سے
بلا وسواس پہچان لین کہ جن فرقون کے آدمی مسلمانون سے عرب و عجم و روم و شام
و ہند و سندہ مین یعنی اسلام کے ملکون مین بہت ہین بس وہی فرقہ جنتیون کا ہے
اوسی فرقے مین اپنے کو داخل کرین سبحان اللہ کیا ہی پہچان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بتائی ہے کہ بے علم اور علم والے دونون اس قاعدہ سے راہ حق پا سکتے
ہین اور کوئی دوسرا کسیطرح کا دعوی کرے اوسکو ماننا مناسب نہین کیونکہ رسول

مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمادیا کہ ہماری امت کے لوگ جو اہل جماعت ہین
اور یہی جماعت کہ جسپر بہت لوگ متفق ہین وہی اہل حق کی جماعت ہین اس سے
زیادہ راہ حق پہچاننے کی دلیل تلاش کرنا کچھ ضرور نہین یہ بڑی مضبوط دلیل ہے
اور ہم بخوبی دیکھتے ہین کہ تمام عرب و عجم و روم و شام اور جہان جہان تک اہل اسلام
ہین وہ سب انہین چار سے ہوئے مقلدین مذاہب ائمہ اربعہ سے ہین اور غلبتی لوگ یہ سب ہوئے
دوسرے فرقے کے لوگ نہین ہین اسواسطے فرقۂ مقلدین ناجی ہوئے چنانچہ کہا
صاحب طحطاوی نے شرح در المختار کے کتاب الذبائح مین قال بعض المفسرین ان هذه
الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة اجتمعت اليوم فى المذاهب
الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن
كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فى ذلك الزمان فهو من
البدعة والنار انتهى کہا بعضے مفسرین نے کہ یہ فرقۂ ناجیہ کہ مسمی باہل سنت و جماعت
ہین جمع ہوئے اس زمانے مین چار مذہب مین کہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین
اور جو خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانے مین وہ اہل بدعت اور اہل نار سے ہے
اللہ تعالی ہم مومنین مقلدین کو اسی طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے آمین آمین
آمین بعد اسکے باقی رہے چند سوالون کے جواب جو اکثر لامذہب مقلدین سے کرتے ہین
اور اپنے سوالون فریب آمیز سے فتنہ و فساد مین ڈالتے ہین بس واسطے دفع فساد مفسدین
دین اور قوت پانے مقلدین دین کے ان سوالون کے جواب لکھتا ہون اور
اپنے خدائے عزوجل سے مدد چاہتا ہون ٭ حسبی اللہ نعم الوکیل
نعم المولیٰ ونعم النصیر ٭

فصل بارھوین لامذہبونکے سوالونکے جواب مین

لامذہب کا پہلا سوال بڑے تعجب کی بات ہی کہ کلمہ تو محمد رسول اللہ کا پڑھین اور مذہب حنفی مالکی شافعی حنبلی کا رکھین یہ کیسی بات ہی بتلاؤ جواب اہل مذہب کلمہ انسان کو کفر سے اسلام مین داخل کرتا ہی اور انسان جبتک حالت کفر مین رہتا ہی تب تک اوسپر احکام فروع شرعی واجب نہین ہوتے ہین مگر جب کفر سے اسلام مین آیا او وقت سے مطابق اوسی حالت کے ادائے احکام شرعی اوسپر لازم اور واجب ہوتے ہین مثلاً کوئی کافر کلمہ پڑھکر مومن ہوا تو جسوقت اوسنے کلمہ پڑھا اگر وہ کسی نماز کا وقت ہی تو اوسکو نماز پڑھنا فرض ہوگا اگر روزے کا دن ہی تو اوسوقت سے شام تک ترک کھانا پینا جماع اوسپر لازم آویگا اور اگر حالت جنابت مین ہی تو غسل اوسپر واجب ہوگا اسی طرح اتباع ایک مذہب کا مذاہب ائمہ اربعہ سے بھی قبول کرنا واجب ہوگا کیونکہ جب اسلام قبول کیا تو کل احکام شرعی کا قبول کرنا بھی اوسکو ضرور ہوگا اگر نہ قبول کریگا تو گنہگار ہوگا بلکہ اگر کسی ارکان شرعی کا انکار کریگا تو پھر کافر کا کافر ہی رہیگا مثال اسکی اسطرح پر ہی کہ ایک آدمی ملک پارس کا رہنے والا ہندوستان کے بادشاہ کا نام سنکر اونکی رعیت مین داخل ہونیکی خواہش کرکے پارس سے ہندوستان مین آکر بادشاہ کی رعیتون مین داخل ہوا جب رعیتون مین شامل ہوچکا اوسوقت اوسکو بادشاہی تحصیلدار اور نائب اور حاکم وافسر جو واسطے حفاظت رعایا کے بادشاہ کیطرف سے مقرر ہین اوراحکام سلطانی تمام رعایا کو پہونچاتے ہین حسب حکم بادشاہ کے مثل سب رعیتون کے اونکی اطاعت وفرمان برداری کرنا واجب ولازم ہی اگر وہ شخص اون تحصیلدار اور حاکم وغیرہ کی تابعداری نہین کرتا اونکے حکم کو نہین سنتا اور کہتا ہی کہ ہم بجز اطاعت بادشاہ کے دوسرے کی اطاعت نہین کرینگے

اور مثل دوسری رعیتون کے نہین ہینگے بھلا اتیلاؤ اوسپر غضب سلطانی ہوگا یا نہین اور
وہ باغیون مین گنا جاویگا یا نہین کیونکہ نائب اور حاکم تو مطابق حکم بادشاہی کے
اوس سے کام لینا چاہتے ہین اور جو حکمنامہ بادشاہ نے دیا ہی اوسی مطابق کام کراتے
ہین مگر یہ شخص ایسا سرکش ہی کہ نہین سنتا ہی پس اسواسطے اسپر ضرور خفگی
بادشاہی ہوگی کیونکہ نائب اور افسر اور حاکم کا حکم نہ ماننا عین عدول حکمی بادشاہ کی ہی
پس اسیطرح جو شخص ایمان لاوے اور احکام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نائب خدا ہین
اور امامون دین کے جو مثل نائب رسول ص کے ہین اونکو نہ مانے اور فرمان رسول خدا
اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار پر عمل نکرے یعنی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تابعداری کرو جماعت بڑی کی پس جو نکلا جماعت سے ڈالا جاویگا دوزخ مین
اور اہل سنت مین سوا مقلدین کے کسیکی جماعت بڑی نہین پس وہ شخص اتباع جماعت
کی نکریگا اور وہ منحرف احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگا اور جو منحرف احکام
رسول ص سے ہوگا اوسکے دوزخی ہونے مین شک کیا ہی پس جو شخص بذریعہ کلمہ
خوانی کے کفر کے ملک سے ملک اسلام مین داخل ہوا یعنی مومن ہوا اوسپر تابعداری
ان چار امامون سے ایک کی واجب و لازم ہوگئی کیونکہ یہ رکن دین اور محافظ احکام
رسول رب العالمین ہین ان لوگون کی تابعداری سے منحرف ہونا گویا رسول اللہ
کی تابعداری سے منحرف ہونا ہی فقط لا مذہب کا ۲ دوسرا سوال اگر ہم مطابق دین
اسلام کے عمل کرین اور اپنے تئین نسبت طرف حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی کے
نکرین بلکہ صرف اپنے تئین محمدی کہین تو کیا قباحت ہی جواب اہل مذہب سنی لا مذہب
صرف محمدی کہنے مین یہ معلوم نہین ہوتا کہ کون محمدی باغی یا فرمان بردار اور یہ بڑی قباحت ہی

کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بہت سے فرقے اپنے تئین محمدی کہتے تھے اور
کہتے ہین لیکن وہ محمدی نہین تھے اور نہین ہین چنانچہ وہ گروہ کہ زمانہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور اپنے تئین محمدی کہتے تھے اور مسلمان بھی اونکو محمدی جانتے
تھے لیکن اونکی شان مین آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ اوتری اور ایک وہ گروہ تھے جنھون نے مسجد ضرار بنائی تھی اور اپنے تئین
محمدی کہتے اور متبع رسول اللہ بنتے تھے لیکن اونکی شان مین آیہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
نازل ہوئی اور ایک گروہ وہ تھے کہ دعوی محمدی کا کرتے تھے اور حضرت کے داماد جنکا
خطاب ذی النورین تھا یعنے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور ایک گروہ
محمدی کے دعوی کرنے والے وہ تھے جنھون نے حضرت کے دوسرے داماد جنکا
خطاب مظہر العجائب والغرائب تھا یعنے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو شہید
کیا اور ایک گروہ محمدی وہ تھے جنھون نے حضرت محمد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے نواسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت حسنین اور اونکے فرزندون کو میدان
کربلا مین شہید کیا اور ایک گروہ محمدی وہ ہین جو کہتے ہین کہ بندہ اپنے عمل کے پیدا کرنے
مین آپ ہی قادر ہی اور دیدار الٰہی کے منکر ہین اور ایک گروہ محمدی وہ ہین جو کہتے ہین کہ
بندۂ مومن بسبب گناہ کے کافر ہو جاتا ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو اور ایک گروہ محمدی وہ ہین جو
کہتے ہین کہ بندۂ مومن گناہ کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکل جاتا ہی اگرچہ کفر مین نہین
داخل ہوتا ہی مگر اسلام اور کفر کے درمیان مین اور ایک حالت مین رہتا ہی اور ایک گروہ

محمدی ہین جو کہتے ہین کہ گناہ مومن کو کچھہ نقصان نہین کرتا ہی اور مومن بسبب
گناہ کے معذب نہوگا اور ایک وہ گروہ محمدی ہین جو کہتے ہین کہ کلام اللہ حادث
و مخلوق ہی اور صفات الٰہی کوئی چیز نہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین کہ کہتے ہین
کہ بندہ اپنے کام مین کچھہ اختیار نہین رکھتا ہی اور ایک وہ گروہ محمدی ہین کہ خالق کو
ساتھہ خلق کے مشابہ کرتے ہین اور جسمیت اور حلول کے قائل ہین اور ایک وہ گروہ
محمدی ہین کہ حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کو دشمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منافق جانتے ہین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا
کہتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین جو حضرت علی مرتضیٰ اور حسنینؓ کو برا کہتے ہین اور
منافق جانتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین کہ نماز تراویح کو بدعت سیئہ کہتے ہین
اور نماز مین ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو فعل یہود کا سمجھتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی
ہین کہ مقلدین ائمۂ اربعہ کو اور اونکے عالمون کو مشرک اور بدعتی کہکر اونسے سلام اور مصافحہ
ترک کرتے ہین اور اونکے پیچھے نماز نہین پڑھتے ہین اور نہ اونکو اپنی مسجدون مین نماز
پڑھنے دیتے ہین اور نہ اونکی نماز جنازہ پڑھتے ہین اور ایک وہ گروہ محمدی ہین جو
اہل سنت و جماعت ہین اور کتاب و حدیث اور اجماع اور قیاس کو دلائل شرعیہ
سمجھ کر مطابق اوسکے عمل کرتے ہین اور بخیال اشتباہ کے کہ گروہ محمدیون مذکورہ مین
جنکا ذکر اوپر ہوا نہ مل جاوین اپنے مذہب کی نسبت طرف حنفی و مالکی و شافعی و حنبلی
کے کرتے ہین اور یہی گروہ جنتی ہین سوائے انکے جتنے گروہ اوپر بیان کیے گئے وہ
سب ناری ہین پس جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بہت سے گروہ ناری اپنے تئین
محمدی کہتے ہین اور درحقیقت وہ محمدی نہین اسواسطے واجب ہوا اہل حق کو

کہ اپنے تئین فرقۂ ناریون سے نکالکر طرف فرقۂ ناجی کے نسبت کرین اور تہمت بد سے بچین اور گروہ ناجی مقلدین ائمۂ اربعہ ہین پس لازم ہی ہر مومن کو کہ اپنی ذات کو جماعت سے ناریون کی نکالکر گروہ جنتیون مین شامل کرے اور اسطرح نسبت کرے تاکہ سُننے والے جانین کہ یہ لوگ ناجی ہین اسی سبب سے یہ نسبت ضرور لازم ہوئی اب جو شخص نسبت طرف گروہ ناجیون کے نکریگا اور صرف محمدی اپنے تئین کہیگا وہ فرقہ تمام فرقون مذکورہ مین مشتبہ اور شامل رہیگا اور سُننے والا بھی نہ جانیگا کہ یہ گروہ ناجیون مین ہی یا ناریون مین اور یہ بڑی قباحت کی بات ہی فقط لا مذہب کا تیسرا سوال نسبت کرنا طرف مذہب ائمۂ اربعہ کے امر شرعی کسطرح ہی بتلاؤ جواب اہل مذہب کا سنو امی لا مذہب نسبت کرنا اپنی ذاتکو طرف اہل حق کے مقابل مین فرقۂ باطلہ کے تین دلیلون سے ضرور ہوتا ہی دلیل اول یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کو طرف ملت ابراہیم کے نسبت کیا جسکا بیان فصل دوسری مین ہو چکا ہی اگر یہ نسبت کرنا بُرا ہوتا اور امر شرعی نہوتا تو کیون رسول مقبول صلعم کو نسبت طرف ملت ابراہیم کے کرنیکا حکم ہوتا اور کیون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت طرف اتباع ملت ابراہیم علیہ السلام کے کرتے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نسبت طرف ملت ابراہیم علیہ السلام کے کی تو ہمارے واسطے بھی نسبت کرنا امر شرعی ہو گیا کیونکہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے واسطے امر شرعی ہی دوسری دلیل یہ ہی کہ مطلق نسبت کرنیکی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی ہی آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھبیسوین پارہ سورۂ حجرات مین ہ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

ترجمہ اے آدمیو تحقیق ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے یعنی آدمؑ اور حوا سے اور رکھین تمھاری ذاتین اور گوتین تا آپسمین پہچان ہو فائدہ اس آیت شریفہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے ذات و نسب کو واسطے پہچان کے بنایا ہی کہ اگر ایک نام کے دو یا تین یا چار انسان ہون تو وقت تذکرہ کے جب تک اون نامون کے ساتھ اونکی ذات و نسبت نہ بتائی جائے تب تک کوئی پہچان نہین سکیگا کہ کسکا ذکر ہی جیسے چار آدمیونکا نام عبداللہ ہوا اور ایک عبداللہ ہاشمی اور دوسرا قریشی اور تیسرا تمیمی اور چوتھا انصاری ہی پس جب تک وقت ذکر کے یہ نہ کہا جائے کہ عبداللہ ہاشمی یا عبداللہ قریشی یا عبداللہ تمیمی نے ایسا کہا تو پہچان کبھی نہو سکیگی اور نسبت چند طرح پر ہی کبھی نسبت قوم اور آبا و اجداد کی طرف جیسے شیخ سید مغل پٹھان قریشی ہاشمی تیمی انصاری اور کبھی نبیون کی طرف ہوتی ہی جیسے موسوی عیسوی داؤدی محمدی اور کبھی نسبت طرف ملک و مولد کے ہوتی ہی جیسے عربی عجمی ہندی سندی اور کبھی نسبت طرف پیشے کے ہوتی ہی جیسے قدوری اور حلوائی اور کبھی مذہب کی طرف ہوتی ہی جیسے معتزلی اور رافضی اور خارجی اور کبھی اپنے مرشد کی طرف جیسے قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اور کبھی اپنے مقتدا کی طرف ہوتی ہی جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی و علی ہذا القیاس اور اکثر قاعدہ نسبت کرنیکا یہ ہی کہ جسکی طرف نسبت کرینگے اوس نام کے بعد ایک یائے نسبتی زیادہ کرینگے جیسے ہاشمی اور عجمی اور انصاری وغیرہ اگر نسبت کرنا برا ہوتا تو بڑی قباحت لازم آتی اور اکثر حدیثون کی سند نہ ملتی اور بہت راویون کا ٹھکانا نہ ملتا کیونکہ اکثر راویون کے ایک ہی نام ہین مگر اونکا ٹھکانا اور پہچان صرف نسبت سے ملتا ہی اور یہ بات سے محدثین بخوبی واقف ہین پس واسطے شناخت و ضرورت کے نسبت کرنا امر شرعی ہوا علی الخصوص اسوقت کیونکہ دین محمدی مین تہتر فرقے

ہوئے ہین اور وہ تمین بہتر ناری اور ایک ناجی ہی اور ہر ایک فرقہ اپنے تئین محمدی کہتا
ہی تو ہم لوگون کو نسبت کرنا طرف اون گروہ محمدی کے جو کہ ناجی ہی لازم اور
واجب ہی تا کہ فرقہ ناریون مین شامل نہو جاوین اور فرقہ ناجی کی نسبت گیارہ سو
برس سے انہین چار ائمہ مجتہدین کی طرف یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی کے ہوتی
آئی ہی پس جب قرآن مجید سے نسبت کرنا طرف ذات کے واسطے شناخت کے
ثابت ہوا اور انعام آلہی سے شمار کیا گیا تو جو چیز قرآن سے ثابت ہوا اور خدا تعالی
کی نعمتون سے ٹھیرے وہ امر شرعی ہی اوسکا انکار کرنا کفران نعمت ہی تیسری دلیل
یہ ہی کہ اہل ایمان کو لازم اور واجب ہی کہ تہمت کے مقام سے اپنے تئین بچاوے
اور اگر کبھی کسیکی بدگمانی یا تہمت لگانیکا خیال ہو تو اوس تہمت کو اپنے اوپر سے دفع
کرے ایسا نہ کہے کہ خدا ہماری بھلائی برائی کو دیکھنے والا ہی کسیکی بدگمانی سے کیا ہوتا ہی
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کو تہمت کے مقام سے بچایا ہی حدیث
شریف مین آیا ہی کہ ایکبار حضرت صفیہؓ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات
کو آئین اور حضرت مسجد مین رمضان شریف کے مہینے مین اعتکاف کو بیٹھے تھے
حضرت کی بی بی موصوفہ حضرت سے بات چیت کرتی رہین جب رات زیادہ گئی دو نصاری
سے ملے حضرت نے اونسے فرمایا کہ یہ میری بی بی ہین اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان
مت ہو جیو انصاریون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل
ہی حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح سے پھرتا ہی جیسے خون اسواسطے
مین ڈرا کہ شیطان تمھارے دلمین بدگمانی ڈالے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بدگمانی سے اپنے کو بچاوے اور جو شخص اسوقت صرف

اپنے کو محمدی کہیگا اوسپر بدگمانی ہوگی اور تہمت بُری لگیگی کیونکہ تہتر فرقے گروہ محمدی
سے تاری ہین پس محمدی کہنے والے کس گروہ مین ہین معلوم نہوگا پس واسطے
دفع تہمت بدکے نسبت کرنا طرف گروہ ناجیون کے واجب ہوا اور فعل رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم جو مذکور ہوا تہمت سے بچنے کے لیے بڑی دلیل ہی اور جب تہمت سے
بچنا امر شرعی ہو تو جو چیز تہمت کو دور کرے اوسکا قبول کرنا بھی امر شرعی ہوا پس
اسوقت مین اگر ہم اپنی نسبت طرف حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی کے نکرین اور اپنے
تئین محمدی کہین تو ہمکو اس تہمت کا دفع کرنا کسی صورت سے نہین ہو سکتا اور اگر ہم
اپنے اوپر سے تہمت کو دفع نکرین تو بھی خلاف حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتا ہی اور
خلاف حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کرنا مسلمان کا کام نہین اس لیے نسبت کرنا
طرف اہل حق کے امر شرعی ہوا بفضلہ تعالی لا مذہب کا چوتھا **سوال** ان چار
فرقون یعنے فرقۂ حنفی و فرقۂ مالکی و فرقۂ شافعی و فرقۂ حنبلی کو جو فرقہ ناجی کہتے ہو کسطرح
ہو سکتا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ایک ہی فرقہ ناجی ثابت ہوتا ہی
جواب اہل مذہب سنو اے لا مذہب ان چار مذہب والون کو جو تم چار فرقے سمجھتے
ہو یہ بڑی غلطی مین پڑے ہو کیونکہ فرقے سے یہان یہ مراد ہی جنکے اصول دین و عقائد
مختلف ہون جیسے معتزلہ رافضی خارجی ناصبی وغیرہا اور یہ چار مذہب والے ایک
دوسرے سے اصول مسائل عقائد مین متفرق وجدا نہین ہین بلکہ باہم شامل ہین
کیونکہ اصل اصول ائمہ مجتہدین اربعہ کا مسائل دین نکالنا قرآن اور حدیث اور اجماع اور
قیاس سے ہی تو بڑی اصل ان چارون کی قرآن اور حدیث ہی اور ان لوگون کو قرآن
و حدیث سے جو معلوم ہوتا ہی اوسپر عمل کرتے ہین اور لوگون کو اوسپر عمل کرنیکا حکم کرتے ہین

اور جس چیز مین دلیل قطعی قرآن وحدیث سے نہین ملتی ہی اوس چیز کے ثبوت کو
اجماع صحابہ اور اقوال وفعال صحابہ کرام رضی سے تلاش کرتے ہین اگر اوسمین بھی اوسکا
نشان نہین پاتے تو اپنی رائے کو دخل دیکر دوسرے مسائل پر جو کہ مطابق حکم قرآن وحدیث
کے ہو قیاس کرتے ہین اور اسمین اگر صواب کو پہونچتے ہین تو دونا ثواب پاتے ہین
اور اگر بمقتضائے بشریت خطا کرتے ہین تو بھی ایک ثواب پاتے ہین بموجب فرمان رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا حکم الحاکم
فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حکم واجتهد فاخطأ فله اجر بخاری
اور مسلم مین عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم نے کسی مسئلے مین حکم
کیا اور مقدور بھر اوس مسئلے کی دریافت مین محنت اور کوشش کی اور ٹھیک بات مطابق
واقع کے پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین ایک محنت کا دوسرا ٹھیک بات پا جانے کا
اور جب حاکم نے حکم کیا اور مقدور بھر اوسمین کوشش بھی کی پھر اوسمین چوک
گیا یعنے حق بات نہ معلوم ہوئی تو بھی اوسکو ایک ثواب ہی یعنے
محنت کا غرض اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر حاکم یا قاضی حکم دینے مین چوک جاوے
تب بھی اوسکو سوائے ثواب کے عذاب نہ ملیگا اور اصل قیاس کی حدیث صحیح سے ثابت ہی
حدیث مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت معاذ رضی کو یمن کا امیر کر کے بھیجنے
لگے تو آپ نے پوچھا کہ تم حکم مسائل مین کسطرح دوگے اونھون نے کہا کہ مطابق حکم
قرآن کے فرمایا اگر نہ پاؤ تم قرآن مین کہا حکم دونگا مطابق حدیث کے فرمایا اگر نہ پاؤ حدیث
مین کہا حکم دونگا مطابق اپنی رائے کے اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حمد اور ثنا خدا تعالیٰ کا جسنے توفیق دی اپنے رسول کے رسول کو پس اسی حکم

کے موافق ان چارون امامون نے بھی جس مسئلے کو قرآن وحدیث و آثار صحابہ
مین صریح نہین پایا اوسمین اپنے اجتہاد سے قیاس کیا ہو اور حکم دیا ہو اور یہ چارون
امام بڑے عالم اور مجتہد تھے کہ جنکو علم نبوت سے حصہ ملا تھا اور قرب زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین اور قرون ثلثہ مین تھے اور جب اصل انکی ایک ٹھہری تو انکو ایک ہی
کہنا چاہیے جیسے کہ ایک باپ کے چار بیٹے اگرچہ رنگ اور وضع اور طبع مین مختلف ہون
لیکن بسبب اصل کے ایک ہی کہلاوینگے یا جیسے ایک درخت کی چار شاخین ہین اگرچہ
پتّا اور پھول کسیکا چھوٹا یا اوسط یا بڑا ہو مگر وہ چار شاخین ایک ہی درخت کی کہلاوینگی
اور پھل سبکا ایک ہی ہوگا یا جیسے ایک مکان کے چار دروازے یا ایک بادشاہ کے
چار وزیر اگرچہ مختلف الوضع ہون لیکن ایک ہی فرقہ کہلائے جاوینگے اسیطرح سے
کوئی فرقے والے ہون لیکن جب ایک کام مین شریک ہون تو ایک ہی فرقے کے
لوگ ہونگے اور ان چار امامون مین جو کچھ اختلاف ہی یہ کچھ اختلاف اصول نہین بلکہ جزئی
ہی اور جزئی اختلاف سے فرقہ نہین بدلتا دیکھو نورباف کتنی قسم کے ہین کوئی کمخواب
کوئی ساٹن کوئی مشرو کوئی سادہ کپڑا کوئی ریشمی بُنتا ہی لیکن چونکہ بُننا اصل ہی اسواسطے
سب فرقے نورباف کہلاتے ہین اسیطرح سے یہ چار امام بھی مسائل نکالنے مین ایک ہی
اصل کے پیرو ہین اور اکثر وجوب فرائض مین شریک ہین پس انکو چار فرقے کس طرح
کہا جاویگا یہ تو ایک ہی فرقہ ہی جو انکو چار فرقے کہے وہ محض بے علم ہی حتی کہ فرقہ کے
معنی سے بھی واقف نہین اللہ تعالے ایسی غلط فہمی سے بچاوے آمین آمین لا مذہب کا

پانچوان سوال اگر یہ چارون مذہب حق ہین تو تعین مذہب واحد کیونکر واجب
ہوا ہم اگر چارون پر چلین تو کیا قباحت ہی **جواب** اہل مذہب سنو اہی لا مذہب

تمھارے اس سوال کا جواب تین طرح پر ہی طرح اول یہ ہی کہ اگر تم چارونپر چلوگے
تو یہ ہمکو بتادو کہ اپنی نسبت کسطرف کروگے نسبت تو ایک ہی طرف ہوتی ہی چار طرف
نہین ہوسکتی اور نسبت کرنا جو امر شرعی ہی یہ تیسرے سوال کے جواب مین ثابت کرچکا ہون
پس اگر نسبت چارونکی طرف نہو سکے تو پھر تمھارا چارونپر چلنا کسطرح ثابت ہوگا مگر
یہ خیال باطل ہوا مناسب ہی کہ توبہ کرو ایسے عقیدے سے اور مدد مانگو خدا سے کہ تمھا
عقیدہ اچھا ہو اور جب تم نسبت چارون طرف نکر سکے تو ضرور ہوا تعین واحد
کیونکہ واحد کی طرف نسبت ہماری بخوبی ہوسکے گی اور اصل ہمکو نسبت ہی کرنا ہی
تو جسمین ہماری نسبت طرف اہل حق کے ہو وہی امر واجب ہی دوسری
طرح وجوب کی یہ ہی کہ جب مذہب کے معنی راہ دین محمدی ہی جسکا ذکر فصل اول مین
ہوچکا تو یہ چار مذہب چار راہین دین محمدی کی ٹھہرین تو جو شخص راہ دین محمدی پر
چلیگا وہ ایک ہی راہ پر چلیگا چار راہ سے چل نہین سکیگا پس جب چار راہون پہ
چلنا نہین ہوسکتا تو ضرور ہوا کہ چلنے والا ایک ہی راہ پر چلیگا ہان ایک صورت سے
یہ ہوسکتی ہی کہ ایک راہ سے چلکر دین محمدی مین داخل ہو اور پھر وہان سے پھرے
اور دوسرے راستے سے چلکر دوبارہ دین محمدی مین جائے اسیطرح سے البتہ ہر
راہ پر چل سکتا ہی لیکن اسمین ایک قباحت عظیم ہی کہ انسان دین مین داخل ہوکر اگر
دین سے پھرا تو کافر ہوگیا پس دین مین داخل ہوکر کون پھریگا اسلام کا تو یہ کام
نہین اگر لامذہبی اختیار کرے تو کرسکتا ہی ہم مقلدون کو خداتعالی ایک ہی راہ پر
چلنے کی توفیق بخشے ٭ تیسرا جواب یہ ہی کہ اللہ تعالی نے دسوین پارہ سورۂ توبہ
مین فرمایا ہی اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

يُحِلُّونَهُ عَامًا وَّيُحَرِّمُونَهُ عَامًا الآیہ خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہی کہ
بندۂ مومن جس چیز کو تحقیق حلال جانے ہمیشہ حلال ہی جانتا رہے بلاوجہ اور بلا
دلیل حرمت اوسکو حرام نجانے اور جسکو حرام اعتقاد کرے اوسکو ہمیشہ حرام ہی کہتا
رہے بلاوجہ حلت اوسکو حلال نکہے ایسا نکرے کہ ایک دفع ایک چیز کو حلال اور اوسیکو
بلاسبب حرمت دوسری دفع حرام کہے یہ نشانی کافرون کی ہی جیسا کہ وہ ہمیشہ کیا
کرتے تھے اس آیت سے خداتعالی نے مسلمان کو ایسی بات سے منع کیا ہی پس
جو شخص کہتا ہی کہ ہم کبھی حنفی کی راہ پر چلین گے اور کبھی مالکی کی راہ پر اور کبھی شافعی
کی راہ پر اور کبھی حنبلی ہونگے تو ایسے شخص کو ضرور ہوا کہ مطلب اس آیت کریمہ کا سمجھے
اور غور کرے اور مصداق خصلت کفار يُحِلُّونَهُ عَامًا وَّيُحَرِّمُونَهُ عَامًا نہ ٹھہرے اسلیے
کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ ائمہ مجتہدین دینی مسائل جزئیہ مین اختلاف کیا ہی مثلاً
امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک دریائی جانورون مین بجز مچھلی کے اور کوئی دوسرا
جانور حلال نہین اور امام شافعی رح کے نزدیک بجز انسان اور خنزیر اور کتے دریائی
کے جتنی چیزین دریا مین پیدا ہوتی ہین اور دریا مین رہتی ہین وہ سب حلال ہین اور
امام اعظم رح گھوڑے کے گوشت کو حلال اور امام شافعی حرام کہتے ہین اور سبب اس اختلاف
کا یہ ہی کہ ان چیزون مین دلیل قطعی کسیکے پاس نہین مگر دلائل ظنی سے اور بحکم
حدیث شریعت مختلفہ کے اجتہاد کرکے کسی نے حلال و کسی نے حرام جانا مگر
دونون صاحب کا اجتہاد باعث ثواب کا ہی پس جو شخص حنفی ہی اوسکو چاہیے
کہ امام ابوحنیفہ رح نے مطابق قرآن اور حدیث اور اجماع و قیاس کے جس چیز کو حلال
جانا ہی اور کہا ہی یا جس چیز کو حرام کہا ہی اوسکو بھی ہمیشہ مطابق حکم اونھین کے

حلال یا حرام جانتا ہے اسیطرح جو شافعی مذہب ہے اوسکو بھی واجب ہے جو چیز شافعی نے حلال یا حرام جانی ہے اوسکے مطابق حلال یا حرام جانتا ہے اسی طرح ہر شخص کو لازم اور واجب ہے کہ اپنے امام کی اتباع پوری پوری کرے جو برخلاف اسکے کریگا اور کبھی حنفی اور کبھی مالکی اور کبھی شافعی بنیگا تو ضرور ہے کہ وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھیگا کسی وقت شافعی بنکر تمام دریائی جانورون کو حلال جانیگا اور کھاویگا اور کسی وقت حنفی بنکر سواے مچھلی کے سب دریائی جانورونکو حرام کہیگا تو ایسے شخص پر حکم آیت مذکورہ کا صادق آویگا کیونکہ ایک ہی چیز کو کبھی حلال کہتا ہے اور کبھی حرام اور خداتعالی ایسے کام کو خصلت کفار کی فرماتا ہے اور مومنونکو ایسے کام سے منع فرماتا ہے تو مطابق حکم آیت مذکورہ کے تعین مذہب واحد ضرور ہوا کیونکہ بجز تعین اتباع مذہب واحد اس آیت کے حکم سے بری نہین ہوسکتے اسی سبب سے تعین مذہب واحد کو واجب جانتے ہین جو شخص واجب جانے وہ فاسق ہے خداوند تعالی ہم مقلدین کو ایسے آفات سے بچاوے آمین یارب العالمین **لامذہب کا چھٹا سوال** تعین مذہب واحد واجب کس طرح سے ہے واجب کی تعریف تو یہ ہے الواجب ما اوجبه الشارع صراحة یعنے واجب وہ ہے جسکو واجب کرے شارع بالتصریح **جواب اہل مذہب** سنو اے لامذہب جو تمنے واجب کی تعریف بیان کی وہ تعریف فرض کی ہے اور اگر اوسیکو تم واجب کی تعریف جانتے ہو تو فرض کسکو کہتے ہین اوسکی تعریف بتلاؤ لیکن ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ تم فرض و واجب مین فرق نہین کرسکتے ہو اگر فرق کرسکتے تو یہ سوال نہین کرتے کیونکہ شارع علیہ السلام کا حکم دو طرح پر ہے ایک صراحتًا دوسرا کنایتًا جو حکم صریح ہے اوسکو دلیل قطعی کہتے ہین اوس سے حکم فعل جس چیز کا ثابت ہو

وہ فرض ہی اور جو حکم کہ کنایتاً ہی یعنی صریح نہین ثابت ہوتا ہی لیکن ظن سے
ثابت ہوتا ہی وہی واجب ہی تعریف ہر ایک کی یہ ہی قالت الحنفیۃ الفرض
ما ثبت بدلیل قطعی ویثاب فاعلہ ویعاقب تارکہ و یکفر
منکرہ والواجب ما ثبت بدلیل ظنی ویثاب فاعلہ ویعاقب
تارکہ ولا یکفر منکرہ والمندوب ما یثاب فاعلہ و
لا یعاقب تارکہ والحرام ما ثبت بدلیل قطعی ویثاب تارکہ ویعاقب
فاعلہ ویکفر منکرہ والمکروہ ما ثبت بدلیل ظنی و یمدح
تارکہ ویذم فاعلہ والمباح ما لا یتعلق بفعلہ وترکہ مدح ولا ذم
ترجمہ کہا علماے حنفیہ نے فرض وہ ہی جو حکم ثابت ہو دلیل قطعی سے اور ثواب دیا
جاوے فاعل وسکا اور عذاب کیا جاوے تارک اوسکا اور کافر ہووے منکر اوسکا او
واجب وہ ہی جو حکم ثابت ہو دلیل ظنی سے اور ثواب پاوے فاعل وسکا اور عذاب
پاوے تارک اوسکا اور نہ کافر ہووے منکر اوسکا اور مندوب وہ ہی جو ثواب پاوے
فاعل اوسکا اور نہ عذاب پاوے تارک اوسکا اور حرام وہ ہی جو ثابت ہو دلیل قطعی
سے اور ثواب دیا جاوے تارک اوسکا اور عذاب کیا جاوے فاعل وسکا اور کافر
ہووے منکر اوسکا اور مکروہ وہ ہی جو ثابت ہو دلیل ظنی سے اور ممدوح ہو تارک
اوسکا اور مذموم ہو فاعل اوسکا اور مباح وہ ہی کہ نہ متعلق ہو ساتھ فعل اور
ترک اوسکے کے مدح اور نہ ذم ہی پس جب فرض اور واجب کی تصریح ہو چکی تو جانو کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون حکم اس آیت
کا اگرچہ عام ہی خاص نہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیریت تین قرنون کی

فرمائی اور بعد تین قرون کے زمانہ شر کی خبر فرمائی پس اوسی تین زمانہ خیر مین مذاہب
اربعہ نے رواج پایا اور اجماع امت ان چارون مذہب پر قرار پایا اور علماے کبار
عرب وعجم نے اسی آیت سے وجوب اتباع ائمہ کو نکالا ہی کیونکہ اس آیت کے مضمون
مین اگرچہ صریح یہ حکم نہین ثابت ہوتا لیکن ظن سے وجوب اسکا پایا جاتا ہی اور
جو چیز ظن سے ثابت ہووہی واجب ہوتی ہی اسواسطے مین تعین مذہب اربعہ
کو واجب کہتا ہون **لامذہب کا ساتوان سوال** تمام علماے عرب وعجم نے
اتباع مذہب اربعہ پر اجماع نہین کیا ہی کیونکہ ملک اسیر والے مذہب کو نہین مانتے اور
ہند مین بھی بعضے بعضے عالم مذہب نہین مانتے تو کسطرح اتفاق جمیع علما کا اتباع
مذہب پر ہوا **جواب اہل مذہب** سنو اے لامذہب یہ جو تمنے کہا بڑی غلطی
کی بات ہی کیونکہ جن لوگون نے اختلاف کیا ہی اتباع مذہب کے وجوب مین وہ کے آدمی
ہین اور جن لوگون نے اتفاق کیا ہی وہ کتنے ہین اور جو لوگ مذہب کو واجب کہتے
ہین اور جو لوگ واجب نہین کہتے ہین اگر ان لوگون کا حساب کیا جائے تو شاید للکھ
مذہب پر قائم رہنے والون اور مذہب کو واجب جاننے والون مین ایک مذہب کا
واجب نہ جاننیوالا ملے یا نہ ملے ہمین بھی شک ہی بالفرض اگر ایک ہوا تو بھی لاکھ
کے سامنے ایک کی کیا حقیقت ہی اور لاکھ آدمی کے سامنے اوسکے قول کی کیا سند
ہان وہ شاذ کہا جائیگا اور الشاذ کالمعدوم ہی علاوہ برین ہمارے دین کے
ملک مین جسکی تعریف خداتعالی خود فرماتا ہی اور اوسکو بلد الامین خطاب کرتا ہی یعنے
مکہ معظمہ مین یہ چار مذہب کے عالم لوگ اور مقلدین انکے موجود ہین اور وہان کے عالمون
مین کسیکا اختلاف اتباع مذہب کے وجوب مین پایا نہین جاتا اور جس شہر کی تعریف رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا ترجمہ تحقیق دین سمٹ آویگا طرف حجاز کے جیسا سمٹ آتا ہے سانپ اپنے سوراخ مین فائدہ حجاز مکے سے مدینے تک کو کہتے ہین اور یہی دونون دین کے شہر ہین اور وہین سے دین پیدا ہوا ہے اور پھیلا ہے اور آخر کو وہین باقی رہیگا پس جب مکے اور مدینے مین اور روم اور شام اور بلخ اور بخارا اور مصر اور عراق اور سوا انکے جو بڑے بڑے ملک اسلام کے ہین اونمین کسی عالم کا اختلاف اتباع مذاہب اربعہ کے وجوب مین نہین ہوا تو بیچارے اسیر والون کو کون پوچھتا ہے علاوہ برین اسیر مدینے کے پورب طرف واقع ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورب سے دجال اور اوسکے گروہ نکلینگے پس ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث اسیر والون کی شان مین ہو اور عبد اللہ وہابی جو مکے والون کو مشرک کہتا تھا وہ بھی اوسی ملک کا باشندہ تھا پس جو لوگ اونہین کے گروہ مین داخل رہنے کا ارادہ کرینگے وہ البتہ اونکی دلیل قبول کرینگے اور ہم تو ہمیشہ خدا سے دعا کرتے ہین کہ مکے اور مدینے کے رہنے والون مین گنے جائین اور جو بعضے بعضے ہند کے کٹھ ملا لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل ہین اونھین نے اتباع مذاہب مین اختلاف کیا ہے اونکو کون پوچھتا ہے اور اونکی بات کو کون قبول کرتا ہے ہان جو بڑے بڑے عالم ملک ہند مین تھے جن سے ملک ہند مین علم جاری ہوا اور علم حدیث عرب سے ہند مین آیا اگر وہ لوگ اختلاف کرتے تو بھی ایکبات تھی مگر اون لوگون نے مثل علماے عرب کے اتباع مذاہب اربعہ کو واجب کہا ہے چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور مولانا عبد العلی بحر العلوم اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور سوا انکے اسیطرح سے جو بڑے بڑے عالم ہند مین

ہین اون لوگون سنے وجوب اتباع مذہب پر اتفاق کیا ہی اور ہم مقلدین کو
بڑہی جماعت کی تابعداری کرنا واجب ہی کیونکہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ترجمہ پیروی کرو تم بڑی
جماعت کی پس تحقیق جو جدا ہوا جماعت سے ڈالا جاویگا آگ مین پس مطابق فرمان
عالیشان رسول حق سبحانہ کے ہم لوگ اتباع سواد اعظم کی کرتے ہین اور بڑی جماعت
سواے مقلدین ائمہ اربعہ کے کسی اور فرقے والے کی نہین ہی جیسا کہ مشاہدہ مین آتا ہی
لامذہب کا آٹھوان سوال اتباع مذاہب ائمہ اربعہ کو کس عالم نے اور کون سی
کتاب مین واجب لکھا ہی جواب اہل مذہب سنو ای لامذہب اتباع مذاہب ائمہ
اربعہ کو علماے سلف سے آج تک سبھی واجب کہتے آئے ہین اگر سبکا نام لکھون
تو صرف اونکے نام ہی سے ایک کتاب بڑی ہو جاوے اور جن کتابون مین اتباع
مذاہب اربعہ کو واجب لکھا ہی وہ بھی بہت ہین لیکن چند عالمون اور چند کتابون کا
نام لکھتا ہون تا کہ تم واقف ہو جاؤ ابن حجر مکی شافعی رحمہ نے اپنی کتاب فتح المبین شرح
اربعین مین اور ابراہیم مالکی رحمہ نے اپنی کتاب فتوحات وہبیہ شرح اربعین نوویہ مین اور شیخ
ابن ہمام کمال الدین رحمہ نے اپنی کتاب تحریر الوصول مین اور امام سنوانی رحمہ نے شرح
منہاج الوصول مین اور مولانا شیخ احمد رحمہ نے تفسیر احمدی مین اور مولانا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی رحمہ نے اپنی کتاب انصاف اور کتاب عقد الجید مین اور مولانا شیخ عبد الحق
محدث دہلوی رحمہ نے اپنی کتاب شرح سفر السعادت مین اور شیخ عبد الوہاب مالکی رحمہ نے
اپنی کتاب میزان مین اور حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی رحمہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم
مین اور قاضی ثناء اللہ رحمہ نے اپنی کتاب تفسیر مظہری مین اور صاحب بحر الرائق رحمہ نے

اپنی کتاب اشباہ مین اور شامی نے شرح درالمختار مین اور صاحب درالمختار نے اپنی کتاب
درمختار مین اور ابوبکر رازی نے اپنی کتاب نقایہ مین اور قہستانی نے شرح مختصر الوقایہ
مین اور مولانا شاہ عبدالعزیز نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین اور سوالات عشرہ مین اور
صاحب قنیہ نے اپنی کتاب مین اور مولانا سیوطی نے جزیل المذاہب مین اور جلال الدین
محلی نے شرح جمع الجوامع مین اور صاحب ترویج نے اپنی کتاب مین اور ملا علی قاری
نے اپنی کتاب مین اور صاحب خزانة الروایات نے اپنی کتاب مین اور مولانا بحر العلوم
نے شرح تحریر ابن ہمام مین اور اسیطرح سے بہت سے عالمون نے اپنی اپنی کتاب مین
اتباع مذاہب ائمہ اربعہ وتعین مذہب احد کو واجب لکھا ہی اور جو خلاف ان مذاہب
اربعہ کے ہی اونکو فرقہ ناریون مین اور بدعتیون مین داخل کیا ہی لامذہب کا
نواں سوال آپ نے صرف عالمونکا اور کتابون کا نام ہی لکھا مگر اون کتابونکی
عبارت نہین لکھی اور بے عبارت لکھے ہم لوگ کسطرح سے اعتبار کرین کہ آپ کا
لکھا سچ ہی یا نہین جوابِ اہل مذہب سنو اے لامذہب اگر مین کتابون مذکورہ
کی تمام دلیلین اس کتاب مین داخل کرون تو یہ کتاب بہت طول ہو جاویگی اور اگر
صرف عربی عبارت ہی اونکی لکھی جاوے تو اوس سے فائدہ عام مومنین متصور نہین
ہی لہذا مختصر اون عبارتون کا صرف ترجمہ اردو زبان مین لکھے دیتا ہون تاکہ جمیع
مومنین کو فائدہ تامہ ہو ؂ کہا ابراہیم مالکی محدث نے اپنی کتاب فتوحات وہبیہ شرح
اربعین نوویہ مین کہ زمانۂ صحابہؓ مین تقلید نتھی مگر بعد زمانہ صحابہؓ کے تقلید واجب ہوئی
مگر سوائے ان چار امامون کے کہ وہ امام ابوحنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ اور حنبلؒ ہین
اور کسیکی نہین اور ایسا ہی کہا ابن حجر مکی شافعی نے کتاب فتح المبین شرح اربعین کی

اٹھائیسوین حدیث کی شرح مین کہ تقلید نہ تھی زمانے مین صحابہؓ کے مگر واجب ہوئی
تقلید ان چار امامون کی اور سوائے انکے اور کسیکی تقلید جائز نہین اور کہا نہایۃ المراد
شرح مقدمۂ ابن عماد مین کہ زمانے ہمارے مین تحقیق منحصر ہوئی تقلید ان مذاہب
اربعہ مین اور کہا شیخ کمال الدین ابن ہمامؒ نے تحریر الوصول مین کہ نہین واجب تقلید
کسیکی سوائے ان مذاہب اربعہ کے اور کہا شیخ احمدؒ نے تفسیر احمدی مین فَفَهَّمْنَاهَا
سُلَيْمَانَ جو آیت قرآنی ہی اوسکی تفسیر مین ٭ قد وقع الاجماع علے ان الاتباع
انما یجوز للائمۃ الاربعۃ ترجمہ تحقیق ٹھہر گیا اجماع اسبات پر کہ اتباع نہین
جائز مگر ان چار امامون کی اور قاضی ثناء اللہؒ نے تفسیر مظہری مین تحت آیت اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے تحریر فرمایا ہی فان اهل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد
القرون الثلثۃ او الاربعۃ علے اربعۃ مذاهب ولم یبق فی الفروع سوا
هذه المذاهب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علے بطلان قول
یخالف کلهم فقد قال الله تعالی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا
تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ترجمہ کہ تحقیق اہل سنت وجماعت فرقہ
فرقہ ہوگئے بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کے اوپر چار مذہب کے اور نہ باقی رہا کوئی مذہب
مسائل مین سوائے ان مذاہب اربعہ کے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر
باطل ہونے اوس قول کے جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے فرمایا اللہ تعالی نے جو تابعداری نہ
کرے سوائے راہ مومنون کے تو ہم پھیرینگے اوسکو اوسطرف جدھر پھرا اور ہم
ڈالینگے اوسکو جہنم مین اور وہ بُری جگہہ ہی اور کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نے شرح سفر السعادت مین کہ مصلحت اور بہتری دین محمدی کی تابعداری مین ان

چار مذہب کے ہی اور کہا مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب انصاف
اور عقد الجید مین کہ اتباع مذاہب اربعہ جو رائج ہوا ہی بعد دو سو برس کے واجب ہی قبول
کرنا اوسکا اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے کتاب میزان الصغری مین کہ جو شخص نہین
پہونچا ہی مرتبے اجتہاد کو اوسپر واجب ہی تقلید ائمہ اربعہ کی کیونکہ اسی مین راہ ہدایت
کی ہی اور کہا انہی صاحب نے کتاب میزان الشعرانی کے صفحہ چوبیس مین کہ غیر مجتہد
کو تقلید مذہب معین کی واجب ہی تاکہ نہ پڑے گمراہی مین اور اوسی کتاب کے صفحہ
اڑتیس مین لکھا ہی کہ تھے سید علی الخواص حکم کرتے جب کوئی پوچھتا تقلید مذہب
معین کو کہ ہان واجب ہی اور اوسی کتاب کے صفحہ اڑسٹھ مین لکھا ہی کہ تمام علما نے
تصریح کردی ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب ہی غیر مجتہد پر اور کتاب تحریر الوصول
مین لکھا ہی کہ جائز نہین عامی کو یہ کہ تقلید کرے صحابہؓ کی بلکہ اوسپر واجب ہی کہ
تقلید کرے اونکی جنھون نے قواعد دین کے درست کیے یعنی حنفی مالکی شافعی
حنبلی کی اور محی الدین نووی نے کتاب روضۃ الطالبین مین لکھا ہی کہ ختم ہوگیا
مرتبہ اجتہاد کا ان ائمہ اربعہ پر اور واجب ہوگئی تقلید اونکی پس جسکا جی چاہے جس
مذہب کو اختیار کرے اور مولانا عبد العلی بحر العلوم نے شرح تحریر ابن ہمام مین لکھا ہی
غیر مجتہد پر واجب ہی تقلید ائمہ اربعہ کی پس اسیطرح سے تمام علماے سلف نے
اس مذاہب اربعہ کی اتباع کو واجب لکھا ہی پس مناسب ہی جمیع مومنین کو کہ اس
اتباع کو موجب راہ نجات کا جان کر اور اس چار مذہب کے قرار پانیکو مرضی الٰہی اور
خوشنودی حضرت رسالت پناہی سمجھکر اس مذاہب اربعہ کی اتباع پر قائم اور مستعد
رہین اور لامذہب نہ بنین او لامذہبون کے فریبون سے اپنی جان اور ایمان کو بچاتے رہین

ایسا نہو کہ انکے فریب مین آکر دین و ایمان کو برباد کرین اللہ ہم مومنین مقلدین کو
پیروی سنت رسول رب العالمین عطا فرماوے آمین آمین آمین یارب العالمین

خاتمۂ کتاب

گنہگار خاکسار امیدوار مغفرت پروردگار مصنف اس رسالہ کا خدمت مین برادران
دین مقلدین ائمہ مجتہدین کے یہ عرض کرتا ہی کہ اگرچہ سوالات واہیات وخرافات
لامذہب کے بہت سے ہین اگر سبکا جواب دیا جاوے تو یہ رسالہ مختصر ایک دفتر ہوجاوے
اور یہ مجھکو منظور نہین اسواسطے صرف نو سوالون کا جواب بطور مختصر لکھدیا تاکہ
مقلد مقابل مین لامذہب کے الزام سے بچین اور اونکے سوالون کا جواب دین اور
چند نصائح بھی عرض کرتا ہی اسکو بھی بگوش ہوش سنیے **نصیحت اول**
یہ ہی کہ جب زمانہ خیر القرون کا گذر گیا بلکہ بعد اوسکے بھی ہزار برس گذر گئے مگر کسی نے
لامذہبون کا طریقہ نہ نکالا مگر اس زمانۂ شر القرون مین چند سال سے یہ فرقہ ملک
ہند وبنگالہ مین نکلا ہی اور اس فرقے مین بھی آپسمین اتفاق نہین ایک دوسرے کو
برا کہتے ہین عبد اللہ ساکن مئو جھاؤ جنکا خطاب ہی اونکے تابعدار مولوی عبد الرحمن
کے تابعدارون کو برا جانتے ہین اور بدعتی کہتے ہین اور وہ اونکے تابعدارون کو
برا کہتے ہین انھون نے شیوہ یہودیون اور نصرانیون کا سیکھا ہی کہ وہ لوگ
آپسمین ایک دوسرے کو برا کہتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالَتِ الْيَهُودُ
لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ
الآیہ اور کہا یہودیون نے نہین نصاری کسی چیز پر اور کہا نصاری نے نہین یہود
کسی چیز پر غرض اسیطرح سے یہ بھی ایک دوسرے کے تابعدارون کو برا جانتے ہین

اور جتنی گروہ کے جتنے لوگ ہین وہ سب بالاتفاق اچھے ہین اور آپسمین محبت اور
اتفاق رکھتے ہین اور ایک دوسرے کو برا نہین کہتے ہین دیکھو عرب مین خاص مکہ
معظمہ مین چارون امام کے مصلے موجود ہین اور چارون امام کے متبع ایک
دوسرے کے پیچھے بلا وسواس نماز پڑھتے ہین کبھی کسی سے قصہ و فساد نہین
ہوتا ہی برخلاف اوسکے یہان کے نیا مذہب نکالنے والے اگر کسی ایک مسجد اہل
مذہب مین جمع ہوجاوین توکیسا فساد عظیم برپا کرتے ہین کہ مسجد کو بھٹیار خانہ
بنا دیتے ہین اللهم احفظنا من فسادهم ان اطوارون سے بھی اونکے
فرقے کا ناجی ہونا ثابت ہوتا ہی علاوہ ہر برین اون فرقون کے جو عالم ہین اونھون نے
عجب ڈھنگ نکالا ہی کہ اپنی اپنی جماعت مین ایک ایک سردار جو نرا جاہل و اجہل
وظالم و اظلم ہوتا ہی رکھتے ہین تاکہ اوس سے تابعداراون کے امور دینی بلکہ دنیاوی
مین بھی مشورہ لین اور وہ بحکم اپنی سرداری کے کبھی کسی پر بسبب قضا کرنے نماز کے
دو روپیہ چار روپیہ کفارہ لیتا ہی اور کبھی زنا کرنے والے سے بھی دس بیس پچاس ساٹھ
روپے کفارہ لیتا ہی حالانکہ یہ کفارہ لینا بالکل حرام ہی خلاف حکم شرع نہ حکم خدا نہ حکم
رسول یہ فعل شیطان نامعقول کا ہی الله بچاوے ہمکو ایسی بری باتون سے مناسب
ہی مقلدین کو کہ اونکی باتین نہ سنین اور اونکی مجلسو نمین نہ بیٹھین کیونکہ مولانا روم نے فرمایا ہی
صحبت صالح ترا صالح کند ❊ صحبت طالح ترا طالح کند اسکا ترجمہ یہ ہی کہ نیک کی
صحبت مین نیک ہوویگا تو اور بد کی صحبت مین بد ہی ہوویگا تو اور خیال
اس بات کا کرین کہ ہزار برس کے اندر کتنے اولیا اور غوث اور قطب و ابدال اور
شیوخ اور متقی اور صالحین اور شہدا اس چار مذہب کے مقلد ہوتے آئے ہین اور وہ لوگ

بیشک جنتی تھے پس ہمکو بھی اونھین کے گروہ مین داخل رہنا چاہیے تاکہ نجات پانے والے ہوں دوسری نصیحت جانو اے بھائیو کہ ان دنون مین عالم پانچ طرح کے ہین ایک پکے مقلد بالمذہب دوسرے راجع بلامذہب تیسرے بین بین اور چوتھے مائل بہ بدعت اور پانچوین پورے لامذہب پکے مقلد وہ ہین کہ کسی طرح سے اونکے اقوال اور افعال مین لامذہب کی بو بھی نہین پائی جاتی ہی اور وہ ٹھیک ٹھیک عقائد سنت و جماعت کا رکھتے ہین اور وہ مسلمان کلمہ گو گنہگار کے جنازے کی نماز پڑھنا اور اون سے سلام علیک ومصافحہ کرنا اور اونکے سلام کا جواب دینے کو درست جانتے ہین اور اونکی بیمارداری مین شریک ہوتے ہین اور کلمہ گو کو اگرچہ گنہگار گناہ کبیرہ کا ہو مسلمان جانتے ہین اور اپنے تئین مقلدین ائمہ اربعہ کہتے ہین اور اپنے دین و مذہب کی نسبت طرف ایک امام کے کرتے ہین مثلاً حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی کہتے ہین اور منہیات شرع سے باز رہتے ہین اور امور شرعی کے بجالانے مین مستعد رہتے ہین دوسری قسم کے عالم جو راجع بلامذہب ہین اونکا طور یہ ہی کہ وہ لامذہب کے چال چلن کی تعریف بیان کرتے ہین اور گنہگار کلمہ گو کی نماز جنازہ اور سلام سے نفرت کرتے ہین اور اون سے مصافحہ نہین کرتے اور اونکی بیمارداری مین شریک نہین ہوتے ہین مگر ظاہرا اپنی نسبت طرف حنفی کے کرتے ہین اور اگر کسی نے کہا کہ عقائد حنفیہ مین گنہگار کلمہ گو کو مسلمان جانتے ہین تو وہ جواب دیتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب بانٹ نہین دیا ہی فقط یہ صرف اونکی شرارت ہی اللہ تعالی بچاوے اونکے شر سے تیسرے عالم جو بین بین ہین اونکا حال یہ ہی کہ وہ جہان جیسا موقع اور محل ہوا وہان ویسا ہی بنتے ہین اور جب جیسا مناسب دیکھا ویسا ہی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بھائی ہمکو کسی کے بھلے

اور مذہب سے کیا کام خدا کے بندے سب اچھے ہین جو ہون سو ہون کلمہ گو تو
ہین وہ بتلاے حلوا خور ہین اونکو صرف حلوا روٹی سے کام رہتا ہی چوتھی قسم کے
عالم جو مائل بہ بدعت ہین اونکا حال یہ ہی کہ مقلد مذہب حنفی اپنے تئین کہکر امور
ممنوعات شرعیہ مثل تعزیہ پرستی اور پیر پرستی اور درگاہ پرستی اور قبر پرستی مین
پھنستے ہین اور رسوم ممنوعات شادی اور غمی مین ایسے بجالاتے ہین کہ اسلام اور کفر
مین کچھ فرق نہین رہتا ہی اور پابند رسوم جاہلیت کے ایسے ہو رہے ہین کہ منہیات اور
ممنوعات احکام شرعی کو واجب اور لازم سمجھکر بجالاتے ہین نکاح ثانی کے کرنے والے اور
کرنے والیون کو بدتر زناکرنے والے اور زناکرنے والیون سے جانتے ہین اور اونسے جو
اولاد ہو اوسکو مثل حرام زادے کے تصور کرتے ہین اور نکاح ثانی کے جائز کرنے والے
عالمون کو رذیل جانتے ہین حالانکہ جو ایسا کہیگا امت محمدی سے دور ہوگا کیونکہ نکاح
ثانی کرنے اور کرا دینے کا حکم صریح آیت قرآن سے ثابت ہی مگر وہ جاہل نہین جانتا اور
اپنی بے علمی پر فخر کرتے ہین اور ارکان اسلام یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ کو صرف زبانی
جمع خرچ جانتے ہین اور ادا کرنے مین اوسکے ایسی غفلت کرتے ہین کہ پناہ خدا کی
اور آنکھ کھول کر قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کو نہین دیکھتے ہین اور نہین جانتے
کہ حکم خدا جمیع مومنین پر جو جس لائق ہو فرض ہی یعنی جو شخص زکوٰۃ کے قابل ہی اوسپر
زکوٰۃ اور جو حج کے لائق ہی اوسپر حج مگر نماز اور روزہ یہ سب پر فرض ہی کسیکو معاف
نہین اور کوئی وقت ایسا نہین کہ نماز معاف ہو سواے حالت حیض و نفاس کے اور جو
فرض خدا کا ہی وہ نہ ادا کرنے سے ہمیشہ اوسکی گردن پر قرضہ رہیگا فقط پانچوان قسم عالم
جو بے لا مذہب ہین اونسے تو خدا کی پناہ وہ تو بالکل کلمہ گو مسلمان کو جواونکے طریقے پر

نہین ہین اور اونکی جماعت کے عالمون کے سواے اور کسی عالم دیندار کو اپنا پیشوا جانتے ہین اون سبکو بدعتی اور مشرک سمجھتے ہین اور انسے سلام مسنون نہین کرتے ہین اور گنہگار کلمہ گو کو مسلمانون مین نہین جانتے اور اگر کوئی مسلمان سلام مسنون کرتا ہی تو اوسکو ہلاک اللہ کہتے ہین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی عن انس ما من احد یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار ترجمہ بخاری اور مسلم مین حضرت انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دلسے کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سواے خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور رسول ہی مگر خدا تعالیٰ اوسپر دوزخ حرام کریگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے اتانی جبرئیل وبشرنی انہ من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئ دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق الحدیث بخاری اور مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے پس اونھون نے مجکو بشارت دی کہ جو کوئی مریگا تمھاری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ کے ساتھ کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آخر حدیث تک پس دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گنہگار مسلمان کو جنتی فرمایا اور مومن کے سواے کوئی جنتی نہین ہوگا لیکن یہ فرقہ لامذہب گنہگار مومن کو مومن نہین جانتا ہی یہ عقیدہ خارجیون کا رکھتے ہین علاوہ برین علماے مکہ و مدینہ کو بدعتی جانتے ہین باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کی کیسی تعریف فرمائی ہی اور مکہ شریف اور مدینہ منورہ ایسی جگہہ ہی کہ جہان دجال کا

دخل نہو گا اور جسوقت دجال نکلیگا سواے مکے اور مدینے کے سب ملک مین دخل کریگا
لیکن مدینے کے اوپر اللہ تعالے فرشتون کو نگہبان بھیجیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عن ابی ھریرۃ یأتی المسیح من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل
دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اوسکا ہوگا
مدینے کا یہان تک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مُنھ پھیر دیوینگے شام
کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہو جاویگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی بکرۃ
لا تدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب
ملکان بخاری مین ابی بکرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف
مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازے پر دو فرشتے
چوکیدار رہینگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن انس لیس من بلد الا
سیطأہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ لیس نقب من انقابھا الا علیہ الملائکۃ
صافین یحرسونھا فنزل السبخۃ ثم ترجف المدینۃ باھلھا ثلثۃ رجفات فیخرج
الیہ کل کافر ومنافق بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا
شہر نہین کہ جسکو دجال نہین روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سواے مکے اور مدینے
کے اور مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہو گا کہ جسپر فرشتے قطار باندھے
نگھبانی نکرتے ہونگے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب کنارۂ زمین بلند مین پھر کانپیگا
مدینہ تین دفعہ تاکہ نکل جاوین سب کافر اور منافق طرف دجال کے پس جس شہر کی نگہبانی
حضرت نے کی اور جسکا نگہبان اللہ تعالیٰ ہی وہان کے لوگون سے بغض اور عداوت

یہ فرقہ لامذہب رکھتے ہین سواے اسکے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چراغ اپنی امت کا
فرمایا اوسکا تو نام لینے سے اونکے بدن مین آگ لگ جاتی ہی اور جہان کسی نے امام ابو حنیفہؒ (یعنی امام ابو حنیفہ ۱۲)
کی تعریف کی تو دو ہی وقت زبان طعن وتشنیع کی امام ممدوح پر دراز کرتے ہین امام ابو حنیفہؒ
کا نام اونکے واسطے ایسا ہی جیسا کافرون کے واسطے حضرت عمرؓ کا نام اس گروہ لامذہب کو
نظر تحقیق کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ انکے ظاہر ہونے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے کلام معجز مین صحیح بیان کردی ہی کیونکہ جس حدیث مین تہتر فرقے کا بیان ہی
اوسکے آخر مین فرمایا ہی کہ ایک قوم نفسانیت بھری پیدا ہوگی پس ان گروہ لامذہب اور
انکی قوم مین جیسی نفسانیت آگئی ہی ایسی ہی مثل ہڑک کی بیماری کے یعنی کتا کاٹنے
سے جو بیماری ہوتی ہی اور اوس بیماری کے سبب سے آدمی پاگل ہوجاتا ہی اور بعد دیوانہ
ہوجانے کے کوئی علاج سودمند نہین ہوتا اوسی طرح یہ قوم بھی نفسانیت کی بیماری
مین پاگل ہورہی ہی اور ہزار نصیحت سے علاج کیا جاتا ہی مگر وہ اچھے نہین ہوتے سواے
اسکے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بھی فرمان سے یہ لامذہب فرقہ گمراہ معلوم
ہوتا ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے عن عبد اللہ بن مغفلؓ قال سمعت امیر المومنین
علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من
بلدتكم هذه اومن كوفانكم هذه يكنى بابي حنيفة قد ملئ قلبه
علما وحكما وسيهلك به قوم في اخر الزمان الغالب عليهم
التنافر يقال لهم البنانية كما هلكت الرفضة بابي بكر وعمر ترجمہ روایت ہی عبد اللہ
بن مغفلؓ سے اوسنے کہا سنا مین نے امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے
تھے کیا مین تمکو نہ خبر دون کہ تمہارے اس شہر کوفان مین سے یا کہ فرمایا تمہارے اس شہر کوفے

مین سے ہوگا ایک شخص کہ کنیت اوسکی ابوحنیفہ ہو گی بیشک بھرا ہوا ہوگا اوسکا دل علم اور
حکمت اور دین کی سمجھ سے اور قریب ہی کہ اوسکی عداوت کے سبب سے ایک گروہ ہلاک ہونگے
آخر زمانے مین اوس گروہ پر غالب ہوگی نفرت ابوحنیفہ کی یعنے اونکی تابعداری سے نفرت
کرینگے اونکو بنانیہ بولتے ہین پس وہ ہلاک ہونگے جیسے ہلاک ہوے رافضی لوگ ابوبکر اور
عمر رضی اللہ عنہما کی عداوت سے ۔ فائدہ اس قول سے بخوبی ثابت ہوا کہ جسطرح رافضی لوگ بغض اور
عداوت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ہلاک ہوے اور جہنمی بنے اوسیطرح سے قوم بنانیہ بھی حضرت
امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے بغض مین ہلاک ہوگی اور قوم بنانیہ سواے اس فرقۂ لامذہبی کے
دوسری نہین ہی کیونکہ یہ جیسی عداوت امام ممدوح سے رکھتے ہین دوسری کوئی قوم
نہین رکھتی ہی بہر صورت یہ فرقۂ لامذہبی بیشک فرقۂ گمراہ ہی اسمین کسیطرح کا شک و
شبہ باقی نہین ہی ای بھائیو خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ اور کبھی لامذہبون کے فریب آمیز
باتون پر نہ بھولو یہ قوم ظالمین ہین کہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہی
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یعنی نہ بیٹھو بعد نصیحت کے ظالمون کے
پاس اللہ تعالی بچاوے ہم مقلدین کو اس آفت سے تیسری نصیحت یہ ہی جانو
ای بھائیو کہ ان لامذہبون مین چند فریب ہین کہ اون فریبون سے بیچارے مقلدین
کو اپنے دام مین لاتے ہین اون فریبون کو ہم لکھے دیتے ہین تاکہ مقلدین اوس سے واقف
ہو جاوین فریب پہلا یہ ہی کہ یہ لوگ تقلید کو حرام کہکر بیچارے نادان کو بہکا دیتے ہین
اور جاہلون کے سامنے آیہ قرآن مجید جو کافرون کی شان مین نازل ہوئی ہی
پڑھتے ہین اور اوسکا ترجمہ اولٹا سیدھا کرکے کہتے ہین دیکھو قرآن مین تقلید کو حرام
لکھا ہی بیچارے سنی مسلمان عوام حرام کا نام سنکر ڈر جاتے ہین کہ شاید تقلید کرنے سے

حرام کا نہو جاوین اور یہ نہین جانتے کہ اتباع ابراہیم علیہ السلام کی طریقت پانے کے واسطے
نے کی ہی دوسرا فریب یہ ہی کہ جھوٹ جھوٹ بہت سے عالمون کا نام لیکر کہتے ہین کہ
اون لوگون نے اتباع ائمۂ اربعہ کو حرام لکھا ہی حالانکہ یہ محض جھوٹ ہی اگر اتباع حرام
ہوتی تو اتباع ابراہیم علیہ السلام کی کیون نبی علیہ السلام کرتے تیسرا فریب یہ ہی کہ مومنین
مقلدین کم علم کو شک دلانے کے واسطے کہتے ہین کہ حنفی مذہب چار شخص نے ملا نکالا
جسطرح تم چار شخص ملکر حنفی کہلاتے ہو اسیطرح ہم لوگ چار امام کو ملاکر محمدی اپنے تئین
کہتے ہین لیکن یہ نہین جانتے کہ جتنی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب محمدی
ہین چوتھا فریب یہ ہی کہ مقلدین ائمۂ دین کے سامنے بہت روتے ہین اور کہتے ہین کہ
بھائیو ہمنے گھربار دین محمدی جاری کرنے کے واسطے چھوڑ دیا ہی ہماری جان جاوے
تو حرج نہین ہم تمکو بہکانے نہین آئے راہ حق بتانے آئے ہین ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حکم پر چلتے ہین حنفی مالکی شافعی حنبلی ہم نہین جانتے ہین لیکن اگر کوئی اونسے
پوچھے کہ تمھاری یا تمھارے زمانے کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہی
یا نہین اسکا جواب وہ کیا دین معلوم نہین پانچوان فریب جاہلون سے کہتے ہین کہ
ایک اللہ اور اللہ کا رسول سوا اوسکے اور کون ہی کہ اوسکو ہم مانین ہم لوگ محمد کی
امت ہین اور محمدی مذہب کہتے ہین اور کسیکو نہین مانتے ہین سوا خدا کے اور کسیکو ماننا
شرک ہی چھٹا فریب یہ ہی کہ جتنے عالم دیندار ہین سبکو عیب لگاتے ہین کسیکو پیٹ کا عالم
اور کسیکو انگریز کا نوکر اور کسیکو بدعتی اور کسیکو نماز مین سستی کرنے والا کہکر بیچارے
جاہلون کو بداعتقاد کردیتے ہین ساتوان فریب یہ ہی کہ اپنے عالمون کی ایسی تعریف
کرتے ہین کہ بیان سے باہر اور اونکو ہادی دین جانتے ہین اگرچہ وہ محض جاہل ہون

... ت کو حرام کہتے ہین اور اوس سے مثل حرام کے پرہیز کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ مباح کوئی چیز نہین اللہ نے حلال کیا ہے یا حرام مباح کے کہنے والے تو ڈھیلا
مسئلہ بتانے والے ہین نوان فریب نماز کی تاکید خوب کرتے ہین گرمی ہو یا جاڑہ ہر نماز کو
ایسے وقت پڑھتے ہین کہ وقت کے آنے مین شک ہوتا ہے اور مستحب وقت پر نماز پڑھنے والونکو
نماز کا برباد کرنیوالا کہتے ہین دسوان فریب جمیع مومنین کو جو پابند نماز روزہ کے نہین ہین
مشرک اور کافر کہکر جاہلون کو فریب دیتے ہین گیارہوان فریب جو مسلمان کہ پابند شرع
کے نہین ہین اونکے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہین کھاتے اور اوس کھانیکو
حرام کہتے ہین لیکن پھر اوسکو خرید کرکے کھانا درست جانتے ہین بارھوان فریب
کسی عالم دیندار سے ملاقات نہین کرتے ہین تاکہ بیچارے نادانون کے دل مین بداعتقادی
پیدا ہو تیرھوان فریب جاہلونکے سامنے بہت روتے ہین اور لوگون کو بھی رولاتے ہین
اور کہتے ہین بھائی دنیا بری چیز ہے حق بات کہنے والے کم ہین دنیا کے کمانیوالے بہت
حق بات کے کہنے والون کو بہت لوگ برا کہتے ہین جو کوئی تمکو برا کہے کہنے دو اپنی راہ کو کبھی
مت چھوڑو غرض اسیطرح سے بہت سے فریب دیکر بیچارے نادانون کو اپنے قبضے مین
لاتے ہین اے برادران دین مقلدین مجتہدین ان سب فریبون سے تم بچتے رہو کیونکہ شیطان
نے آدم علیہ السلام کو رو کر اور اپنا رونا دکھا کر اوس درخت کو کہ جسکے پاس خدا نے جانیکو منع
کیا تھا اوسکو شیطان نے شجرۃ الخلد کہکر آدم کو کھلا دیا اسیطرح سے یہ لامذہب بھی تم لوگونکو
دھوکا دیتے ہین اور جن عالمون کی تعریف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اونکو برا کہتے
ہین اور نمازون مین وقت مستحب کو کہ احسن وقت نماز ہے اوسکو برا کہتے ہین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث سے ہر نماز کے تین وقت ثابت ہوتے ہین افضل اور اوسط اور مباح یہ تمام

کتابون مین لکھا ہی لیکن وہ لوگ نہین مانتے صرف جاہلون کے فریب دینے
یہ سب کرتے ہین تا کہ وہ لوگ جانین کہ یہ لوگ بڑے پیرو سنت ہین حالانکہ وہ بالکل خلاف سنت
چلتے ہین اگر وہ سب سنتون پر چلتے تو مومن کلمہ گو کو مسلمان جانتے اگرچہ وہ گناہ گار ہوتا
کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بندہ مومن کسی عمل کے سبب سے ایمان سے نہین
نکل جاتا ہی اور وہ لوگ گنہگار کو مومن نہین جانتے ہین مگر یہ عقیدہ خارجی اور معتزلہ کا ہی بس اے
بھائیو خبردار ہشیار تقلید امامون دین پر مضبوط رہو کسی شیطان کے بہکانے سے مت
بہکو ہمیشہ خداوند تعالے سے یہ دعا مانگو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

تاریخ اتمام از مصنف علام

بہر قطع جدال لامذہب	سر شدہ ذوالفقار تیز ونکو
از پی سال طبع گفت امیر	ذوالفقار مقلدین دجو ۱۲ ۹۵

خاتمۃ الطبع

حمد و شکر بے انتہا نثار بارگاہ حق جل و علا کہ یہ کتاب لاجواب مثبت وجوب تقلید ائمہ مجتہدین
مفید اتباع سلف صالحین دافع اوہام غیر مقلدین قاطع وساوس معاندین موسوم بالحبل المتین
للمقلدین ملقب بذوالفقار المقلدین تصنیف لطیف وحید عصر فرید دہر مناظر
بے نظیر متکلم خوش تقریر واقف رموز خفی و جلی مولوی امیر علی حنفی بنارسی بعد اصلاح

حاشیہ: ہی یہ ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہم کو ہدایت کی اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو بہت بخشنے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو بخش جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ ... اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا ۱۲

وتصحیح تام حسب فرمایش مصنف علام اہتمام امیدوار رحمت وغفران ایزد منان محمد عبدالرحمن عفی عنہ سے مطبع نظامی واقع کانپور مین عشرہ اولی ماہ شوال معظم ۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری کو حلیہ صحت سے آراستہ اور زیور طبع سے پیراستہ ہوئی

قطعہ تاریخ طبع طبع زاد منشی نثار احمد صاحب ابن حافظ نیاز احمد صاحب مغفور بریلوی

کاتب کتاب ہذا

دیکھے جو اس کتاب کو منصف بچشم غور — سمجھے کہ قطعی یہی سیدھی ہے دین کی راہ

حاجت نہین کہ وصف مین اسکا کرون بیان — خوبی پہ اسکے اسکے مضامین ہین گواہ

اک انجمن نے دل سے کہا لکھ نثار اب — ٹھپا خوب یہ کتاب چھپی صاف واہ واہ

وجہ ختم کی خاتمے پر

واسطے سند اس امر کے یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد روشن خان حنفی ۱۲۶۳

محمد عبدالرحمن بن حا

العبد

عبدالرحمن عفی عنہ بن حاجی محمد روشن خان مرحوم حنفی بقلم خود

فہرست ذوالفقار المقلدین